سفرِ آخرت

قرآنِ عزیز اور احادیثِ صحیحہ سے

ماخوذ

مرتبہ عبدالحمید ملک

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ٥

سفرِ آخرت

مرتبہ

عبدالحمید ملک

یکے از مطبوعات

الحدیبیہ پبلشرز

نام کتاب	:	**سفرِ آخرت**
نام مصنف	:	عبدالحمید ملک
سن اشاعت	:	2004ء
ایڈیشن	:	باراول
کمپوزنگ	:	حیدر کمپیوٹر کمپیوزرز
پرنٹنگ	:	انعم پرنٹنگ
سرورق	:	کاشف
قیمت	:	۱۲۰ روپے

ملنے کا پتہ

ایونٹی ٹیرس ۔ آفس نمبر 4 ۔ پی ۔ ای ۔ سی ۔ ایچ ۔ ایس

علامہ اقبال روڈ ۔ کراچی ۔ فون 9-4312828

بسم اللہ الرحمن الرحیمo

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

اپنے مربی و محسن شیخ الحدیث والتفسیر
سید مسعود احمدؒ کے نام
جنہوں نے اپنی زندگی اشاعتِ اسلام
کے لئے وقف کردی

ہر شخص عدم سے تنِ عُریاں لے کر
شہرِ ہستی میں خریدارِ کفن آتا ہے

تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ!

وہ دن آنے والا ہے جب تمام انسان خالق کائنات کے سامنے حاضر ہوں گے یہ دن یوم الحساب ہوگا اور یہ وہ دن ہوگا جب تمام انسانوں کو ان کے اعمال خواہ وہ اچھے ہوں یا بُرے ان کی جزا اور سزا ملے گی اور یہ وہ اٹل حقیقت ہے جس کا انکار ناممکن ہے۔

ہر انسان کا گزرنے والا ہر لمحہ اس کو اس دن کے قریب کر رہا ہے جس کے بارے میں انسان سب سے زیادہ بے فکر ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ بطور مسلم ہمارے ایمان کا بنیادی جزو ایمان بالقرآن ہے۔ اور قرآن عزیز میں جس چیز کا سب سے زیادہ ذکر کیا گیا ہے وہ عذاب آخرت ہے اور اسی چیز کو نزول قرآن کا مقصد بتایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ ٥

(سورۃ شوریٰ: ۷)

اللہ تعالیٰ نے قرآن عزیز میں مختلف طریقوں سے انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے کہ تمہارا اصل مسئلہ آخرت کا مسئلہ ہے اس لئے وہاں کی پکڑ سے بچنے کی کوشش کرو کیونکہ وہاں کی پکڑ بہت سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ ○ (سورۃ التحریم:٦)

”اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اس پر سخت دل اور زور آور فرشتے مقرر ہیں“

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ذمہ یہ کام لگایا کہ وہ لوگوں کو آخرت کے عذاب سے ڈرائیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوچھے گا کہ

”اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آتے رہے جو میری آیات تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے تھے اور اس دن کے سامنے آ موجود ہونے سے ڈراتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ (پروردگار) ہمیں اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔ ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور اب خود گواہی دیں گے کہ وہ کفر کرتے تھے۔

(سورۃ انعام:١٣٠)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ○

(سورۃ مومن:١٨)

''اور (اے رسول) ان کو اس دن سے ڈرایئے جو دن کہ بہت جلد آنے والا ہے' (اس دن) جب دل (غم سے) گھٹ گھٹ کر گلوں سے آ لگیں گے' ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا جس کی بات مان لی جائے''

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (سورۃ الشعراء :۲۱۴)

''کہ آپ اپنے رشتہ داروں کو ڈرایئے''

تو آپ نے اپنے دور و قریب کے رشتہ داروں کو مدعو کیا اور ان سے خطاب کیا اور فرمایا:

''اے بنی کعب بن لوی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ
اے بنی مرہ بن کعب اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ
اے بنی عبد شمس اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ
اے بنی عبد مناف اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ
اے بنی عبد المطلب اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ
اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اور جان رکھو کہ میرے پاس اللہ کے غضب سے بچانے کی کوئی طاقت نہیں سوائے اس کے میں تمہارے ساتھ رشتہ داری قائم رکھتا ہوں'' (صحیح بخاری و مسلم)

دین اسلام میں آخرت میں جوابدہی کا خوف ہی وہ اساسی عقیدہ ہے جس پر تمام عقائد و اعمال کی کامیابی کا دارومدار ہے- قرآن عزیز اور فرامین رسولؐ میں عقیدہ توحید کے بعد فکر آخرت کا سب سے زیادہ ذکر ہے- لہذا آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اس موضوع پر زیادہ سے زیادہ کام کیا جائے تا کہ انسان کی اس دنیا میں اور آخرت میں کامیابی ممکن ہو سکے-

اس فکر کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے انگریزی اور عربی زبان میں ایسی کتاب مرتب کرنی شروع کی جس میں قیامت کی چھوٹی نشانیاں پھر بڑی نشانیاں اور قیامت، جنت وجہنم کا ذکر دنیا کی حقیقت کا بیان اور توبہ کا ایک مختصر مضمون شامل تھا۔ لیکن احباب نے اصرار کیا کہ پہلے اس کتاب کو اردو میں شائع کیا جائے۔ کیونکہ اس کتاب کی تیاری انگریزی زبان میں تھی لہذا قارئین کو شاید میری تحریر میں وہ اردو کی چاشنی نہ ملے اور ادبی انداز نظر نہ آئے لیکن قرآن عزیز اور فرامین رسولؐ کے اندر ایک اپنی کشش ہے جو اس زبان کا خاصہ ہے۔

ہم نے ہر آیت اور حدیث کا حوالہ ساتھ دیا ہے اور ہم نے ضعیف احادیث سے اجتناب کیا ہے پھر بھی قارئین سے التماس ہے کہ کسی حدیث کی صحت پر شک ہو تو ہماری ضرور رہنمائی فرمائیں۔

آخر میں ان تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں بھرپور راہنمائی کی۔ اس کتاب کے قارئین سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں اس عاجز کو بھی یاد رکھیں۔

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيرًا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُo

عبدالحمید ملک

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

بمطابق 6 نومبر 2003ء

جھنگ صدر

دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے۔

''اے اللہ!

میرے دین کی درستی فرمادے جو میرے معاملاتِ زندگی کے تحفظ کا ذریعہ ہے۔

اور میری دنیا کی اصلاح فرمادے جس میں میں نے اپنی زندگی کے ایام گزارنے ہیں۔

اور میری آخرت سنوار دے جس میں دنیا کے بعد میرا دائمی ٹھکانہ ہے۔

اور زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی کی زیادتی کا ذریعہ بنادے۔

اور موت کو میرے لئے ہر شر سے آرام کا سبب بنادے''

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موت اور قبر کا بیان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 1

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

موت اور قبر کا بیان

کوئی بھی انسان جو اس عارضی دنیا کے اندر آتا ہے وہ اپنی مدت حیات پوری کر کے آخرت کی نہ ختم ہونے والی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے اور وہاں پر اپنے دنیاوی اعمال کے عوض جنت کی ابدی نعمتوں کا یا جہنم کی ابدی تکالیف کا حقدار ہوتا ہے۔ یہ دنیا کی عارضی زندگی دارالعمل ہے اور آخرت کی زندگی دارالجزا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جزا اور سزا ہے۔ لہذا کامیاب انسان وہ ہے جو اس اصل زندگی کے لئے موت سے پہلے تیاری کر لے۔ موت وہ اٹل حقیقت ہے جس سے کوئی بھی انسان انکار نہیں کر سکتا ہے پھر بھی وہ موت سے خبردار نہیں ہوتا۔

ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے"

(سورۃ آل عمران:۱۸۵)

موت کا وقت مقرر ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر مر جائے (اس نے موت کا) وقت مقرر کر رکھا ہے''

(سورۃ آل عمران: ۱۴۵)

کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا- اور کوئی جاندار نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی- بے شک اللہ ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے''

(سورۃ لقمان: ۳۴)

موت سے فرار ناممکن ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''(اے رسول) کہہ دیجئے کہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تمہارے سامنے آ کر رہے گی- پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے- پھر جو جو کچھ تم کرتے ہو وہ تمہیں سب بتائے گا''

(سورۃ الجمعہ:۸)

مومن اور منکر کی موت یکساں نہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ان کی زندگی اور موت یکساں ہوگی بہت ہی برا ہے جو یہ فیصلہ کئے بیٹھے ہیں''

(سورۃ الجاثیہ:۲۱)

اپنی زندگی میں موت کی تیاری کرلو

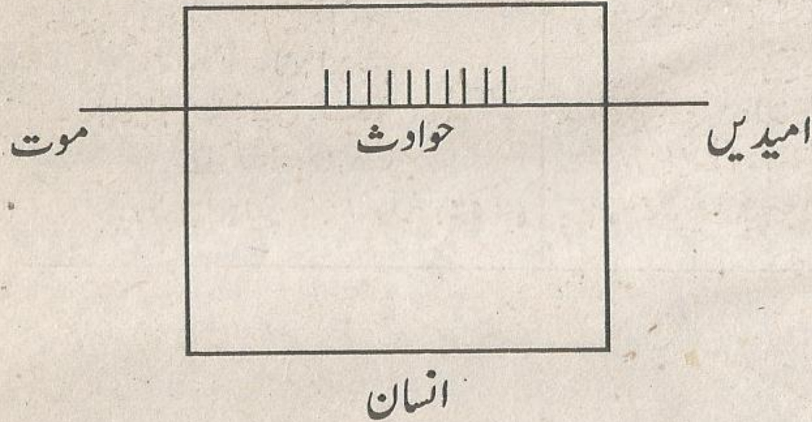
حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا کہ ''تم دنیا میں اس طرح رہو گویا پردیسی ہو یا جیسے مسافر ہوتا ہے اور حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے جب تم شام کرو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو اور اپنی تندرستی کے زمانے میں اپنی بیماری کے لئے اور اپنی زندگی میں اپنی موت کے لئے تیاری کرلو''

(صحیح بخاری - کتاب الرقاق)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع شکل کا خط کھینچا اور درمیانی خط کے پہلو میں چند چھوٹے چھوٹے خط اور کھینچے اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ خط اس کی موت کا ہے جو اس کو گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو خط باہر نکل رہا ہے اس کی آرزوئیں ہیں اور یہ چھوٹے چھوٹے خط انسان کو پیش آنے

والے حادثے ہیں- اگر ایک حادثہ اس سے خطا کر جاتا ہے تو دوسرا اسے آ دبوچتا ہے اور اس سے جان چھوٹتی ہے تو کوئی دوسرا اسے پکڑتا ہے-

(صحیح بخاری- کتاب الرقاق)



لذتیں ختم کرنے والی چیز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''تم لذتیں ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو یاد رکھو''

(سنن ترمذی- ابواب الزہد سندہ حسن)

انسان کے مرنے کے بعد کا ساتھی

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ

''جب میت کو اس کی قبر کے پاس لے جایا جاتا ہے اس کے ہمراہ تین چیزیں جاتی ہیں- ان میں سے دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں جبکہ ایک چیز اس کے ساتھ رہتی ہے- اس کے ساتھ رشتہ دار، اس کا مال اور اس کے اعمال جاتے ہیں- اس کے رشتہ دار اور اس کا مال واپس آ جاتے ہیں جبکہ اس کے اعمال اس کے ساتھ رہ جاتے

ہیں۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الزھد)

مومن کی شاندار کامیابی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''(یہ وہ لوگ ہیں کہ) جن کی روحیں فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (کفر کی) گندگی سے پاک ہوتے ہیں، فرشتے اُن کو سلام کرتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) جو عمل تم (دنیا میں) کرتے تھے ان کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ''

(سورۃ النحل۔۳۲)

کافر کی دردناک موت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے (ہیں اور کہتے) ہیں کہ (اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو''

(سورۃ انفال:۵۰)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''تو اس وقت (ان کا) کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی جانیں نکالیں گے (اور) ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے جائیں گے''

(سورۃ محمد:۲۷)

حضرت براءؓ بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

''جب بندہ کافر دنیا سے رخصت ہونے کے قریب ہوتا ہے اور آخرت کی طرف رُخ کرتا ہے تو آسمان سے سیاہ چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں- ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں پھر وہ آکر اس کے پاس حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آتا ہے اور اس کے سر کے قریب بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے اے خبیث روح، اللہ کی خفگی کی طرف نکل- یہ سن کر وہ روح بدن کے اندر پراگندہ ہو جاتی ہے- ملک الموت اس کو اس طرح کھینچ لیتا ہے جیسے تر اون سے سوئی کو کھینچ لیا جاتا ہے- پھر ملک الموت اُسے لے لیتا ہے- پھر وہ فرشتے اسے اس کے ہاتھ میں پلک جھپکنے کے وقت کے برابر بھی نہیں چھوڑتے- وہ اسے لے کر ٹاٹوں میں رکھ دیتے ہیں پھر اُس سے زمین میں پائے جانے والے سب سے زیادہ بدبودار مردار جیسی بُو نکلتی ہے- پھر وہ اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں اور جب وہ فرشتوں کی کسی مجلس کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ فرشتے کہتے ہیں: یہ کون سی خبیث روح ہے- لے جانے والے فرشتے کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں ہے- وہ اس کے ان ناموں میں سے جن سے لوگ اسے دنیا میں پکارتے تھے اس کا سب سے بدتر نام لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ آسمان دنیا پر پہنچ جاتا ہے- پھر اس کے لئے دروازہ کھلوانے کے لئے کہا جاتا ہے لیکن اس کے لئے آسمان کا دروازہ نہیں کھولا جاتا- پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے'' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی

کتاب کو سب سے نیچے کی زمین میں سجین میں لکھ دو- پھر اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے- پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے وہ ایسا ہے گویا آسمان سے گر پڑا- پھر یا تو اُسے پرندے اچک لیتے ہیں یا ہوا اُسے کسی دور دراز کے مکان پر پھینک دیتی ہے''- پھر اس کے جسم میں روح کو لوٹایا جاتا ہے- دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں' تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے، ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا- پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا- پھر وہ پوچھتے ہیں کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے میں نہیں جانتا- پھر آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے- اس نے جھوٹ کہا- اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھا دو' جہنم کا دروازہ کھول دو پھر جہنم کی گرمی اور اسکی لپٹ اس کے پاس آنے لگتی ہے اور اس پر اس کی قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس میں اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں- پھر اس کے پاس ایک بدرو' بدلباس' بدبودار شخص آتا ہے- وہ کہتا ہے اس چیز کی خوشخبری سن جو تجھے بُری معلوم ہو گی- یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا- وہ بندہ کہتا ہے تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں تیرا عمل ہوں- یہ سن کر وہ بندہ کہتا ہے کہ اے میرے رب قیامت کو قائم نہ کر-

(مسند احمد- سندہ صحیح)

مومن کی موت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جب کسی مومن کو موت آتی ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لے

کراس کے پاس آتے ہیں پھراس کی روح سے کہتے ہیں اللہ کی رحمت، اچھے رزق اور ایسے رب کی طرف چل جو غضب ناک نہیں اس حال میں کہ تو (اللہ سے) راضی اور اللہ تجھ سے راضی ہے- پھر وہ نکلتی ہے- اس حال میں کہ مشک کی بہترین خوشبو کی مہک اس سے آتی ہے- پھر ایک فرشتہ دوسرے فرشتہ سے اس کو لیتا رہتا ہے- یہاں تک کہ وہ اس کو لے کر آسمان کے دروازے پر پہنچ جاتے ہیں- (آسمان کے) فرشتے کہتے ہیں کہ یہ کتنی اچھی خوشبو ہے کہ جو زمین سے تمہاری طرف آئی ہے پھر اسکو لے کر مومنین کی روحوں کے پاس آتے ہیں تو جتنی خوشی تم میں سے کسی کو اپنے غائب کے آنے سے ہوتی ہے- پھر وہ روحیں اس روح سے پوچھتی ہیں! فلاں کا کیا حال ہے، فلاں کا کیا حال ہے، پھر وہ روحیں آپس میں کہنے لگتی ہیں اسے چھوڑ دو اس لئے کہ یہ (اب تک) دنیا کے غم میں تھی- وہ روح (ان کے سوال کے جواب میں) کہتی ہے (وہ تو مر گیا) کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا- (یہ سن کر) وہ روحیں کہتی ہیں کہ اس کو اس کی ماں ہاویہ (جہنم) کی طرف لے گئے اور جب کافر کی موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے عذاب کی طرف چل اس حال میں کہ نہ تو خوش اور نہ اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش- پھر وہ روح نکلتی ہے اس حال میں کہ اس کی بو مردار کی بو سے زیادہ بدبودار ہوتی ہے- الغرض فرشتے اس کو لے کر زمین کے دروازے پر آتے ہیں- (زمین کے فرشتے) کہتے ہیں! کتنی بُری ہے یہ بدبو، پھر فرشتے اس کو کفار کی روحوں کے پاس لے جاتے ہیں"

(سنن نسائی- سندہ صحیح)

حضرت براؓ بن عازبؓ فرماتے ہیں:-

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے میں نکلے- ہم قبر کے پاس پہنچے اور ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی- آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف اس طرح بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زمین کو کرید رہے تھے- اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو! پھر فرمایا مومن بندہ جب دنیا سے رخصت ہونے والا ہوتا ہے اور آخرت کی طرف جاتا ہے تو اسکی طرف آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں- ان کے چہرے ایسے روشن ہوتے ہیں گویا کہ وہ سورج ہیں- ان کے پاس جنت کے کفنوں میں سے ایک کفن ہوتا ہے اور جنت کی خوشبوؤں میں سے ایک خوشبو ہوتی ہے وہ اس شخص کے پاس آ کر حد نظر تک بیٹھ جاتے ہیں- پھر ملک الموت علیہ السلام آتا ہے اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے پھر وہ کہتا ہے! اے پاکیزہ روح اللہ کی مغفرت اور اس کی رضا کی طرف نکل' پھر وہ (روح) اس طرح نکلتی ہے جس طرح قطرہ (پانی کے) مشک میں سے نکل کر بہتا ہے- ملک الموت اسے لے لیتا ہے اور جیسے ہی وہ اُسے لیتا ہے دوسرے فرشتے پلک جھپکنے کے وقت کے برابر بھی اُسے اس کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے' فوراً اسے لے لیتے ہیں اور اسے جنت کے کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں' پھر اس میں سے زمین میں پائی جانے والی بہترین مشک کی خوشبو نکلتی ہے- پھر وہ اسے لیکر اوپر چڑھتے ہیں اور جب وہ فرشتوں کی کسی مجلس کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ کونسی

پاکیزہ روح ہے؟ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں یہ فلاں بن فلاں ہے اور اسکے ناموں میں سے جن سے لوگ اُسے دنیا میں پکارتے تھے وہ اسکا سب سے بہتر نام لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اُسے لیکر آسمان دنیا پر پہنچتے ہیں۔ پھر وہ دروازہ کھلواتے ہیں۔ دروازہ کھولا جاتا ہے، پھر ہر آسمان میں اُس آسمان کے مقرب فرشتے اگلے آسمان تک اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اُسے ساتویں آسمان پر پہنچاتے ہیں۔ پھر اللہ عز وجل فرماتا ہے میرے اس بندے کی کتاب علیین میں لکھو اور اس کو زمین کی طرف واپس پہنچاؤ کیونکہ میں نے اس کو زمین سے پیدا کیا ہے، اس میں اسے پھر واپس بھیجتا ہوں اور اسی سے اس کو ایک مرتبہ پھر نکالوں گا۔ پھر اس کی روح بدن میں واپس لوٹائی جاتی ہے، پھر دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں پھر وہ اس سے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے۔ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ وہ کون ہے جس کو تم لوگوں میں مبعوث کیا گیا تھا۔ وہ کہتا ہے وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں تو نے یہ بات کیسے معلوم کی؟ وہ کہتا ہے! میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، پھر میں اس پر ایمان لے آیا اور میں نے اس کی تصدیق کی۔ پھر آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ اسکے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔ پھر اس کو جنت کی ہوا اور خوشبو آنے لگتی ہے۔ اور پھر اسکے لئے حد نگاہ تک اس کی قبر میں کشادگی کر دی جاتی ہے۔ پھر ایک خوش رو شخص، خوش لباس اور خوشبو سے مہکتا ہوا اس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ اس چیز کی خوشخبری سن جو چیز تجھے خوش کر دے گی، یہ وہ دن ہے جس کا تجھ

سے وعدہ کیا گیا تھا- وہ بندہ پوچھتا ہے تو کون ہے؟ اس لئے کہ تیرا چہرہ وہ چہرہ ہے کہ بھلائی لاتا ہے- وہ کہتا ہے کہ میں تیرا نیک عمل ہوں- پھر وہ نیک بندہ کہتا ہے- اے میرے رب قیامت کو قائم کرتا کہ میں اپنے اہل وعیال اور مال کی طرف لوٹ سکوں-

(رواہ احمد- سندہ صحیح)

منکر ونکیر کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"جب میت قبر میں پہنچ جاتی ہے تو دو کالے سیاہ نیلی آنکھوں والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں ایک کا نام "منکر" اور دوسرے کا نام "نکیر" ہے- وہ پوچھتے ہیں "تم اس آدمی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتے تھے؟" وہ جواباً کہتا ہے "آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں- **اشهد ان لا اله الا الله وان محمد عبده ورسوله**- (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) فرشتے کہتے ہیں "ہمیں علم تھا کہ تم یہی جواب دو گے" پھر اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی اور ستر ہاتھ لمبی کر دی جاتی ہے اور اسے روشن کر دیا جاتا ہے- پھر فرشتے اس مسلم اور نیک آدمی سے کہتے ہیں "تم سو جاؤ" وہ کہتا ہے "میں واپس جا کر اپنے گھر والوں کو اطلاع کر دوں؟ "فرشتے کہتے ہیں: نئی نویلی دلہن کی طرح سو جاؤ جسے صرف کوئی انتہائی پیار کرنے والا ہی اٹھا سکتا ہے"- بالآخر روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے اسی مقام سے اٹھائیں گے- اگر قبر میں موجود آدمی منافق ہو تو اس کا جواب یہ ہوتا ہے کہ "جیسے لوگوں کو کہتے ہوئے

میں نے سنا ویسے ہی میں کہنے لگ گیا- حقیقت کا مجھے کوئی علم نہیں'' فرشتے کہتے ہیں ''ہمیں علم تھا کہ تو یہی کہے گا'' پھر زمین سے کہا جاتا ہے کہ اسے دبا کر بھینچ دے- زمین اسے اس قدر بھینچتی ہے کہ اس کی پسلیاں آپس میں دھنس جاتی ہیں- وہ مستقل طور پر اس حالت عذاب میں رہے گا- بالآخر اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں پیش ہونے کا حکم دیں گے-

(سنن ترمذی- ابواب الجنائز- سندہ حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو اس کے سامنے صبح اور شام کو اس کا مقام پیش کیا جاتا ہے سو اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو اس کے سامنے جنت پیش کی جاتی ہے اور اگر وہ اہل جہنم میں سے ہے تو جہنم اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے''

(صحیح بخاری' کتاب بدء الخلق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جب بندہ قبر میں لٹا دیا جاتا ہے اور اس کے اصحاب واپس ہوتے ہیں وہ ان کے قدموں کی چاپ سنتا ہے کہ دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہو- مومن کہے گا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں- تب وہ (فرشتے) اس سے کہتے ہیں کہ اپنا مقام جہنم میں دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں جنت میں تمہیں مقام دیا ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بندہ

اپنے دونوں مقاموں کو دیکھتا ہے۔ قتادہؒ کہتے ہیں کہ ہمیں بتایا گیا کہ مومن کی قبر کو ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے اور تازہ خوشبوؤں سے بھر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یوم قیامت کو اٹھایا جائے گا''

(صحیح بخاری و مسلم' کتاب الجنائز)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''جب جنازہ (تیار کر کے) رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک (آدمی کا) جنازہ ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو مجھے آگے لے چلو اور اگر وہ بدکار کا جنازہ ہے تو کہتا ہے' ہائے ہلاکت ہے مجھے کہاں لئے جا رہے ہو۔ انسان کے سوا اس آواز کو ہر چیز سنتی ہے۔ اور اگر انسان اسے سن لے تو (اس کی تاب نہ لا سکے اور) بے ہوش ہو جائے۔

(صحیح بخاری' کتاب الجنائز)

=======☆☆☆=======

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علاماتِ قیامت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 2

علامات قیامت

علامات قیامت قرآن عزیز اور احادیث مبارکہ سے ماخوذ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن عزیز میں ارشاد ہے:-

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ اَشْرَاطُهَا ۚ

''اب تو یہ لوگ قیامت ہی کو دیکھ رہے ہیں کہ ناگہاں ان پر آن واقع ہو اس کی نشانیاں تو آ چکی ہیں''

(سورۃ محمد: ۱۸)

قیام قیامت سے قبل اس کی چھوٹی علامات کا ظہور ہے اور یہ چھوٹی علامات جو کہ ظاہر ہو چکی ہیں اب اس میں کوئی دیر نہیں ہے کہ بڑی علامات کا ظہور ہونا شروع ہو جائے۔ جب ایک مومن ان چھوٹی علامات کو دیکھتا ہے تو اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور آپ کی رسالت کی تصدیق میں اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جان جاتا ہے کہ جس بات کی پیشین گوئی سینکڑوں سال پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے نکلی وہ پوری ہو گئی ہے۔

پہلے ہم قیامت کی چھوٹی علامات کا ذکر کریں گے اس کے بعد بالترتیب قیامت کی بڑی نشانیوں کا ذکر کریں گے۔

قیامت کی اہم چھوٹی علامات

کم علمی اور جہالت کا ظہور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جہالت زیادہ ہو گی اور علم کم ہو جائے گا- زنا کی کثرت ہو جائے گی شراب پی جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہو گی- یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران وکفیل صرف ایک مرد ہو گا''

(صحیح بخاری، کتاب العلم)

ننگ دھڑنگ اور محتاج شاندار عمارات کے مالک ہوں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

(۱)- یہ کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے گی-

(۲)- یہ کہ برہنہ پا، ننگ دھڑنگ اور محتاج، بکریوں کے چرانے والے اونچی اونچی عمارات بنائیں گے-

(صحیح بخاری- کتاب الایمان)

فحاشی اور قطع تعلقی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت کی نشانیوں میں فحش کاری، فحش گوئی، قطع تعلقی اور امین کو خائن اور خائن کو امین سمجھنا ہے''

(مسند احمد و مسند بزاز، سندہ صحیح)

مسجد بطور راستہ اور ناگہانی موت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''مسجدوں کو راستے کے طور پر استعمال کیا جائے (مسجدوں کے پاس سے گزر جائے اور نماز نہ پڑھے) اور مرگ ناگہانی عام ہو جائے''

(طیالسی کے نزدیک حضرت انسؓ سے مروی صحیح حدیث ہے- علامہ ناصر الدین البانی نے ''الصحیحہ نمبر۲۲۹۲ میں درج کیا ہے)

زلزلے اور فتنوں کا ظہور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت اس وقت آئے گی جب علم سمیٹ لیا جائے گا- زلزلے کثرت سے آئیں گے- فتنوں کا ظہور ہو گا اور حرج (قتل بڑھ جائے گا)-

(صحیح بخاری، کتاب الفتن)

حلال و حرام کی تمیز ختم ہو جائے گی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''لوگوں پر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ آدمی اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ حلال مال لے رہا ہے یا حرام مال''

(صحیح بخاری، کتاب البیوع)

علم کو کم عمر علماء کے پاس تلاش کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت کی علامات میں کم عمر علماء کے ہاں علم کی تلاش ہے''

(طبرانی-سندہ صحیح-الصحیحہ نمبر ۶۹۵)

احمقوں کا صدر مجلس ہونا

''قیامت سے پہلے مکروفریب کے سال گزریں گے جس میں امین لوگوں پر تہمت لگائی جائے گی اور خائن لوگوں کو امین سمجھا جائے گا- ان سالوں میں رویبضہ گفتگو کریں گے پوچھا گیا یہ رویبضہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا وہ احمق لوگ جو عام لوگوں کے معاملات پر گفتگو کرتا ہے''

(طبرانی-سندہ صحیح)

جھوٹ کی کثرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا اور عام ہوگا بازار قریب قریب ہوں گے''

(ابن حبان-سندہ صحیح)

یعنی تجارت کی کثرت اور وسعت ظاہر ہوگی-

شیطانوں کے لئے گھر اور سواریاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''شیطانوں کے لئے سواری بھی ہوگی اور گھر بھی''

(ابوداؤد-سندہ صحیح-الصحیحہ نمبر ۹۳)

یعنی زائد از ضرورت گھر اور سواریاں جو صرف نمود و نمائش کے لئے ہوں گی

مسجدوں کی شاندار تعمیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مسجدوں کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر کرنے نہ لگیں''

(ابوداؤد' نسائی' احمد ' سندہ صحیح)

یعنی مسجدوں کو خوب سجایا جائے گا- ان کے ساز و سامان اور ٹیپ ٹاپ کے بارے میں لوگ ایک دوسرے پر فخر کرنے لگیں گے-

سیاہ خضاب کا لگانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''آخری زمانے میں لوگ کبوتر کے پوٹے کی طرح سیاہ خضاب لگائیں گے- وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکیں گے''

(سنن نسائی- ابوداؤد- سندہ صحیح)

جبکہ سنت میں ہے کہ مہندی' وسمہ یا زرد رنگ لگایا جائے جبکہ لوگ سیاہ خضاب سے بالوں کو رنگتے ہیں-

بخل زیادہ ہو جائے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''عمل کم ہو جائے گا اور بخل کو لوگوں کے دلوں میں ڈال دیا جائے گا''

(صحیح مسلم۔ کتاب العلم)

یعنی بخل لوگوں کے درمیان پھیل جائے گا جس کے پاس جو کچھ ہے اس میں بخل کرے گا۔ مال والا مال میں بخل کرے گا، علم والا علم میں بخل کرے گا اور ہنر والا ہنر میں بخل سے کام لے گا۔

لوگ بے مقصد قتل ہوں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں پر وہ وقت آ کر رہے گا جب نہ قاتل کو پتہ ہو گا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے اور نہ مقتول کو علم ہو گا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا''

(صحیح بخاری۔ کتاب العلم)

چھ باتوں سے پہلے پہلے نیک عمل کرلو

رسول اللہ نے فرمایا:۔

''چھ باتوں سے پہلے پہلے نیک عمل کرلو

(۱)۔ احمقوں کی حکومت

(۲)۔ پولیس کی کثرت

(۳)۔ حکومت کی خریداری

(۴)۔ خون کی ارزانی

(۵)- قطع تعلقی

(٦)- قرآن کو گیت سمجھ کر کسی کو امامت کے لئے آگے کھڑا کر دینا تا کہ وہ ان کو گا کر سنائے خواہ وہ علم میں سب سے کم ہو"

(طبرانی- سندہ صحیح)

خوشحالی اور آسائشات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"جب میری امت کے لوگ مغرورانہ چال چلیں گے اور فارس اور روم کے شہزادے ان کے خدمت گزار ہوں گے ان کے بدکار لوگ نیک لوگوں پر مسلط ہو جائیں گے"

(ترمذی سندہ صحیح-الصحیحہ نمبر ۹۵٦)

عقل ہوگی ایمان غائب ہوگا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"ایک آدمی کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ کتنا دلیر ہے، وہ کتنا دانا ہے، وہ کتنا عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رتی بھر ایمان نہ ہوگا"

(صحیح بخاری-کتاب الرقاق)

فتنوں کی وجہ سے موت کی تمنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ایک آدمی دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے یہ نہ کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا''

(صحیح مسلم، کتاب الفتن)

عراق و شام کی ناکہ بندی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قریب ہے کہ اہل عراق کی طرف سے قفیز (اہل عراق کا پیمانہ) بھیجی جائے اور نہ ہی درہم- ہم نے پوچھا کہ کون ایسا کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عجمی ان چیزوں کو روک لیں گے- پھر فرمایا'' قریب ہے کہ اہل شام کی طرف نہ دینار بھیجا جائے اور نہ مدی (اہل شام کا پیمانہ)''

(صحیح مسلم-کتاب الفتن)

درج بالا حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں میں سے سب سے بڑھ کر حیران کن ہے- اقوام متحدہ کی زیر نگرانی پہلے عجمی لوگوں نے ان پر خوراک و تجارت پر پابندیاں لگوائیں اور بعد میں بہانے کے ساتھ عراق پر قبضہ کر لیا ہے اور قرائن یہی بتا رہے ہیں کہ اب شام کی باری ہے-

چھ اہم نشانیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت سے پہلے چھ نشانیوں کو گن لو

(۱)- میری وفات

(۲)- بیت المقدس کی فتح (یہ حضرت عمرؓ کے دور میں ہوئی)

(۳)- پھر جانوروں جیسی موت جو تم پر ایسے اثر انداز ہوگی جیسے قصاص کی گردن توڑ بیماری اثر انداز ہوتی ہے-

(۴)- مال کا پھیلاؤ یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے پھر بھی وہ ناراض ہوگا-

(۵)- پھر ایک فتنہ کھڑا ہوگا جو اہل عرب کے گھر گھر میں داخل ہوگا-

(۶)- پھر تمہارے اور بنو الاصفر کے درمیان صلح ہوگی پھر وہ بے وفائی کریں گے اسی (۸۰) جھنڈے لیکر تم پر چڑھائی کریں گے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار کا لشکر ہوگا"

(صحیح بخاری کتاب الجہاد- احمد، طبرانی، سندہ صحیح)

چھ چیزوں سے پہلے نیک عمل کرلیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"چھ چیزوں سے پہلے نیک عمل کرنے میں جلدی کرو

(۱)- دجال

(۲)- دھواں

(۳)- زمین کا جانور

(۴)- آفتاب کا مغرب سے نکلنا

(۵)- موت

(۶)- قیامت

(صحیح مسلم-کتاب الفتن)

بداخلاقی اور جلد بازی ہوگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل درندوں کی طرح ان کے اخلاق ایسے ہوں گے کہ نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھا کریں گے اور نہ بُری بات کو بُرا''

(صحیح مسلم-کتاب الفتن)

جب نااہل لوگ امین بن جائیں گے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں کچھ وعظ فرمارہے تھے کہ ایک بدو نے آ کر پوچھا کہ ''قیامت کب واقع ہوگی'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کو جاری رکھا- کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال تو سن لیا ہے لیکن اس بدو نے جو کچھ پوچھا ہے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند نہیں فرمایا- کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سنا- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ مکمل کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے والے کی بابت پوچھا کہ کس نے روز قیامت کے واقع ہونے کے بارے میں پوچھا ہے- اس بدو نے جواب دیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہاں ہوں- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امانت ختم ہو جائے تو تب قیامت کا انتظار کرو-

بدو نے سوال کیا کہ امانت کس طرح ختم ہو جائے گی- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نا اہل لوگ امین بن جائیں گے تو تب قیامت کا انتظار کرو-

(صحیح بخاری- کتاب العلم)

بڑی نشانیوں میں سب سے پہلے ظاہر ہونے والی علامات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"(قیامت کی تمام) نشانیوں میں جو نشانی سب سے پہلے ظاہر ہو گی وہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت لوگوں کے سامنے دابۃ الارض کا نکلنا ہے اور جو نشانی بھی ان دونوں مین سے پہلے واقع ہو گی دوسری بھی اس کے بعد جلد ظاہر ہو جائے گی"

(صحیح مسلم- کتاب الفتن)

حبشہ کے لوگ کعبہ کو منہدم کر دیں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"حبشہ کے ذوالسویقتین (چھوٹی ٹانگوں والے) کعبہ کو ڈھادیں گے"

(صحیح مسلم- کتاب الفتن)

قیامت کی بڑی نشانیاں

حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف (بالا خانے سے) جھانک کر دیکھا- ہم باتیں کر رہے تھے- آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا:۔

(۱)۔ دھواں

(۲)۔ دجال

(۳)۔ جانور

(۴)۔ آفتاب کا مغرب سے نکلنا

(۵)۔ نزول عیسٰی علیہ السلام

(۶)۔ یاجوج ماجوج۔

زمین کا خسوف (زمین کا دھنسنا)

(۷)۔ ایک مشرق میں

(۸)۔ ایک مغرب میں

(۹)۔ ایک جزیرۃ العرب میں۔

(۱۰)۔ یمن سے آگ کا نکلنا جو ہانکتی ہوئی میدان محشر میں لے جائے گی۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

وہ بڑی بڑی علامات جن کے فوراً بعد قیامت آ جائے گی کثرت سے ہیں ان میں پہلی نشانی ظہور مہدی ہے۔

امام مہدیؒ

خلیفہ مہدیؒ کون ہیں

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ایک شخص ہوں گے جن

کانام محمد ہوگا اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔

(ابوداؤد۔ کتاب المہدی۔ سندہ حسن)

خلیفہ مہدیؒ کے اوصاف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''مہدی مجھ سے ہوگا۔ اس کی پیشانی کشادہ ہوگی۔ ناک لمبی اور پتلی ہو گی۔ وہ روئے زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔ وہ سات سال تک حکومت کرے گا''

(ابوداؤد۔ کتاب المہدی۔ سندہ حسن)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''مہدی ہماری اہل بیت میں سے ہوگا۔ اللہ ایک رات میں اس کی اصلاح کر دے گا''

(طبرانی۔ سندہ صحیح، الصحیحہ للالبانی ۱۵۲۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''میری امت کے آخری وقت میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بغیر گنے تقسیم کرے گا''

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

خلیفہ مہدیؒ کے قیام کا وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''ایک خلیفہ کی موت کے وقت قوم اختلاف کا شکار ہو جائے گی۔ ایک آدمی بھاگ کر مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ اس کے پاس مکہ کے کچھ لوگ آئیں گے' اسے زبردستی نکال کر رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے''

(مسند احمد/ ابوداؤد، سندہ حسن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک رومیوں کی فوج اعماق یا دابق کے مقام پر پڑاؤ نہ ڈال لے۔ ان سے مقابلہ کے لیئے روئے زمین سے بہترین افراد پر مشتمل ایک لشکر مدینہ سے روانہ ہوگا۔ جب وہ ایک دوسرے کے سامنے صف بندی کریں گے تو روم والے کہیں گے کہ ہمیں ان لوگوں سے لڑنے دو جنہوں نے ہمارے آدمیوں کو قیدی بنالیا ہے۔ مسلم جواب دیں گے نہیں اللہ کی قسم! ہم تمہیں اپنے بھائیوں سے نہیں لڑنے دیں گے۔ جب وہ (یعنی مہدی اور ان کے ساتھی) شام میں آئیں گے تو دجال کا خروج ہوگا۔ ابھی وہ صفیں درست کر کے لڑنے کے لئے کھڑے ہوں گے کہ نماز کھڑی ہو جائے گی۔ اس وقت حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہوگا''

(صحیح مسلم، کتاب الفتن)

ظہور دجال

تعریف:-

دجال نسلاً انسان ہے اور مذہباً یہودی ہے۔ پیدائشی طور پر اس کی شکل مسخ شدہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ'' کافر'' لکھا ہوگا- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہجے کئے (ک-ف-ر) اس لفظ کو پڑھا اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا- میں نہیں سمجھتا کہ اس وصف کے بعد بھی وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوگا''

(متفق علیہ-ترمذی-الصحیحہ ۲۴۵۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''دجال دائیں آنکھ والا ہے اور اس کے بال گھنگریالے اور اس کے پاس جنت اور آگ ہوگی لیکن اس کی جنت جہنم ہوگی اور جہنم جنت ہوگی''

(صحیح مسلم، کتاب الفتن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''بے شک دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی گویا کہ وہ تیرتا ہوا انگور کا دانہ ہے''

(صحیح مسلم-کتاب الفتن)

دجال کا ٹھکانہ

فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کو سنا کہ وہ نماز باجماعت کے لئے پکار رہا ہے- چنانچہ میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی- میں عورتوں کی صف میں تھی- جو مردوں کے پیچھے تھی- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف لائے اور پھر فرمایا کہ جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے- لوگوں نے

کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم نہ تو میں نے تمہیں کسی چیز کا شوق دلانے کے لئے اکٹھا کیا ہے اور نہ کسی چیز سے ڈرانے یا دھمکانے کے لئے بلکہ میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری عیسائی تھے وہ آئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے انہوں نے قصہ سنایا جو اس بات سے متعلق ہے جو میں تمہیں دجال کے متعلق بتاتا رہتا ہوں-

''اس نے مجھے بتایا کہ وہ تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک کشتی میں سوار ہوا- موجیں مہینہ بھر ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی رہیں یہاں تک کہ وہ ایک سمندری جزیرہ پر لنگر انداز ہوئے- اس وقت سورج ڈوب چکا تھا- وہ ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہوئے- جب وہ جزیرے میں داخل ہوئے تو ان کو ایک جانور ملا جس کے جسم پر بہت بال تھے- بالوں کی کثرت کی وجہ سے انہیں اس کے آگے پیچھے کا کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا- انہوں نے کہا تیرا ستیاناس ہو تو کیا چیز ہے؟ اس جانور نے کہا کہ میں جساسہ (جاسوس) ہوں- اس نے کہا کہ جزیرہ میں موجود اس آدمی کی طرف جاؤ' وہ تمہاری خبریں سننے کا بہت شوق سے انتظار کر رہا ہے- راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم جلدی سے چلے اور گرجے میں داخل ہو گئے- کیا دیکھتے ہیں کہ بھاری بھر کم شکل وصورت کا آدمی ہے جس کے گھٹنوں سے لیکر ٹخنوں کے درمیان اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ لوہے کی زنجیروں سے مضبوطی کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں- ہم نے پوچھا کہ تیرا ناس ہو تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا! میرا پتہ تو تمہیں چل ہی گیا ہے' یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا ہم عربی ہیں- ایک کشتی میں سوار ہوئے سمندر موجزن تھا- مہینہ بھر موجیں ہم سے چھیڑ خانی کرتی رہیں یہاں تک کہ ہم تیرے جزیرے کے کنارے

لگ گئے- جو کشتی دستیاب تھی اسمیں بیٹھ کر ہی جزیرے میں داخل ہوئے- یہاں ہمیں ایک جانور ملا جس کے جسم پر بہت بال تھے- ہم نے پوچھا تو کیا چیز ہے تو اس نے کہا کہ میں جساسہ (جاسوس) ہوں- اس نے کہا کہ گرجے میں موجود اس آدمی کی طرف جاؤ وہ تمہاری خبریں سننے کا بہت شوق سے انتظار کر رہا ہے- ہم بھاگم بھاگ تمہاری طرف آ گئے- ہم تو اس سے خوف زدہ ہو گئے تھے اور خدشہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں وہ شیطان ہی نہ ہو- اس نے پوچھا: مجھے بیسان کے نخلستان کا حال بتاؤ- ہم نے کہا اس نخلستان کے بارے میں کونسی بات پوچھنا چاہتے ہو- اس نے کہا کہ کیا نخلستان بارآور ہوا ہے؟ ہم نے کہا ہاں- اس نے کہا کہ جلد ہی وہ بے بار ہو جائے گا- پھر اس نے پوچھا: مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتاؤ کہ کیا اس میں پانی ہے! ہم نے کہا کہ اس میں بہت پانی ہے- اس نے کہا کہ اس کا پانی جلد ختم ہو جائے گا- پھر اس نے زغر کے چشمے کے متعلق یہی بات پوچھی- پھر اس نے پوچھا کہ مجھے امیوں کے نبیؐ کے متعلق بتاؤ وہ کیا کر رہے ہیں- ہم نے کہا کہ وہ مکہ سے نکل کر یثرب میں مقیم ہیں- اس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے ان کے ساتھ جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا کہ ہاں! اس نے پوچھا کہ ان کا مقابلہ کیسا رہا؟ ہم نے بتایا کہ قریب قریب کے عربوں پر غالب آ چکے ہیں- انہوں نے ان کی اطاعت قبول کر لی ہے- اس نے پوچھا کہ کیا واقعی ایسا ہوا ہے! ہم نے کہا ہاں- اس نے کہا کہ عربوں کے حق میں بہتر ہے کہ وہ ان کی اطاعت کریں- اپنے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں دجال ہوں- مجھے عنقریب خروج کی اجازت مل جائے گی- میں نکل کر زمین کی سیر کروں گا اور چالیس راتوں میں مکہ اور مدینہ کے سوا ہر بستی کو گرا دوں گا- وہ دونوں شہر میرے لئے ممنوع ہیں اور اگر ان میں

سے کسی ایک بستی کا قصد کروں گا تو ایک فرشتہ ہاتھ میں برہنہ تلوار لے کر میرا مقابلہ کرے گا اور اس بستی کے ہر دروازے پر فرشتے پہرہ دیں گے۔ فاطمہؓ کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر عصا مار کر کہا: یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمیم کی روایت اچھی لگی ہے کیونکہ یہ اس حدیث کے مطابق ہے جو میں نے تمہیں دجال کے متعلق سنائی ہے۔ دیکھو وہ شام یا یمن کے سمندر میں نہیں بلکہ وہ مشرق میں ہے، مشرق میں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا"

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

دجال کے خروج کا سبب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"کہ دجال تو محض ایک غصہ کی وجہ سے نکلے گا جس کی آگ میں وہ جل رہا ہے"

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

دجال کے خروج کی علامات

(۱)۔ دریائے فرات، شام میں بحیرہ طبریہ اور فلسطین اور اردن کی حدود پر واقع بیسان کا نخلستان سوکھ جائے گا۔

(۲)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"بلاشبہ دجال کے خروج سے پہلے تین سال سخت ہوں گے۔ ان میں لوگ

سخت قسم کی بھوک کا شکار ہو جائیں گے۔ پہلے سال اللہ آسمان کو حکم دے گا کہ اپنی ایک تہائی بارش روک لے اور زمین کو حکم ہو گا کہ اپنی ایک تہائی نباتات روک لے۔ دوسرے سال آسمان کو حکم ہو گا کہ اپنی دو تہائی بارش روک لے اور زمین کو حکم ہو گا کہ اپنی دو تہائی نباتات روک لے اور پھر تیسرے سال آسمان کو حکم ہو گا تو وہ اپنی ساری بارش روک لے گا۔ ایک قطرہ بھی نہیں برسے گا اور زمین کو حکم ہو گا کہ ساری نباتات روک لے چنانچہ کوئی سبزہ نہیں اُگے گا۔ پھٹے ہوئے کھروں والے سارے جانور ہلاک ہو جائیں گے۔ شاذ و نادر ہی کوئی بچے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ان دنوں لوگوں کو کونسی چیز زندہ رکھے گی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تہلیل، تکبیر اور تحمید لوگوں کو کھانے کا کام دے گی''

(مسند احمد۔ ابوداؤد سندہ صحیح۔ علامہ البانی نے مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۴ میں صحیح تسلیم کیا ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''اصفہان کے ستر ہزار یہودی جو کہ ایرانی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے دجال کے پیروکار ہوں گے''

(صحیح مسلم، کتاب الفتن)

فتنہ دجال اور اس سے نجات کا راستہ

دجال آخری زمانے کا فتنہ ہے اور فتنہ بھی بہت بڑا اور سخت ہے اس کی سختی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد چار چیزوں

سے پناہ مانگتے تھے۔

''اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی سختی سے اور دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''جب دجال ظاہر ہوگا تو اس کے ہمراہ آگ اور پانی ہوگا تو جس کو لوگ آگ تصور کریں گے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس چیز کو لوگ ٹھنڈا پانی تصور کریں گے وہ آگ ہوگی جو کہ جلا دینے والی ہوگی تو تم میں سے جو (اسے) پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کو اختیار کرے جسے وہ آگ سمجھ رہا ہو کیونکہ وہ ٹھنڈا میٹھا (پانی) ہے''

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''آدم کی پیدائش سے لیکر قیام قیامت تک کوئی فتنہ دجال سے بڑا نہیں''

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''کوئی مخلوق دجال سے بڑی نہیں ہے''

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''لوگ اس فتنہ کے ڈر سے پہاڑوں میں چلے جائیں گے''

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

فتنہ دجال تھوڑے عرصہ کے لئے ہوگا- یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کا خاتمہ کردیں گے-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جسے دجال کی خبر ملے وہ مکہ یا مدینہ میں پناہ لے لے کیونکہ دجال ان دونوں شہروں میں داخل نہیں ہوسکے گا''

(صحیح بخاری- کتاب فضائل المدینہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

جو کوئی سورہ کہف کی پہلی یا آخری دس آیات کو حفظ کرلے گا وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا''

(صحیح مسلم- کتاب فضائل القرآن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے آخر میں اس دعا کو باقاعدگی سے پڑھتے تھے-

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَ مِنۡ فِتۡنَةِ الۡمحیَاوَ الۡمَمَاتِ وَ مِنۡ شَرِّ فِتۡنَةِ الۡمَسِیۡحِ الدجَال''

ترجمہ: ''اے اللہ! میں عذاب جہنم، قبر کے عذاب، موت وحیات کے فتنہ سے اور مسیح الدجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں''

(صحیح مسلم)

لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ زمین میں دجال کا کتنا قیام ہوگا؟ فرمایا چالیس روز- اور ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا- ایک دن مہینہ

کے برابر ہوگا اور ایک دن ہفتہ کی مانند ہوگا- باقی دن دوسرے دنوں کے برابر ہوں گے-لوگوں نے پوچھا: جو دن سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کا اندازہ کر لینا-

(صحیح مسلم-کتاب الفتن)

ذریعہ نجات

فتنہ دجال اگر چہ بہت بڑا ہے لیکن اللہ کے ہاں اس کی کوئی وقعت نہیں ہے- اسے اللہ کے مومن بندوں پر کوئی اختیار نہیں ہوگا- مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنے سوال نہیں پوچھے جتنے کہ میں نے پوچھے' میرے اتنے سوال پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں اس سے کیا تکلیف ہوگی؟ وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا- وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ کہتے ہیں کہ کھانا پینا اس کے پاس ہوگا- تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان تمام چیزوں کے باوجود اس کی اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی وقعت نہیں ہوگی-

(صحیح مسلم-کتاب الفتن)

دجال کا خاتمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ روم (کا لشکر) اعماق میں یا دابق میں اترے گا- پھر مدینہ سے ایک لشکر ان کے مقابلہ کے لئے نکلے گا جو اس زمانہ میں تمام زمین والوں سے بہتر ہوگا- جب دونوں لشکر صف بستہ ہو جائیں گے تو رومی کہیں گے

تم ان لوگوں سے جنہوں نے ہماری عورتوں اور بچوں کو پکڑ لیا اور لونڈی اور غلام بنا لیا ہے علیحدہ ہو جاؤ ہم ان سے جنگ کریں گے۔ مسلمین کہیں گے نہیں اللہ کی قسم ہم اپنے بھائیوں سے کبھی علیحدہ نہیں ہوں گے۔ پھر لڑائی شروع ہو گی تو مسلمین کا ایک تہائی لشکر ساتھ چھوڑ دے گا۔ ان کی توبہ کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اور تہائی لشکر مارا جائے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب شہیدوں سے افضل ہوں گے اور تہائی لشکر کو فتح حاصل ہو گی۔ وہ عمر بھر کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوں گے پھر وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے تو اس حالت میں کہ وہ لوٹ کر مالوں کو بانٹ رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں لٹکا دیا ہو گا کہ شیطان پکارے گا دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں آ گیا ہے تو مسلمین وہاں سے لوٹیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہو گی۔ جب وہ شام کے ملک میں پہنچیں گے تو دجال نکلے گا تو جس وقت مسلمین لڑائی کے لئے مستعد ہو کر صفیں باندھ رہے ہوں گے اور نماز کا وقت ہو گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور مسلمین کی امامت کریں گے (اور نماز پڑھائیں گے) پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھلے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو ایسے ہی چھوڑ دیں تو وہ خود بخود ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اپنی برچھی پر اس کا خون لگا ہوا دکھائیں گے“

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

﴾ دوسری علامت ﴿

نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کی نشانی ہیں (یعنی وہ قیامت کے قریب پھر دنیا میں تشریف لائیں گے)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور (اے رسول آپ کہہ دیجئے) بے شک ابن مریم (قرب) قیامت کی نشانی ہیں''

(الزخرف:٦١)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے' ان کی حیثیت عادل حکمران کی سی ہوگی- (یعنی وہ دنیا میں عدل کے ساتھ حکومت کریں گے)''

(صحیح مسلم- کتاب الایمان)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں:-

معراج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابراہیم' موسیٰ اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی- انہوں نے قیامت کا ذکر کیا' سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام سے اس کے متعلق دریافت کیا ان کو اس کا علم نہیں تھا- پھر انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا ان کو بھی اس کا علم نہیں تھا- پھر انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے

پوچھا ان کو بھی اس کا علم نہیں تھا- پھر انہوں نے اس معاملہ کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹایا.......... انہوں نے دجال کے خروج کا ذکر کیا' پھر فرمایا' میں اتروں گا اور اسے قتل کروں گا-

(ابن ماجہ-ابواب الفتن-سندہ صحیح)

مقام نزول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو (زمین پر) بھیجے گا- وہ دمشق کے مشرقی سفید کنارے کے پاس دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے جسم پر دو زرد چادریں لپیٹے ہوئے اتریں گے- جب وہ سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے وہ قطرے ایسے معلوم ہوں گے گویا کہ وہ موتی ہیں''

(صحیح مسلم-کتاب الفتن)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہچان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''عیسیٰ (علیہ السلام) میانہ قد کے انسان تھے- ان کا رنگ سرخ و سفید تھا- تروتازہ ایسے تھے گویا ابھی غسل خانے سے نکلے ہوں- ان کا سینہ چوڑا تھا اور بال گھونگریالے تھے لیکن بہت زیادہ گھونگریالے نہیں تھے-

(صحیح بخاری و مسلم)

عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد کیا کریں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جب نماز کی اقامت ہوگی تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے پھر وہ مسلمین کی امامت کریں گے''

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء- صحیح مسلم- کتاب الفتن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمین کا امیر ان سے کہے گا آیئے ہمیں نماز پڑھایئے وہ کہیں گے: نہیں (تم ہی پڑھاؤ) اس لئے کہ اس امت کو یہ بزرگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہے کہ امت ہی میں سے کوئی امیر ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ''اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم لوگوں میں ابن مریم نازل ہوں گے اور وہ تم ہی میں سے تمہارے امیر ہوں گے''

(صحیح مسلم- کتاب الفتن)

اسی زمانہ میں دجال کا ظہور ہوگا- حضرت عیسیٰ علیہ السلام باب لد پر اُسے قتل کریں گے اگر وہ قتل نہ کریں تب بھی وہ ان کی سانس کی خوشبو سے مر جائے گا-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جب اللہ کا دشمن (دجال) عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھلے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے- اگر وہ اس کو چھوڑ دیں (قتل نہ کریں) تو وہ خود ہی گھل کر ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے اُسے قتل کرائے گا پھر وہ مسلمین کو اپنے نیزے پر اس کا خون دکھائیں گے''

(صحیح مسلم- کتاب الفتن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''(دجال) کافر کے لئے یہ جائز نہیں ہوگا کہ وہ ان کے سانس کی خوشبو پائے (اور زندہ رہے)- وہ (ان کی خوشبو ہی سے گھل گھل کر) مر جائے گا- ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر جائے گی- عیسٰی علیہ السلام اسے تلاش کریں گے- وہ اسے باب لُد پر پائیں گے (اور گھل گھل کر مرنے سے پہلے) اُسے قتل کر دیں گے- پھر وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال (کے فتنہ) سے محفوظ رکھا ہوگا عیسٰی ابن مریم کے پاس آئیں گے- عیسٰی علیہ السلام ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور جنت میں جو ان کے درجات ہیں وہ ان سے بیان کریں گے''

(صحیح مسلم- کتاب الفتن)

دجال کو قتل کرنے کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دیں گے- عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے- صلیب کو نیست و نابود کر دیں گے، خنزیر کو کہیں نہیں چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو اٹھا دیں گے ان کے زمانہ میں مال و دولت کی بڑی فراوانی ہو گی- کوئی مال کو قبول نہیں کرے گا- اللہ تعالیٰ کی عبادت کی منزلت بہت بڑھ جائے گی- ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی سمجھا جائے گا-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے، اس حالت میں کہ وہ (دنیا میں) عادل حکمران ہوں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو اٹھا دیں گے (ان کے زمانہ میں) مال

بہے گا- حتیٰ کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا''

(صحیح بخاری- کتاب البیوع = صحیح مسلم- کتاب الایمان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت کو لوٹا دے تو پھر اس دن ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی- اس کے چھلکے کے نیچے ایک جماعت سایہ حاصل کرے گی- دودھ میں بھی بڑی برکت ہوگی- ایک اونٹنی کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا- ایک گائے کا دودھ پورے خاندان کو کافی ہوگا اور ایک بکری کا دودھ ایک گھر کے تمام آدمیوں کے لئے کافی ہوگا''

(صحیح مسلم- کتاب الفتن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جوان اونٹ چھوڑ دیئے جائیں گے ان پر نہ کوئی سواری کرے گا اور نہ بوجھ لادے گا' کینہ' بغض وحسد ختم ہو جائے گا''

(صحیح مسلم- کتاب الایمان)

ان کے زمانہ میں اسلام کے علاوہ تمام ادیان مٹ جائیں گے- ان کے زمانہ میں ایسا امن ہوگا کہ شیر اور اونٹ' تیندوے اور بیل' بھیڑیئے اور بکریاں ساتھ ساتھ کھائیں گے- بچے سانپوں سے کھیلیں گے' سانپ بچوں کو نقصان نہیں پہنچائیں گے- وہ چالیس سال زندہ رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا- مسلمین ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے-

(مسند احمد- سندہ صحیح)

تیسری علامت

یاجوج ماجوج

دجال کی ہلاکت کے بعد یاجوج ماجوج نکلیں گے۔عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی ہوگی کہ مسلمین کو لے کر کوہ طور پر چلیں جائیں۔یاجوج ماجوج زمین پر پھیل جائیں گے۔جب وہ بیت المقدس کے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تیروں کو خون آلود کر کے لوٹا دے گا (وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''وہ اس حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں لہذا تم میرے بندوں کو (ان کے شر سے) بچانے کے لئے کوہ طور پر لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا۔ وہ ہر اونچائی سے نکل پڑیں گے۔ان کے پہلے گروہ جب بحیرۂ طبریہ پر گزریں گے تو اس کا (سارا) پانی پی جائیں گے (پھر جب) ان کا آخری گروہ (اس پر سے) گزرے گا تو وہ کہیں گے کبھی اس میں پانی تھا۔ پھر وہ چلیں گے یہاں تک وہ جبل خمر تک جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے پہنچیں گے۔ پھر وہ کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر دیا آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں۔ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تیروں کو خون آلود کر کے لوٹا دے گا۔ اللہ

کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کی سری تمہارے آج کے حساب سے سو دینار سے بہتر ہوگی۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں کیڑا پیدا کردے گا تو وہ صبح تک اس طرح مر جائیں گے جس طرح ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جو بڑے اونٹوں کی گردنوں کے مثل ہوں گے وہ یاجوج ماجوج کی لاشوں کو اٹھا کر وہاں پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا پھر اللہ پانی برسائے گا تو کوئی مٹی کا گھر یا بالوں کا گھر ایسا نہیں بچے گا جو اس پانی سے چھپا رہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ (پوری) زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ وہ مثل حوض کے صاف ہو جائے گی۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

یاجوج ماجوج اب کہاں ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"یہاں تک کہ وہ جب دو پہاڑوں کے درمیان میں پہنچا تو ان پہاڑوں کے اس طرف ایک قوم کو دیکھا جو لگتا نہیں تھا کہ وہ کوئی زبان سمجھتے ہوں۔ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین یہ یاجوج ماجوج اس زمین میں بڑا فساد مچاتے ہیں۔ کیا ہم آپ کو کچھ رقم دیں تاکہ آپ ان کے اور ہمارے درمیان ایک آڑ بنا دیں۔ ذوالقرنین نے جواب دیا کہ "جس مال میں میرے رب نے مجھے اختیار دیا ہے وہ بہت کچھ ہے پس میری محنت کے ساتھ مدد کرو تاکہ میں تمہارے اور ان کے درمیان خوب مضبوط دیوار

بنادوں''

(سورۃ الکہف:۹۲-۹۵)

یاجوج ماجوج اس دیوار کے پیچھے ہیں جو ذوالقرنین نے بنوائی وہ دیوار بہت موٹی اوراونچی ہے جسے لوہے کی چادروں اور پگھلے ہوئے تانبے سے بنایا گیا ہے

یاجوج ماجوج کاخروج کب ہوگا

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے:-

''پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اس کوڈھاکر زمین کے برابر کر دے گا اور میرے رب کا ہر وعدہ برحق ہے-

(سورۃ الکہف:۹۸)

حضرت زینب بنت جحشؓ فرماتی ہیں:-

''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے آپ فرمارہے تھے لا الہ الا اللہ-ایک آفت سے جوقریب آ پہنچی ہے عرب کے لئے خرابی (ہوکر رہے گی) آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے-آپ نے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ بنا کر بتایا-یہ سن کرام المومنین حضرت زینب نے عرض کیایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیااس حال میں کہ نیک بخت لوگ ہم میں موجود ہوں گے ہم تباہ و برباد ہوجائیں گے-آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہاں جب برائی کی کثرت ہوجائے گی-

(صحیح بخاری-کتاب احادیث الانبیاء)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے اور انگشت شہادت کا حلقہ بنا کر نوے کا حلقہ بنایا-

(صحیح بخاری- کتاب احادیث الانبیاء)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذوالقرنین نے جو دیوار بنائی تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی میں ٹوٹنی شروع ہوگئی تھی- ان کا خروج اس وقت ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال ملعون کو قتل کر دیں گے- اللہ تعالیٰ ان کو خروج کی اجازت دے گا اور اس مضبوط دیوار کو ڈھا دیں گے- جب سے یاجوج ماجوج بند ہیں- وہ خروج کی کوششوں سے مایوس نہیں ہوئے آخر وہ اس میں اللہ کے حکم سے کامیاب ہو جائیں گے-

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''یہاں تک کہ جب (قیامت آئے گی تو اس سے کچھ عرصہ پہلے) یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے تو وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے''

(سورۃ الانبیاء:۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''ان کی تعداد چیونٹیوں اور ٹڈیوں کی طرح گنی نہیں جا سکے گی- یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کی کمانوں، تیروں اور ڈھالوں کو سات برس تک بطور ایندھن استعمال کیا جائے گا''

(ابن ماجہ- سندہ صحیح- الصحیحہ للالبانی ۱۹۱۰)

چوتھی علامت

مغرب سے سورج کا نکلنا

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں:-

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے- یہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے اپنے ٹھکانہ پر پہنچ جاتا ہے- پھر سجدہ میں جاتا ہے اور اسی حالت میں رہتا ہے حتیٰ کہ اسے کہا جاتا ہے کہ اوپر اٹھو! جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ- پس وہ لوٹ جاتا ہے اور اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے پھر وہ چلتا رہتا ہے لوگوں کو اس کی حرکت میں تغیر نہیں لگتا یہاں تک کہ وہ عرش کے نیچے اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے-

پھر اسے کہا جائے گا اٹھو اور مغرب سے طلوع ہو جاؤ تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا- کیا جانتے ہو یہ سب کب ہوگا، جب کسی ایسے شخص کو ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے ایمان سے کوئی نیکی نہ کمائی ہو''

(خط کشیدہ عبارت صرف صحیح مسلم میں ہے) (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اور جب وہ مغرب سے طلوع ہوگا تو لوگ اسے دیکھ کر سب کے سب ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت کسی ایسے شخص کو ایمان کوئی فائدہ نہیں دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو''

(صحیح مسلم، کتاب التفسیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ واقع ہوں گی تو ''کسی شخص کو جو کہ اس کے (واقع) ہونے سے پہلے ایمان نہ لایا ہو اس کا ایمان کوئی فائدہ نہیں دے گا یا (جس نے) اپنے ایمان سے متعلق کوئی بھلائی کا (ارادہ نہ) کیا ہو' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' دجال اور دابۃ الارض۔

(صحیح مسلم' کتاب التفسیر)

﴿پانچویں علامت﴾

جانور کا خروج

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور جب (قیامت کا) وعدہ ان پر پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا کیونکہ لوگ ہماری باتوں پر ایمان نہ لاتے تھے''

(سورۃ النمل:۸۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''سب سے پہلے ظاہر ہونے والی علامتوں میں سے دو علامتیں ہیں۔ مغرب سے طلوع آفتاب اور دن کی روشنی میں جانور کا لوگوں پر ظاہر ہونا - ان دونوں علامتوں میں سے جو علامت پہلے ظاہر ہو گی دوسری اس کے فوراً بعد ظاہر ہو جائے گی''

(صحیح مسلم' کتاب الفتن)

﴿چھٹی علامت﴾

دھواں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''سو آپ اس دن کا انتظار کیجئے جب آسمان میں ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو ان سب لوگوں پر عام ہو جائے یہ ایک دردناک عذاب ہے''

(سورۃ الدخان: ۱۰' ۱۱)

چنانچہ دھواں مومنین کو دکھائی دینے والی چھٹی علامت ہے ان کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا' یہ تو کافروں کے لئے اس بات کی تنبیہہ ہوگی کہ عذاب کے نزول کا آغاز ہو چکا ہے-

اس نشان کے ظہور کے بعد یمن کی جانب سے ایک نرم ہوا چلے گی اور سب مومنوں کی روحیں قبض کر لے گی-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں رہے گا جس کے دل میں رتی برابر بھی ایمان یا بھلائی باقی ہو مگر یہ کہ ہوا اس کی جان نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجے میں اتر جائے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی- عبداللہؓ نے کہا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پھر بُرے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے نہ وہ اچھی

بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا سمجھیں گے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

آخری چار علامات

یہ چار علامات مومنین کی روحیں قبض ہونے کے بعد ظاہر ہوں گی۔

(۱)۔ مشرق سے زمین کا دھنسنا۔

(۲)۔ مغرب سے زمین کا دھنسنا۔

(۳)۔ جزیرۃ العرب سے زمین کا دھنسنا۔

(۴)۔ آگ جو لوگوں کو ہانک کر میدان محشر میں لے جائے گی۔

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی درمیانی انگلی اور انگشت شہادت سے اشارہ فرما رہے تھے کہ "میں اور قیامت اس طرح قریب قریب ہیں"

(صحیح مسلم، کتاب الجمعہ : صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

======☆☆☆======

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قیامت کا بیان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 3

قیامت کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اِنْ تَاْتِيَهِمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

ترجمہ: ''کیا یہ اس بات کے منتظر ہیں کہ قیامت ان پر اچانک آ جائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو''

(سورۃ الزخرف:٦٦)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''قیامت یقیناً آنے والی ہے اگرچہ میں اس کے وقت کو چھپائے ہوئے ہوں، (قیامت اسلئے قائم ہوگی) تا کہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے''

(سورۃ طٰہٰ:١٥)

قیامت کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ آسمانوں میں اور زمین میں وہ ایک بڑی بھاری آفت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''بلکہ قیامت کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (وہ) قیامت (کا دن) زیادہ سخت اور زیادہ کڑوا ہے''

(سورۃ اقتربت الساعۃ:٤٦)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے روز قیامت کی سختی کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، قیامت کا زلزلہ (بہت) بڑی چیز ہے۔ (اے رسولؐ) جس دن آپ اسے دیکھیں گے (تو آپ دیکھیں گے کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے شیر خوار (بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ (نشہ میں) مدہوش ہیں حالانکہ وہ نشہ میں مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہو گا۔ (اس کو دیکھ کر وہ سب مدہوش ہو جائیں گے)

(سورۃ الحج: ۱، ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

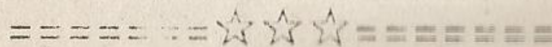
''قیامت (اس طرح اچانک) واقع ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان اپنا کپڑا پھیلا رکھا ہو گا اور وہ اس کی خرید و فروخت نہ کر سکیں گے اور نہ اس کو لپیٹ سکیں گے (کہ قیامت واقع ہو جائے گی) اور قیامت (اس طرح اچانک واقع ہو جائے گی) کہ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر لوٹ رہا ہو گا اور وہ اسے پی بھی نہ سکے گا (کہ قیامت واقع ہو جائے گی) اور قیامت (اس طرح اچانک) واقع ہو جائے گی کہ ایک آدمی اپنے حوض کو درست کر رہا ہو گا اور وہ اس میں سے (اپنے اونٹوں کو) پلا بھی نہ سکے گا (کہ قیامت واقع ہو جائے گی) اور قیامت (اس طرح اچانک واقع ہو جائے گی) کہ ایک آدمی نے اپنا نوالہ اپنے منہ کی طرف اٹھایا ہو گا لیکن وہ اسے کھا نہ سکے گا (کہ قیامت واقع ہو جائے گی)

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''سب سے بہتر دن جس دن سورج چمکا جمعہ کا دن ہے اس دن آدمؑ پیدا کئے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن واقع ہو گی۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ)



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دنیا کے خاتمہ کا بیان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 4

دنیا کے خاتمہ کا بیان

اللہ تعالیٰ جب دنیا کے خاتمہ کا اعلان کریں گے تو صور پھونکنے کا حکم دیں گے۔

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۝

''جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن (بڑا) سخت ہوگا۔

(سورۃ مدثر: ۸، ۹)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا ''صور کیا چیز ہے''؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نرسنگھا۔ اس میں پھونک ماری جائے گی۔

(سنن ترمذی۔ ابواب صفۃ القیامۃ۔ سندہ صحیح)

پہلی صور

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''(جب) صور پھونکا جائے گا تو آسمان میں اور زمین میں جتنے بھی لوگ ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے''

(سورۃ الزمر: ۶۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''جب صور پھونکا جائے گا تو جو شخص اُسے سنے گا وہ (ایک طرف سے) گردن جھکا دے گا اور (دوسری طرف سے گردن) اٹھا لے گا- اور سب سے پہلے وہ اُسے سنے گا جو اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہو گا (اس کو سنتے ہی) وہ بے ہوش ہو جائے گا- اور لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے''

(صحیح مسلم، کتاب الفتن)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''پھر جب صور میں ایک پھونک ماری جائے گی اور زمین کو اور پہاڑوں کو اٹھا لیا جائے گا اور ان کو ایک ہی بار میں (توڑ پھوڑ کر) برابر کر دیا جائے گا تو اس دن قیامت واقع ہو گی-

(سورۃ الحاقہ: ۱۳ تا ۱۵)

زمین اور پہاڑ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے اور پہاڑ بھربھرے ٹیلے بن جائیں گے''

(سورۃ المزمل: ۱۴)

پھر پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اس طرح اڑتے پھریں گے جیسے دھنکی ہوئی اون اڑتی ہے-

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے:-

''اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی اون''

(سورۃ القارعہ:۵)

پھر ان کو زمین کے ساتھ ہموار میدان میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی''

(سورۃ الفجر:۲۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ آخر اس دن یہ پہاڑ کہاں چلے جائیں گے؟ کہہ دیجئے کہ میرا رب انہیں دھول بنا کر اڑا دے گا اور زمین کو ایسا ہموار چٹیل میدان بنا دے گا کہ اس میں تم کو کوئی بل اور سلوٹ دکھائی نہ دے گا۔ اس دن سب لوگ منادی کی پکار پر سیدھے چلے آئیں گے' کوئی ذرا اکڑ نہ دکھا سکے گا اور ساری آوازیں رحمٰن کے آگے دب جائیں گی' ایک سرسراہٹ کے سوا تم کچھ نہ سن سکو گے''

(سورۃ طٰہٰ۔ ۱۰۵تا۱۰۸)

آسمان اور اجرام فلکی کی کیفیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ٥

''جب آسمان پھٹ جائے گا''

(سورۃ المرسلات:۹)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝

"جس دن صور پھونکا جائے گا تو لوگ فوج در فوج آ موجود ہوں گے آسمان کھول دیا جائے گا تو (اس کے کئی) دروازے ہو جائیں گے"

(سورۃ الانبیاء: ۱۸، ۱۹)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝

"جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو جائے گا"

(سورۃ المعارج: ۸)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝

"پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا (تو وہ کیسا ہولناک دن ہوگا)"

(سورۃ الرحمٰن: ۳۷)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝

"جب سورج کو لپیٹ لیا جائے گا"

(سورۃ تکویر: ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت کے دن سورج اور چاند کو لپیٹ لیا جائے گا''

(صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ٥

''جب تارے جھڑ جائیں گے''

(سورۃ الانفطار:٢)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ٥

''جب سمندروں میں طغیانی آجائے گی''

(سورۃ الانفطار:٣)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ٥

''جب قبروں کو الٹ پلٹ کیا جائے گا''

(سورۃ الانفطار:٤)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ٥ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ٥

''جب زمین بڑے زور سے ہلائی جائے گی اور (جب) زمین اپنے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی''

(سورۃ اذا زلزلت الارض:١، ٢)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝

''اور جب بیاہنے والی اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی''

(سورۃ التکویر:۴)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝

''اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے''

(سورۃ التکویر:۵)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝

''اور جب دریا آگ ہو جائیں گے''

(سورۃ التکویر:۶)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝

''(وہ قیامت ہے) جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے''

(سورۃ القارعہ:۴)

پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ صور کا درمیانی وقفہ

حضرت ابوہیریرہؓ فرماتے ہیں:-

''دو دفعہ صور پھونکنے کا درمیانی وقفہ چالیس ہوگا'' حاضرین نے پوچھا کیا چالیس دن مراد ہے؟ حضرت ابوہریرہؓ فرماتی ہیں میں نے لاعلمی کا اظہار کیا- حاضرین نے دوبارہ پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہے؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا- پھر پوچھا گیا کیا چالیس سال مراد ہیں؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا- اس کے بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائیں گے تو لوگ سبزے کی طرح اُگ آئیں گے- انسان کے جسم مین ایک ہڈی ہے جو بوسیدہ نہیں ہوتی اور وہ ہے ریڑھ کی ہڈی کا خاص حصہ- روز قیامت اسی ہڈی سے دوبارہ ڈھانچہ تیار ہوگا''

(صحیح بخاری- کتاب التفسیر)

=======☆☆☆=======

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یوم الحشر کا بیان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 5

یوم الحشر کا بیان

دوسرا صور

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ○

''پھر دوبارہ پھونکا جائے گا تو سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے''

(سورۃ الزمر: ٦٨)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور (اے رسول) پھر جب صور پھونکا جائے گا تو یہ لوگ قبروں سے نکل کر (فوراً) اپنے رب کی طرف تیزی کے ساتھ چل کھڑے ہوں گے (اور ایک دوسرے سے) کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھا کھڑا کیا؟ یہ تو وہی ہے جس کا رحمان نے وعدہ کیا تھا اور رسول سچ کہتے تھے (اور اے رسول) وہ تو بس ایک زوردار آواز ہو گی کہ سب کے سب ہمارے پاس حاضر ہو جائیں گے''

(سورۃ یٰسین: ۵۱ تا ۵۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جس دن صور پھونکا جائے گا تو لوگ فوج در فوج آ موجود ہوں گے''

(سورۃ الحاقہ: ۱۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''پھر جب صور پھونکا جائے گا تو (لوگ) آپس میں نہ رشتوں کا لحاظ کریں گے اور نہ وہ ایک دوسرے کے پرسان حال ہوں گے''

(سورۃ المومنون:۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور جب صور پھونکا جائے گا (تو) ہم ان سب کو (میدان محشر میں) جمع کریں گے- اس دن ہم جہنم کو کافروں کے سامنے لے آئیں گے''

(سورۃ الکھف:۹۹ ' ۱۰۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''زمین اپنے جگر کے ٹکڑے باہر ڈال دے گی- سونے اور چاندی ستونوں کی مانند ہوں گے- قاتل آئے گا اور (ان کو دیکھ کر) کہے گا- (افسوس) میں نے اسی (کے لالچ) میں فلاں کو قتل کیا تھا- رشتہ کو توڑنے والا آئے گا اور کہے گا (افسوس) میں نے اسی (کے لالچ) میں رشتہ کو توڑا تھا- چور آئے گا اور کہے گا (افسوس) اسی (کے لالچ) میں میرا ہاتھ کاٹا گیا- پھر وہ اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے- اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے''

(صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ)

الغرض زمین مردوں کو اور دفینوں کو باہر نکال دے گی اور خالی ہو جائے گی-

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جس دن وہ (قبروں سے) نکل کر میدان (محشر میں آ کر) کھڑے ہو

جائیں گے، ان کی کوئی بات اللہ سے مخفی نہ ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ فرمائے گا بتاؤ) آج کس کی بادشاہت ہے؟ (پھر خود ہی فرمائے گا، آج) اللہ کی بادشاہت ہے جو اکیلا اور غالب ہے"

(سورۃ حٰمٓ المومن: ۱۶)

آنکھوں کا رنگ بدل جائے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"جس دن صور پھونکا جائے گا (تو) ہم اس دن گناہ گاروں کو جمع کریں گے۔ ان کی آنکھیں ڈر کی وجہ سے نیلی ہوں گی"

(سورۃ طٰہٰ: ۱۰۲)

گھبراہٹ طاری ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"اور (اے رسولؐ) جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن آسمانوں میں اور زمین میں جتنے بھی لوگ ہیں سب گھبرا جائیں گے سوائے اس کے جس کو اللہ (محفوظ رکھے) اور وہ سب اللہ کے پاس عاجزانہ حالت میں حاضر ہوں گے"

(النمل: ۸۷)

نہ رشتوں کا لحاظ ہوگا اور نہ کوئی پرسان حال ہوگا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''پھر جب صور پھونکا جائے گا تو (لوگ) آپس میں نہ رشتوں کا لحاظ کریں گے اور نہ وہ ایک دوسرے کے پُرسان حال ہوں گے''

(سورۃ المومنون:۱۰۱)

ننگے پاؤں ننگے جسم بغیر ختنہ کے ہوں گے

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں:

''میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، بغیر ختنہ کے جمع کیۓ جائیں گے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (اس دن) ایسی مصیبت طاری ہوگی کہ کوئی کسی کو نہیں دیکھے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

روز قیامت زمین کی حالت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''روز قیامت لوگوں کو اس قسم کی زمین پر لایا جائے گا جو ذرا سرخی مائل ہوگی، جیسے کہ خالص اور چھنے آٹے کی روٹی ہوتی ہے۔ اس پر کسی چیز کا نشان تک نہ ہوگا''

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

سورج قریب ہو جائے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت کے دن پسینے کی سطح ستر ہاتھ ہونے کی وجہ سے لوگ اس میں ڈوب رہے ہوں گے- پسینہ ان کے منہ اور کانوں کے برابر ہوگا''

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت کے دن سورج کو مخلوق سے اس قدر قریب کر دیا جائے گا کہ وہ ایک میل کے فاصلے پر ہوگا''

(صحیح مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ)

قیامت کے دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا

قیامت کا دن بہت دہشت ناک ہے اس دن سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی-

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس دن نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا- بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے (وہ دن آ کر رہے گا) لہذا دنیا کی زندگی سے دھوکہ نہ کھا جانا اور نہ تمہیں شیطان اللہ کے معاملہ میں دھوکے میں ڈالے''

(سورۃ لقمان:۳۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''(اس دن) کوئی دوست کسی دوست کا پُرسان حال نہ ہوگا حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے-اس دن مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹوں کو دے دے' اپنی بیوی کو دے دے اپنے بھائی کو دے دے اور اپنے خاندان کو دے دے جو اسے (دنیا میں) پناہ دیا کرتا تھا بلکہ روئے زمین پر جتنے آدمی ہیں سب کو دے دے اور اپنے آپ کو (عذاب سے) بچالے''

(سورۃ معارج: ۱۰ تا ۱۴)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''ہر شخص کی اس دن ایسی حالت ہوگی کہ اُسے (دوسروں سے) بے پروا کر دے گی''

(سورۃ عبس: ۳۷)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئے گا اور نہ وہ کسی کی مدد حاصل کر سکیں گے''

(سورۃ حٰم الدخان: ۴۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''قیامت کے دن نہ تمہارے رشتہ دار تمہارے کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد (اس دن تو بس) اللہ ہی تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے''

(سورۃ الممتحنہ: ۳)

رب العالمین جلوہ فرما ہوگا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اور تمہارا رب (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ کر آ موجود ہوں گے''

(سورۃ الفجر: ۲۲)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''جس دن روح (الامین) اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا۔ مگر جس کو رحمٰن اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو''

(سورۃ النباء: ۳۸)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اور آٹھ فرشتے اس دن تیرے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ وہ دن ہوگا جب تم لوگ پیش کئے جاؤ گے۔ اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات (نہ اللہ سے پہلے پوشیدہ تھی اور) نہ (اس دن) پوشیدہ ہوگی''

(سورۃ الحاقۃ: ۱۷، ۱۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''اللہ تعالیٰ زمین کو ایک مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ پر لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں''

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔

''یہودیوں کا ایک عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم (اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہوا) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آسمانوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم کی بات کی تصدیق کی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی''

''وَمَا قَدَرُ اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعاً قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ''

(صحیح بخاری کتاب التفسیر : صحیح مسلم کتاب صفۃ یوم القیامہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل اپنے آسمانوں کو اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا پھر کہے گا میں اللہ ہوں پھر کبھی اپنی انگلیوں کو بند کرے گا اور کبھی کھولے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ منبر نیچے کی طرف سے ہل رہا ہے۔ میں نے سوچا کیا یہ آپ کو لے کر گرنے والا ہے''

(صحیح مسلم، کتاب صفۃ یوم القیامہ)

کسی سے کوئی معاوضہ یا فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا

قیامت کے دن کوئی شخص کسی قسم کا فدیہ دے کر اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا نہیں سکتا وہاں فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا وہاں بدلہ یا معاوضہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''جن لوگوں نے ظلم کیا اگر ان کے پاس روئے زمین کا سارا مال و متاع اور ہوتا اور اس کے ساتھ اتنا ہی مال و متاع اور ہوتا تو وہ قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کے لئے وہ سارا مال و متاع دے دیتے (وہاں) اللہ کی طرف سے ایسی بات ظاہر ہوگی جس کا انہیں وہم وگمان بھی نہ ہوگا (یعنی) ان کی بداعمالی کی خرابیاں ان پر ظاہر ہوں گی اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ عذاب انہیں گھیر لے گا''

(سورۃ الزمر: ۴۷، ۴۸)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''(اے رسول) میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جو ایمان لائے کہ پابندی سے نماز پڑھا کریں اور جو کچھ مال ہم نے انہیں دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے رہیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس دن نہ خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی''

(سورۃ ابراہیم: ۳۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے کہ وہ کافر ہی تھے تو اگر فدیہ میں زمین بھر سونا دیں تو (بھی) ان میں سے کسی ایک سے بھی وہ سونا ہر گز قبول نہ کیا جائے گا- ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا اور کوئی ان کا مددگار نہیں ہوگا''

(سورۃ آل عمران: ۹۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''قیامت کے دن کوئی کسی کا پُرسان حال نہ ہوگا- حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے- گناہ گار یہ چاہے گا کہ کاش اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے وہ فدیہ میں اپنے بیٹے، اپنی بیوی، اپنا بھائی، اپنا خاندان جس میں وہ پناہ حاصل کرتا تھا اور زمین کے تمام انسانوں کو دے دے اور وہ خود بچ جائے، لیکن ایسا ہر گز نہیں ہوگا (وہ جہنم میں داخل ہوگا اور جہنم کیا ہے) وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے''

(سورۃ المعارج: ۱۰ تا ۱۵)

روز قیامت کوئی مددگار نہ ہوگا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ذرا سا بھی کام نہ آسکے گا- نہ کسی سے بدلہ قبول کیا جائے گا، نہ سفارش کسی کو فائدہ پہنچائے گی اور نہ وہ کسی کی مدد حاصل کر سکیں گے''

(سورۃ البقرہ: ۱۲۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''جو شخص بُرا عمل کرے گا اسے اسکی سزا ملے گی (قیامت کے دن) اللہ کے علاوہ اسکو نہ کوئی دوست مل سکے گا اور نہ کوئی مددگار''

(سورۃ النساء: ۱۲۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اس دن کافروں کی کوئی تدبیر ان کے ذرا سا بھی کام نہ آئے گی اور نہ وہ کسی کی مدد حاصل کر سکیں گے''

(سورۃ الطّور: ۴۶)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اس دن کسی کو دوسرے کے معاملہ میں ذرا سا بھی اختیار نہیں ہو گا۔ اس دن تو بس اللہ اکیلے کا حکم چلے گا''

(سورۃ انفطار: ۱۹)

کسی سے سفارش قبول نہیں کی جائے گی

روز قیامت کوئی شخص کسی کو اپنا سفارشی بنا کر پیش نہیں کر سکے گا اور نہ اس قسم کی کوئی سفارش قبول کی جائے گی مگر اس شخص کی سفارش قبول کی جائے گی جس کو اللہ تعالیٰ خود اجازت دے گا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اے ایمان والو! ہم نے جو مال تمہیں دیا ہے اس میں سے اللہ کے راستہ

میں خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس دن نہ خرید وفروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش''

(سورۃ البقرہ:۲۵۴)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اس دن کسی کو سفارش فائدہ نہ پہنچائے گی مگر اس شخص کی جسے اللہ سفارش کی اجازت دے اور اسکی بات کو پسند فرمائے''

(سورۃ طٰہٰ:۱۰۹)

آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ شفاعت کا کلی اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہی شفاعت کا مالک ہے- جب تک وہ اجازت نہ دے کوئی سفارش نہیں کرسکتا، پھر سفارش کرنے والے کی بات کو اللہ تعالیٰ پسند فرمائے تو ایسی صورت میں شفاعت فائدہ دے گی- شفاعت کی اجازت محدود ہوگی اور صرف اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگوں کے لئے ہوگی-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا- اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد سندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی ہیں:-

(۱)- مجھے رعب سے مدد دی گئی ہے کہ ایک مہینہ کی مسافت سے میرا رعب دشمن پر پڑتا ہے۔

(۲)- میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔ میرا امتی جہاں نماز کا وقت آ جائے نماز پڑھ لے۔

(۳)- میرے لئے اموال غنیمت حلال کر دیئے گئے ہیں۔

(۴)- ہر نبی اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔

(۵)- مجھے شفاعت دی گئی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ)

حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کبریٰ سے نوازا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت کے بغیر سفارش نہیں کریں گے۔

شفاعت کبریٰ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"قیامت کے دن ایمان والے جمع ہوں گے اور (صلاح مشورہ کر کے) کہیں گے بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے رب کے حضور کسی کو سفارشی بنائیں تو سب مل کر (حضرت) آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، ان سے کہیں گے، آپ سب لوگوں کے باپ ہیں، اللہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کو بنایا اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا، ہر چیز کے نام آپ کو بتائے، اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کیجئے تا کہ وہ ہم کو اس مصیبت کی جگہ سے نکال کر آرام و سکون پہنچائے۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور

اپنا قصور یاد کر کے اپنے رب کے حضور حاضر ہونے سے حیا کریں گے وہ کہیں گے تم لوگ نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے۔ لوگ نوح کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنا قصور یعنی اپنے رب سے اس چیز کا سوال کرنا جس چیز کا انہیں علم نہیں تھا یاد کریں گے (اور اللہ کے پاس جاتے ہوئے) شرمائیں گے، کہیں گے تم رحمٰن کے خلیل کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ ان کے پاس جائیں گے اور ان سے عرض کریں گے۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں ہوں تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا اور توریت عنایت فرمائی۔ پھر یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے۔ ان سے عرض کریں گے، وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور دنیا میں جو ایک ناحق خون کیا تھا اس کو یاد کر کے اپنے رب سے شرمائیں گے اور کہیں گے تم عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ پھر وہ لوگ ان کے پاس جائیں گے۔ ان سے عرض کریں گے، وہ کہیں گے میں لائق نہیں ہوں تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے بندے ہیں جن کو اگلے پچھلے سب گناہوں سے اللہ نے محفوظ کر دیا تھا وہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں وہاں سے چل کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی اجازت چاہوں گا، مجھے اجازت ملے گی میں اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ پھر ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھاؤ اور سوال کرو، تمہیں دیا جائے گا، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔

میں سر اٹھا کر اپنے مالک کی ایسی تعریف کروں گا جو اس وقت وہ مجھے

سکھائے گا- پھر میں سفارش کروں گا، لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی- میں ان لوگوں کو جنت میں پہنچا دوں گا، پھر میں واپس آ کر اللہ کے پاس آؤں گا اور اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا- پھر ویسا ہی ہو گا جیسے پہلے ہوا تھا، پھر میرے لئے سفارش کی ایک حد مقرر کی جائے گی پھر میں ان لوگوں کو جنت میں پہنچا دوں گا- پھر تیسری بار اللہ کے پاس حاضر ہوں گا اس طرح پھر چوتھی بار اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گا اور عرض کروں گا، اے میرے رب اب تو جہنم میں وہی لوگ رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے روک لیا ہے اور جن کو ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے"

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنے کا طریقہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

جو شخص اذان سنے پھر یہ دعا پڑھے تو قیامت کے دن اس کو میری شفاعت پہنچے گی-

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہ"

ترجمہ: "اے اللہ اور اے اس اذانِ کامل اور صلوٰۃ قائمہ کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطاء فرما اور ان کو مقام محمود میں جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے مبعوث فرما"

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

قیامت کے دن کی مقدار

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''کیا انہیں اس بات کا خیال نہیں کہ یہ (ایک دن دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے (یعنی) ایک (بہت) بڑے دن۔ جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے''

(سورۃ ویل للمطففین: ۴تا۶)

اس یوم عظیم کی مقدار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے۔

''ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا جو واقع ہو کر رہے گا۔ کافروں سے اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں۔ (وہ عذاب) سیڑھیوں والے اللہ کی طرف سے (نازل ہوگا) جس کی طرف فرشتے اور روح (الامین) چڑھتے ہیں وہ (عذاب) اس دن (نازل ہوگا) جس دن کی مقدار پچاس ہزار سال (کے برابر) ہو گی''

(سورۃ معارج: ۱تا۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''ہر سونے اور چاندی کے مالک کے لئے جو ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی، پھر ان تختیوں کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا، پھر ان تختیوں میں سے اس کے پہلو پر، اس کی پیشانی پر اور اس کی

پیٹھ پر داغ دیا جائے گا- جب کبھی یہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو انہیں دوبارہ گرم کر لیا جائے گا (یہ سزا اُسے) اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے (برابر ملتی رہے گی) یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا- پھر اُسے یا تو جنت کا راستہ بتا دیا جائے گا یا جہنم کا راستہ بتا دیا جائے گا"

(صحیح مسلم-کتاب الزکوٰۃ)

ان آیات و حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہو گی-

لوگ علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے اور عمل سامنے آ جائیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"اور (اے رسول) جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن (لوگ) علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے"

( )

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"پھر جب وہ بڑی آفت آئے گی اس دن انسان کو (اپنے) اعمال یاد آئیں گے (اس دن) جہنم دیکھنے والوں کے سامنے لائی جائے گی"

(سورۃ والنزعٰت: ۳۴ تا ۳۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"قیامت کے دن تم میں سے ہر شخص سے اللہ بات کرے گا- اللہ اور اس

کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ آگے دیکھے گا تو اس کو کچھ نظر نہیں آئے گا پھر وہ اپنی سیدھی طرف دیکھے گا تو اسے سوائے اعمال کے اور کچھ نظر نہیں آئے گا، پھر وہ اپنی الٹی طرف دیکھے گا تو اسے سوائے اعمال کے اور کچھ نظر نہیں آئے گا، پھر وہ سامنے دیکھے گا تو آگ اس کا استقبال کرے گی تو تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ جہنم سے بچے خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (اللہ کے راستہ میں دے کر) سہی۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق)

بہت سے چہرے شاداں اور بعض غمناک ہوں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ'' ○

''بہت سے چہرے اس دن (نعمتوں میں) شاداں وفرحاں ہوں گے''

(سورۃ الغاشیہ:۸)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○

''اس دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے۔ وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے''

(سورۃ القیٰمۃ: ۲۲، ۲۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''اس دن بہت سے چہرے بگڑے ہوئے ہوں گے۔ وہ خیال کر رہے

ہوں گے کہ ان پر کوئی بڑی آفت آنے والی ہے جوان کی کمر توڑ ڈالے گی“

(سورۃ القیٰمۃ: ۲۴، ۲۵)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

”اس دن بہت سے (آدمیوں کے) چہرے جھکے ہوئے ہوں گے وہ عمل کرنے والے (اور عمل کرتے کرتے) تھک جانے والے ہوں گے (تاہم) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے“

(سورۃ الغاشیہ: ۲ تا ۴)

الغرض قیامت بڑی ہولناک آفت ہے اس دن جس نے عمل صالح کئے ہوئے ہوں گے وہ اس دن خوش اور چہرے پر رونق ہوگی اور بُرے کام کرنے والے قیامت کے دن بڑے ذلیل و خوار ہوں گے- ان کے چہرے غبار آلود ہوں گے چہروں پر سیاہی چھار ہی ہوگی-

عرش الٰہی کے سایہ میں کون لوگ ہوں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا“ میری عظمت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنی طرف سے سایہ دار جگہ (عرشِ الٰہی کا سایہ) فراہم کرتا ہوں اور یہ ایسا دن ہے جب میرے عطا کردہ سائے کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہیں ہوگا“

(صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) سات قسم کے آدمیوں کو اپنے سائے میں جگہ دیں گے اس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا''

(۱)- انصاف پر قائم رہنے والا حاکم-

(۲)- وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں زندگی گزاردی-

(۳)- ایسا آدمی جس کا دل مسجد میں لگا رہے-

(۴)- ایسے دو آدمی جو صرف اللہ کی رضا کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہوں، اسی کی محبت کے ساتھ اکٹھے ہوتے ہوں اور اسی کی محبت میں جدا ہوتے ہوں-

(۵)- وہ آدمی جس کو خوبصورت اور صاحب حیثیت عورت نے دعوت گناہ دی ہو تو اس نے یہ کہتے ہوئے ٹھکرادیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں-

(۶)- وہ آدمی جس نے اتنی رازداری سے صدقہ کیا کہ جب دائیں ہاتھ نے دیا تو بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا-

(۷)- وہ آدمی جس نے تنہائی میں بیٹھ کر اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں-

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ)

انسان کے اعضاء گواہی دیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا

يَعْمَلُوْنَ ۝

''جس دن ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ، اور ان کے پیر (ان کے اعمال کی) گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے''

(سورۃ النور: ۲۴)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:-

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہنسا ہوں بندے کی اس گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا۔ بندہ کہے گا اے میرے رب، کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی تھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں! بندہ کہے گا تو میں اپنے اوپر کسی کی گواہی جائز نہیں سمجھتا سوائے اپنی ذات کے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا! آج تیری ذات کی گواہی اور کراماً کاتبین کی گواہی کافی ہے پھر بندہ کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے ہاتھ اور پاؤں کو حکم دیا جائے گا بولو۔ وہ اس کے سارے اعمال بیان کر دیں گے۔ پھر بندے کو بات کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ بندہ اپنے ہاتھ سے کہے گا چلو دور ہو جاؤ میں تو تمہاری ہی خاطر جھگڑا کرتا تھا''

(صحیح مسلم، کتاب التوبہ)

ایمان والے اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں:-

صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا دوپہر کے وقت تم کو سورج کے دیکھنے میں جب کہ اس پر بادل نہ ہوں کوئی دقت ہوتی ہے صحابہ نے کہا کہ نہیں- پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہیں اپنے رب کے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی جس طرح کہ سورج یا چاند کے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی پھر اللہ تعالیٰ بندے سے ملاقات کرے گا- اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندے کیا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی تھی، کیا میں نے تجھے سردار نہیں بنایا تھا، کیا میں نے تجھ کو تیری شریک حیات نہیں دی تھی- اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا تھا اور کیا میں نے تجھ کو (آزاد) نہیں چھوڑا تھا- اور تو رئیس بن بیٹھا تھا اور خراج وصول کرتا تھا بندہ کہے گا کیوں نہیں اے میرے رب! پھر (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرے گا؟ بندہ کہے گا نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب ہم بھی تجھے بھلا دیں گے جیسے تو ہمیں بھول گیا تھا- پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندے سے ملاقات کرے گا- فرمائے گا اے میرے بندے میں نے تجھ کو عزت نہیں دی تھی، کیا تجھ کو سردار نہیں بنایا تھا اور کیا تجھ کو تیری شریک حیات نہیں دی تھی، کیا تجھ کو سردار نہیں بنایا تھا اور کیا گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں بنایا تھا کیا میں نے تجھ کو (آزاد) نہیں چھوڑا تھا- تو رئیس بن بیٹھا تھا اور خراج وصول کرتا تھا بندہ کہے گا کیوں نہیں اے میرے رب! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھ کو یقین تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرے گا؟ بندہ کہے گا نہیں- پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب میں بھی تجھے بھلا دوں گا جیسے کہ تو نے مجھے دنیا میں بھلا دیا تھا- پھر تیسرے بندے سے حساب لیا جائے

گا اس سے بھی اللہ تعالیٰ اسی طرح کہے گا - بندہ کہے گا اے میرے رب! میں تجھ پر تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا اور میں نماز پڑھتا تھا روزے رکھتا تھا' صدقہ وخیرات کرتا تھا - اس طرح وہ اپنی تعریف کرے گا جہاں تک اس سے ہو سکے گا - اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھ یہیں تیرا جھوٹ کھل جائے گا - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کہا جائے گا ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں - بندہ اپنے دل میں سوچے گا کہ مجھ پر کون گواہی دے گا - پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی - پھر اس کی ران کو اس کے گوشت کو اس کی ہڈیوں کو حکم دیا جائے گا کہ گواہی دیں - پھر اس کی ران اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں گواہی دیں گی - یہ اس لئے کیا جائے گا تا کہ اس کا عذر باقی نہ رہے' یہ شخص منافق ہو گا - اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہو گا''

(صحیح مسلم - کتاب التوبہ)

کوئی بات پوشیدہ نہ رہے گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝

''اس دن تم (سب لوگوں کے سامنے) پیش کیے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی''

(سورۃ الحاقہ: ۱۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''مومن قیامت کے دن اپنے رب کے پاس لایا جائے گا یہاں تک کہ اللہ

اپنا بازو اس پر رکھ دے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا۔ اللہ فرمائے گا کیا تو اپنے گناہوں کو پہچانتا ہے وہ کہے گا اے میرے رب میں پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے ان گناہوں کو دنیا میں لوگوں سے چھپایا تھا اور آج میں تیرے ان گناہوں کو بخشتا ہوں۔ پھر اسے نیکیوں کی کتاب دی جائے گی اور کافر اور منافقوں کے لئے مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا تھا"

(صحیح مسلم۔ کتاب التوبہ)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

"تو جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے (وہاں) دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہوگی وہ اسے (وہاں) دیکھ لے گا"

(سورۃ اذا زلزلت الارض: ۷،۸)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"(یہ سزا) اس دن (دی جائے گی جس دن) ہر شخص اپنے اچھے اعمال کو بھی موجود پائے گا اور برے اعمال کو بھی موجود پائے گا۔ (یہ ایسا ہولناک وقت ہوگا کہ اس وقت) وہ چاہے گا کہ کاش اس کے اور اس کے بُرے اعمال کے درمیان طویل فاصلہ ہوتا اور (دیکھو اللہ تعالیٰ) تم کو اپنے نفس سے ڈراتا ہے اور (یہ بھی جان لو کہ) اللہ بندوں پر بڑا رحم کرنے والا ہے"

(سورۃ آل عمران: ۳۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''قیامت کے دن ایک بڑے مرتبے کے آدمی کو جو بہت موٹا ہوگا لایا جائے گا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا پھر آپ نے فرمایا (یہ آیت) پڑھو۔

فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝

قیامت کے دن ہم ایسے لوگوں کے لئے کوئی ترازو قائم نہیں کریں گے (یعنی نہ ان کی قدر و قیمت ہوگی اور نہ ان کے اعمال تولے جانے کے قابل ہوں گے)

(صحیح بخاری کتاب التفسیر)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں:۔

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کے دن کافر کو چہرے کے بل چلا کر کس طرح حاضر کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رب انسان کو ٹانگوں پر چلا سکتا ہے وہ رب قیامت کے دن چہرے کے بل بھی چلا سکتا ہے''

(صحیح مسلم کتاب صفۃ القیامۃ)

=======☆☆☆=======

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نامہ اعمال

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 6

نامہ اعمال

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَكُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِىۡ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخۡرِجُ لَهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلۡقٰهُ مَنۡشُوۡرًا‏ ۝

''اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بہ صورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے اور قیامت کے دن (وہ) کتاب اسے نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا''

(سورۃ بنی اسرائیل:۱۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

اِقۡرَاۡ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفۡسِكَ الۡيَوۡمَ عَلَيۡكَ حَسِيۡبًا ۝

''(کہا جائے گا کہ) اپنی کتاب پڑھ لے- تو آج اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے''

(سورۃ بنی اسرائیل:۱۴)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی- وہ اپنی کتاب کو (خوش

ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا''

(سورۃ بنی اسرائیل:۷۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور (عملوں کی) کتاب (کھول کر) رکھی جائے گی تو تم گناہ گاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں (لکھا) ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے ہائے شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ بڑی کو (کوئی بات بھی نہیں چھوڑی) مگر اسے لکھ رکھا ہے اور جو عمل کئے ہوں گے سب کو حاضر پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا''

(سورۃ الکھف:۴۹)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور تم ہر ایک امت کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی (اور) ہر ایک جماعت اپنی کتاب (اعمال) کی طرف بلائی جائے گی- جو کچھ تم کرتے رہے ہو آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائے گا''

(سورۃ الجاثیہ:۲۸'۲۹)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''پھر جس شخص کو اس کا (اعمال) نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (فرط مسرت سے) سے کہے گا لو یہ میرا (اعمال) نامہ پڑھو- مجھے یقین تھا کہ (ایک دن) میرا حساب (تحریری شکل میں) مجھے ملے گا- تو (اے رسول) یہ شخص خاطر خواہ عیش (وراحت) میں ہوگا- بلند وبالا باغوں میں (وہ رہے گا) جن باغوں کے درختوں

کے خوشے جھک رہے ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) جو عمل تم نے گذشتہ ایام میں آگے بھیج دیئے تھے ان کے بدلہ میں بغیر مشقت کھاؤ اور پیو"

(سورۃ الحاقہ: ۱۹ تا ۲۴)

حضرت عائشہؓ صدیقہ طاہرہ مطہرہ فرماتی ہیں:-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے حساب لیا جائے گا وہ (ضرور) ہلاک ہو گا- میں نے کہا: اے اللہ کے رسول، اللہ مجھے آپ پر سے قربان کرے کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ جس شخص کے سیدھے ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو (صرف) پیشی ہو گی- وہ پیش کئے جائیں گے (اور بس- پوچھ گچھ کچھ نہیں ہو گی) لیکن جس شخص سے حساب و کتاب میں کرید کی جائے گی وہ ہلاک ہو جائے گا"

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر- صحیح مسلم، کتاب الجنۃ)

جن لوگوں سے آسان حساب لیا جائے گا ان کے حساب میں کرید نہیں کی جائے گی- ان لوگوں کے برخلاف جن کو ان کا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ان کی بڑی خرابی ہے- بائیں ہاتھ میں دینا اور وہ بھی پیٹھ کے پیچھے سے یہ ان کے لئے مزید ذلت اور رسوائی ہو گی-

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"اور جس شخص کو اس کا (اعمال) نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش میرا (اعمال) نامہ مجھے نہ دیا جاتا اور نہ میں یہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے- اے کاش (مجھے) موت (آ گئی) ہوتی- (آج) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا، میری

قوت جاتی رہی''

(سورۃ الحاقہ: ۲۵ تا ۲۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت والے دن کسی بندے کے قدم نہیں ہٹیں گے (یعنی بارگاہ الٰہی سے جانے کی اجازت نہیں ہوگی) یہاں تک کہ اس سے (پانچ چیزوں کی بابت) نہ پوچھ لیا جائے- اس کی عمر کے متعلق کہ اس نے اسے کن کاموں میں ختم کیا؟ اسکے علم کے متعلق کہ اسے اس نے کن چیزوں میں خرچ کیا؟ اس کے مال کے بارے میں' اس نے اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اسکے جسم کے بارے میں کہ کن چیزوں میں اسے بوسیدہ کیا''

(سنن ترمذی' ابواب صفۃ القیامۃ سندہ حسن)

=======☆☆☆=======

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوض کوثر کا بیان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 7

حوض کوثر کا بیان

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:-

''ایک دن ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک غفلت سی طاری ہوگئی پھر مسکراتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا- ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، آپ کو کس چیز پر ہنسی آ رہی ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا مجھ پر ابھی ابھی قرآن کریم کی ایک سورت نازل ہوئی ہے پھر آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر **انا اعطینك الكوثر** کی پوری سورت پڑھی اور فرمایا تم لوگ جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں- ارشاد ہوا کہ کوثر ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اس میں بہت خیر ہے- بروز محشر میرے امتی اس حوض کا پانی پینے کے لئے آئیں گے- اس حوض پر اتنے گلاس ہوں گے جتنے آسمان کے تارے-- ایک شخص کو وہاں سے بھگا دیا جائے گا- میں کہوں گا کہ اے اللہ یہ میرا امتی ہے- اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کو نہیں معلوم اس نے آپ کے بعد کیسی کیسی بدعتیں نکالیں''

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''تمہارے آگے (میرا) حوض ہے یعنی تم حوض کوثر پر وارد ہو گے وہ جربا اور

اَذْ رُحَ کے مابین فاصلہ کے برابر (چوڑا) ہے"

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر کھو کھلے موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے- میں نے جبرائیل سے پوچھا؟ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے"

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کے برابر لمبا ہے- اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اس کی مہک مشک سے زیادہ خوشگوار ہے- اس پر رکھے ہوئے آبخوروں کی تعداد ستاروں جیسی ہے- جو شخص اس حوض کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا"

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (زمین کا جو ٹکڑا ہے) یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے) دن میرے حوض پر رکھا جائے گا"

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں:-

"میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، حوض کے برتن کتنے ہیں؟ آپ نے

فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اس حوض کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں خبردار اس رات کے تارے جو اندھیری بے بدلی کی رات ہو۔ جنت کے برتن (تعداد میں ان سے بھی زیادہ ہیں) جو اس میں سے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا (اس دن کے) آخر تک اس حوض میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہیں (پھر سن لو) جو اس میں سے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس کا طول اور عرض برابر ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے''

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''میں حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا، اہل ایمان کی خاطر دوسرے لوگوں کو پانی پینے کے مقام سے ہٹا رہا ہوں گا۔ میں اپنی چھڑی سے مارتے ہوئے پسینہ پسینہ ہو جاؤں گا''

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل)

=======☆☆☆=======

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پُل صراط کا بیان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 8

پُل صراط کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے پوچھا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

''اگر بادل نہ ہوں تو کیا سورج یا چاند دیکھنے میں تمہیں مشکل پیش آتی ہے؟''

ہم نے عرض کیا ''نہیں''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس طرح تمہیں چاند سورج دیکھنے میں کوئی مشکل نہیں ہوتی اسی طرح اس دن تمہیں اپنے رب کو دیکھنے میں کوئی مشکل نہ ہو گی'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منادی آواز لگائے گا کہ تمام لوگ اپنے اپنے معبود کے پاس پہنچ جائیں'' چنانچہ صلیب کی پوجا کرنے والے صلیب کے پاس پہنچ جائیں گے- بتوں کے پرستار بتوں کے پاس' اس طرح دیگر معبودان کے پیروکار اپنے اپنے معبودوں کے پاس پہنچ جائیں گے اور آخر میں صرف اللہ کو ماننے والے رہ جائیں گے خواہ نیک ہوں یا بد' ان کے علاوہ چند ایک بچے کھچے اہل کتاب بھی وہیں کھڑے رہیں گے- اس کے بعد جہنم کو ایک سراب کی شکل میں حاضر کیا جائے گا- یہودیوں سے پوچھا جائے گا تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہم

عزیر بن اللہ کی عبادت کرتے تھے- جواب ملے گا ''تم جھوٹ بول رہے ہو نہ اللہ کی بیوی ہے اور نہ بیٹا- اب تم کیا چاہتے ہو؟'' وہ پانی کا سوال کریں گے- جواب ملے گا: پانی پی لو (یعنی اس جہنم سے جو سراب کی شکل میں ہے) چنانچہ وہ اوپر تلے جہنم میں گرتے چلے جائیں گے-

اس کے بعد عیسائیوں سے پوچھا جائے گا- تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ''ہم المسیح بن اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے'' جواب ملے گا تم جھوٹ بول رہے ہو نہ اللہ کی بیوی ہے اور نہ بیٹا- اب تم چاہتے کیا ہو؟ وہ پانی کا سوال کریں گے- جواب ملے گا: پانی پی لو پھر وہ پے در پے جہنم میں گرتے چلے جائیں گے-

بالآخر وہ لوگ بچ جائیں گے جو صرف اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے- ان میں نیک اور بد سب لوگ شامل ہوں گے- ان سے سوال ہوگا: دوسرے لوگ تو جا چکے ہیں تم کیوں رُکے ہوئے ہو؟ وہ جواب دیں گے- جب ہمیں ان کی سخت ضرورت تھی اس وقت ہم نے ان کا ساتھ نہ دیا تو آج ہم ان کے ساتھ کیوں جائیں؟ پھر ہم نے یہ آواز بھی سنی ہے کہ ہر گروہ اپنے اپنے معبود کے پاس پہنچ جائے- لہذا ہم اپنے رب کے انتظار میں ہیں- اس وقت اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں تشریف لائیں گے جو ان لوگوں نے پہلے کبھی نہ دیکھی ہوگی-

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں ''تمہارا رب ہوں'' لوگ سوال کریں گے کیا آپ ہی ہمارے رب ہیں؟ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں تشریف لائیں گے جسے وہ لوگ پہچانتے ہوں گے- اس وقت صرف انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گفتگو کی اجازت ہوگی- اللہ تعالیٰ دریافت کریں گے! کیا تمہارے پاس کوئی ایسی نشانی

ہے جس سے تم اپنے رب کو پہچان سکو؟ وہ کہیں گے "ہاں پنڈلی کی نشانی ہے" تب اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی ظاہر فرما دیں گے، اس وقت تمام اہل ایمان سجدے میں گر جائیں گے- البتہ جو لوگ دکھلاوے یا شہرت کی نماز پڑھتے تھے وہ سجدہ میں نہ گر سکیں گے- وہ سجدہ کرنے کی انتہائی کوشش کریں گے لیکن ان کی کمر تختہ کی طرح سیدھی ہی رہے گی-

اس کے بعد پل کو لا کر جہنم کے اوپر عین درمیان میں رکھ دیا جائے گا- ہم نے پوچھا "یا رسول اللہ! وہ پل کیسا ہو گا"؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس پر پھسلن ہو گی، اس میں الٹی سیدھی لوہے کی سلاخیں لگی ہوئی ہوں گی، تیز نوک دار کانٹے ہوں گے یہ کانٹے سر سے مڑے ہوئے ہوں گے، جیسے نجد کے کانٹے ہیں، اسے سعدان کہتے ہیں- اہل ایمان پل پر مختلف انداز میں گزریں گے، کوئی آنکھ جھپکتے ہی کوئی بجلی کی طرح، کوئی ہوا کی طرح، کوئی تیز رفتار گھوڑے کی طرح، نتیجتاً بعض اہل ایمان، بعافیت وسلامتی گزر جائیں گے، کچھ کو خراشیں آئیں گی لیکن بچاؤ ہو جائے گا اور کچھ جہنم کی آگ میں گر جائیں گے- حتیٰ کہ آخری آدمی گھسٹتے گھسٹتے پہنچے گا-

آج تم میرے ساتھ اپنا حق مانگنے میں اس قدر جھگڑا نہیں کرتے جس قدر ایک مومن اپنے مومن بھائی کی خاطر اللہ تعالیٰ سے اصرار کرے گا- جب اہل ایمان کو یقین ہو جائے گا کہ ان کی درخواست اپنے مومن بھائیوں کے حق میں قبول ہونے کے قریب ہے تو بطور دلیل عرض کریں گے "اے ہمارے رب! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ مل کر نیک کام کرتے تھے- تب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:- "جاؤ جس کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان ہے اُسے جہنم سے نکال لاؤ" (گنہگار اہل ایمان کو پہچاننے کی صورت یہ ہو گی

کہ) اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے چہروں کو آگ سے محفوظ رکھے گا، بعض اہل ایمان آگ میں ٹخنوں تک ہوں گے اور بعض آدھی پنڈلی تک، چنانچہ سفارش کرنے والے حضرات جس جس گنہگار کو پہچان لیں گے اُسے ساتھ لے جائیں گے۔ نیک لوگ اہل ایمان کے حق میں سفارش کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا "جاؤ اور جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر ایمان ہے اُسے بھی نکال لاؤ" چنانچہ وہ جس جس گناہ گار کو پہچان لیں گے اسے نکال لائیں گے۔ اس کے بعد نیک لوگ مزید سفارش کریں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے اُسے بھی نکال لاؤ" چنانچہ سفارش کرنے والے جس جس کو پہچان لیں گے اسے نکال لائیں گے"

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جسے میری بات پر یقین نہ آئے وہ یہ آیت پڑھ کر دیکھ لے۔

ان الله لا يظلم مثقال ذرةٍ o وان تك حسنةً يّضا عفها o

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اگر کوئی ایک نیکی کرے تو اللہ اُسے دوگنا کر دیتا ہے"

اس موقع پر جب انبیاء کرام، فرشتے اور اہل ایمان سفارش کر چکیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "ابھی میری اپنی رحمت باقی ہے" چنانچہ اللہ تعالیٰ مٹھی بھر لوگوں کو آگ سے نکال دیں گے، جنت کے دروازے کے قریب سے گزرنے والی نہر "آب حیات" میں انہیں ڈال دیا جائے گا۔ پس وہ لوگ اس کے دونوں کناروں پر اس طرح اُگ آئیں گے جیسے سیلاب کی نمدار مٹی میں دانہ اُگ آتا ہے۔ اس طرح کا اُگا ہوا دانہ کسی پتھر یا درخت کے پاس دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کا جو حصہ دھوپ کی

جانب ہووہ سبز ہوتا ہے اور جو سائے کی جانب ہووہ سفید ہوتا ہے۔ وہ لوگ موتیوں کی طرح نکل آئیں گے، ان کی گردنوں میں مہریں لٹک رہی ہوں گی، اس کے بعد وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اہل جنت کہیں گے کہ "یہ رحمان کی مہربانی سے آزاد ہونے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر کسی نیکی اور بغیر کسی عمل کے جنت میں داخل کر دیا ہے"۔

پھر انہیں کہا جائے گا "تمہارے لئے وہ سب کچھ ہے جو تم نے دیکھ لیا ہے اتنا ہی اور بھی"

(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بالآخر جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائیں گے اور جہنم سے جس جس کلمہ گو کو نکالنا چاہیں گے تو فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اتنے لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤ، چنانچہ فرشتے اہل ایمان کو سجدوں کے نشانات کے ذریعے پہچانتے ہوئے نکال لائیں گے۔ ویسے تو وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدے والی جگہوں کو جلانا حرام کر دیا ہے۔ پھر ان پر وہ پانی ڈالا جائے گا جسے "آب حیات" کہا جاتا ہے۔ پانی پڑتے ہی وہ لوگ اس تیزی سے اُگ آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے بہاؤ والی جگہ پر اگتا ہے۔

آخر میں ایک آدمی بچ جائے گا، جو آگ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گا وہ دعا کرتے ہوئے عرض کرے گا: "اے رب! مجھے جہنم کی آگ نے تباہ کر دیا ہے، اس کے شعلوں نے جلا ڈالا ہے۔ بس میرے چہرے کو آگ سے بچا دیں وہ مسلسل دعا

کرتا رہے گا- اللہ تعالیٰ کہیں گے: ''اگر میں نے تیری یہ دعا منظور کر لی تو عین ممکن ہے تو کوئی اور درخواست کرنی شروع کر دے'' وہ کہے گا: ''آپ کی عزت و جلال کی قسم! اس کے بعد کچھ نہ مانگوں گا'' چنانچہ اسکے چہرے کو آگ سے دور کر دیا جائے گا- کچھ دیر بعد وہ پھر دعا کرنا شروع کر دے گا: ''اے میرے رب مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''کیا تو نے یقین نہیں دلایا تھا کہ آئندہ کوئی دُعا نہیں کروں گا؟ اے آدم زاد! افسوس ہے تجھ پر تو کس قدر وعدہ خلاف ثابت ہوا'' وہ پھر بھی مسلسل دعا کرتا رہے گا- اللہ تعالیٰ فرمائیں گے- ''مجھے یقین ہے کہ اگر میں نے تیری یہ دعا بھی مان لی تو تو کچھ اور مانگنا شروع کر دے گا- وہ عرض کرے گا ''اے اللہ! آپ کے مقام و مرتبے کی قسم! میں اس کے بعد قطعاً کوئی مطالبہ نہ کروں گا'' - چنانچہ وہ آدمی اللہ تعالیٰ کو ہر طرح سے یقین اور اطمینان دلائے گا کہ آئندہ کوئی مطالبہ نہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے دروازے کے قریب کر دیں گے- جب وہ جنت کی بے مثال اور مختلف قسم کی نعمتوں کو دیکھے گا تو ایک وقت تک خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا: ''اے میرے رب! مجھے جنت میں پہنچا دے'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے- ''کیا تو نے پختہ وعدہ نہ کیا تھا کہ تو مجھ سے کوئی مطالبہ نہ کرے گا؟ اے آدم زاد! افسوس ہے تجھ پر تو کس قدر وعدہ خلاف ثابت ہوا'' پھر وہ شخص عرض کرے گا: ''اے رب العالمین مجھے اپنی بدترین مخلوق کا حصہ نہ بنائیں'' وہ اپنی درخواست مسلسل دہراتا رہے گا- بالآخر اللہ تعالیٰ مسکرا دیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مسکراتے ہی اُسے جنت میں داخلے کی اجازت مل جائے گی- جب وہ داخل ہو جائے گا تو کہا جائے گا جو چاہے مانگ لو' تو وہ آدمی اپنی تمنا کا اظہار کرے گا- دوبارہ کہا

جائے گا اور کچھ مانگ لو- وہ پھر اپنی آرزو کا اظہار کرے گا- بالآخر اس کی تمام تمنائیں پوری ہو جائیں گی- تب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''جو کچھ مانگ چکے ہو اتنا تمہیں عطا کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور''

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ''جنت میں جانے والا یہ سب سے آخری آدمی ہوگا''

(صحیح بخاری' کتاب الصلوٰۃ)

=======☆☆☆=======

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اہل اعراف/ موت کو موت آ جائے گی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 9

اہل اعراف/موت کوموت آجائے گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جنت اور جہنم کے درمیان ایک اوٹ ہوگی جس کی بلندیوں (اعراف) پر کچھ لوگ ہوں گے- یہ ہر ایک کو اس کے قیافے سے پہچانیں گے اور جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ ''تم پر سلامتی ہو'' یہ لوگ جنت میں تو داخل نہیں ہوئے مگر اسکے امیدوار ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں جہنم والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے ''اے رب ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا'' پھر اہل اعراف جہنم کی چند بڑی شخصیات کو ان کی علامات سے پہچان کر کہیں گے کہ ''دیکھ لیا تم نے آج نہ تمہاری جتھے تمہارے کسی کام آئے اور نہ وہ ساز وسامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے اور کیا یہ اہل جنت وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان کو تو اللہ اپنی رحمت سے کچھ نہ دے گا؟'' (آج انہی سے کہا گیا کہ) داخل ہو جاؤ جنت میں، تمہارے لئے نہ خوف ہے اور نہ رنج''

(سورۃ الاعراف: ۴۶ تا ۵۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''اعراف کے مقام پر ایسے لوگ ہوں گے جن کی نیکیوں نے انہیں آگ سے بچالیا اور مگر ان کی برائیوں نے انہیں جنت سے محروم رکھا''- جب ان کی نگاہیں جہنم والوں کی طرف پھریں گی تو اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے- ''اے ہمارے

رب ہمیں اس ظالم قوم میں شامل نہ کرنا!'' وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ یکا یک اللہ تعالیٰ اوپر سے جھانک کر فرمائیں گے ''اب اٹھو اور جنت میں داخل ہو جاؤ' میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے''

(مستدرک حاکم- سندہ صحیح)

موت کو موت آ جائے گی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو موت کو (اس حالت میں) لایا جائے گا گویا کہ وہ ایک چتکبرا مینڈھا ہے- اسے جنت اور جہنم کے درمیان رکھ دیا جائے گا- پھر اُسے ذبح کیا جائے گا' پھر ایک منادی ندا کرے گا' اے اہل جنت اب موت نہیں آئے گی اور اے اہل جہنم اب موت نہیں آئے گی' ہر شخص ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں وہ (اب) ہے' یہ سن کر جنتیوں کی خوشی اور بڑھ جائے گی اور جہنمیوں کے غم میں اضافہ ہو جائے گا''

(صحیح بخاری کتاب التفسیر و مسلم) نوٹ: خط کشیدہ عبارت صرف صحیح مسلم میں ہے-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جنتیوں سے کہا جائے گا اے اہل جنت (تمہیں یہاں) ہمیشہ رہنا ہے (اب تمہیں) موت نہیں آئے گی اور جہنمیوں سے کہا جائے گا اے اہل جہنم (تمہیں یہاں) ہمیشہ رہنا ہے (اب تمہیں) موت نہیں آئے گی''

(صحیح مسلم' کتاب التفسیر' صحیح بخاری' کتاب الرقاق باب یدخل الجنۃ)

=======☆☆☆========

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جنت کا بیان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 10

جنت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''کیا جنت ایک ہے (نہیں) بلکہ جنتیں تو بہت ہیں''

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''دو جنتیں چاندی کی ہوں گی اور ان جنتوں کے برتن اور جو کچھ بھی ان میں ہوگا (سب) چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی، ان جنتوں کے برتن اور جو کچھ بھی ان میں ہوگا (سب) سونے کا ہوگا۔ جنت عدن میں لوگوں کے اور ان کے درمیان رب کے چہرہ پر صرف کبریائی کی چادر ہوگی''

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

جنت کی نہریں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''متقیوں کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کی طرف سے ان کی مہمانی ہوگی''

(سورۃ آل عمران:۱۹۸)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیحان، جیحان، فرات اور نیل

چاروں نہریں جنت کی نہروں میں سے ہیں''

(صحیح مسلم، کتاب صفتہ الجنتہ)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جس جنت کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جن میں کبھی بو نہیں آئے گی، دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزا کبھی نہیں بدلے گا، شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے باعث لذت ہیں اور صاف شفاف خالص شہد کی نہریں ہیں''

(سورۃ محمد: ۱۵)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:-

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ''کوثر کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ ایک نہر ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں عطا کی ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں ایسے پرندے (اڑتے ہیں) جن کی گردنیں اونٹوں کی سی ہیں''

حضرت عمرؓ نے عرض کیا ''وہ پرندے تو خوب مزے میں ہیں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ان پرندوں کو کھانے والے زیادہ مزے میں ہیں''

(ترمذی ابواب الجنتہ-سندہ حسن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے (چھوٹی) نہریں نکلیں گی (جو متقیوں کے محلات میں جائیں گی''

(ترمذی ابواب الجنتہ-سندہ صحیح)

جنت کے دروازے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے اس میں کوئی داخل نہیں ہوگا سوائے روزہ داروں کے''

(صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور (اے رسول) جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا- یہاں تک کہ جب وہ جنت کے قریب پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، جنت کا داروغہ ان سے کہے گا: تم پر سلام ہو، خوش آمدید، تم جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ''

(سورۃ الزمر: ۷۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس آئیں گے (اور ان سے کہیں گے) سلام'' علیکم (دنیا میں) جو تم صبر کرتے رہے یہ اسی کا بدلہ ہے (جو تمہیں مل رہا ہے)، (تو دیکھ لو) آخرت کا گھر (کتنا) اچھا ہے''

(سورۃ الرعد: ۲۳، ۲۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''میں قیامت کے دن جنت کے دروازے کو کھولنے کیلئے التجا کروں گا-

داروغہ پوچھے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا کہ میں محمد ہوں- تب وہ کہے گا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے جنت کا دروازہ کسی کے لئے نہ کھولوں''

(صحیح مسلم ، کتاب الایمان)

جنت کے درجات

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جولوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بلند عمارات ہیں جو منزل بہ منزل بنی ہوئی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے سے کبھی خلاف نہیں کرتا''

(سورۃ الزمر:۲۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال (کی مسافت) کا فرق ہے''

(ترمذی ابواب الجنۃ، سندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے- ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے تو اللہ تعالیٰ سے جب سوال کیا کرو تو فردوس کا سوال کیا کرو' فردوس جنت کے وسط میں ہے اور سب سے اونچا حصہ ہے اور اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور جنت کی

نہریں فردوس ہی سے پھوٹتی ہیں''

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد، ومسلم کتاب الجہاد)

جنت کے محل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو گی یہی بڑی کامیابی ہے''

(سورۃ التوبہ:۷۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہو گا ان کے چہرے چودھویں رات کی طرح (روشن) ہوں گے نہ انہیں تھوک آئے گی نہ ناک سے ریزش اور نہ ہی رفع حاجت کی ضرورت محسوس ہو گی، ان کے برتن سونے کے ہوں گے کنگھیاں چاندی کی ہوں گی، انگیٹھیوں سے لوبان کی خوشبو نکل رہی ہو گی، اہل جنت کے پسینے سے مشک کی خوشبو آئے گی، ہر جنتی کے پاس دو دو بیویاں ہوں گی ان کی پنڈلی کا گودا گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا جنتی لوگوں میں نہ باہم اختلاف ہو گا اور نہ بغض بلکہ یک جان ہوں گے۔ صبح وشام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے''

(صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"(شب معراج میں) مجھے جنت میں لے جایا گیا جس میں گنبد سفید موتیوں کے بنے ہوئے ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے"

(صحیح مسلم)

جنت کے پھل اور میوے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ٥

"متقیوں کے لئے جنت میں ہر قسم کے پھل ہوں گے"

(سورۃ محمد:۱۵)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ٥

"ان کے لئے ایسے میوے ہوں گے جو انہیں پسند ہوں گے"

(سورۃ الواقعہ:۲۰)

پھلوں کے نام

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ٥ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ٥

"جنتی بے خار بیریوں اور تہ بہ تہ کیلوں میں (زندگی گزاریں گے)"

(سورۃ الواقعہ:۲۸،۲۹)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''متقیوں کے لئے کامیابی ہے' باغات ہیں اور انگور ہیں- ہم عمر نوجوان لڑکیاں ہیں اور چھلکتے ہوئے جام ہیں''

(سورۃ نباء:۳۱ تا ۳۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''میرے سامنے جنت اور اس میں موجود ساری نعمتیں لائی گئیں پھل' پھول اور سرسبز شادابی' میں نے اس سے تمہارے لئے انگور کا ایک خوشہ لینا چاہا لیکن روک دیا گیا' اگر میں وہ خوشہ تمہارے لئے لے آتا تو زمین اور آسمان کی ساری مخلوق اسے ختم کرنے کے لئے کھاتی (لیکن ختم نہ کر پاتی)''

(مسند احمد-سندہ صحیح)

پاک بیویاں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کا عقد کردیں گے''

(سورۃ الدخان:۵۴- سورۃ الطّور:۲۰)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جنتوں میں ان کے لئے نیک اور حسین عورتیں ہوں گی''

(سورۃ الرحمٰن:۷۰)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''وہ حوریں ہوں گی جو خیموں میں مستور ہوں گی''

(سورۃ الرحمٰن:۷۲)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''ان باغات میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہوں گی جن کو جنتیوں سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ کسی جن نے''

(سورۃ الرحمٰن:۵۶)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جنت میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی (ایسا معلوم ہوگا) گویا کہ وہ پوشیدہ (آبدار) موتی ہیں''

(سورۃ الواقعہ:۳۴ تا ۳۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''ہر جنتی کی دو بیویاں ہوں گی' خوبصورتی کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں (کی ہڈیوں) کا گودا گوشت اور ہڈی کے اوپر سے نظر آئے گا''

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق و مسلم کتاب الجنۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جنت کا خیمہ کھوکھلے موتی کا ہوگا' آسمان کی طرف اسکا طول 60 میل ہو گا' اس کے ہر زاویہ میں اس کی بیوی ہوگی' ان بیویوں کو دوسرے نہیں دیکھ سکیں گے''

(صحیح بخاری' کتاب التفسیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"(جنتی) مردوں کی بیویاں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی"

(صحیح مسلم، کتاب الجنۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں (لمحہ بھر کے لئے) جھانک لے تو مشرق ومغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کردے اور فضا کو خوشبو سے بھر دے۔ جنتی عورت کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے"

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد)

ابدی راحتیں ہوں گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"(اے رسول) آپ ان سے پوچھیئے، کیا یہ جہنم کے عذاب بہتر ہیں یا ہمیشہ باقی رہنے والی جنت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے"

(الفرقان:۱۵)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے بھلائی و بہتری ہے بلکہ کچھ اور زیادہ (انہیں ملے گا) ان کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت، یہ جنتی لوگ ہوں گے اور جنت میں ہمیشہ رہیں گے"

(سورۃ یونس:۲۶)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جن نعمتوں کی انہیں خواہش ہوگی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے''

(سورۃ الانبیاء:۱۰۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ (ہمیشہ) عیش میں رہے گا' رنج اور غم سے اسے کبھی واسطہ نہیں پڑے گا اس کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور اس کی جوانی (کبھی) زائل نہیں ہوگی''

(صحیح مسلم' کتاب الجنۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''کھانے' پینے' جماع اور شہوت کے معاملہ میں ہر جنتی کو سو آدمیوں کے برابر صلاحیت اور طاقت مل جائے گی'' ایک یہودی نے کہا ''جو آدمی کھائے گا پئے گا اسے پیشاب پاخانے کی حاجت تو ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنتی کے جسم سے پسینہ نکلے گا اور اس کے ساتھ ہی اس کا پیٹ خالی ہو جائے گا'' (رواہ طبرانی' صحیح الجامع الصغیر' للالبانی' رقم الحدیث ۱۶۲۳)

جنت کے بالا خانے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے (جنت میں) بالا خانے ہوں گے ان بالا خانوں کے اوپر اور بالا خانہ بنے ہوں گے جن کے نیچے نہریں

بہہ رہی ہوں گی (یہ) اللہ کا وعدہ ہے، اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا"

(سورۃ الزمر: ۲۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"جنتی لوگ بالاخانوں (میں رہنے) والوں کو اپنے اوپر اس طرح دیکھیں گے جس طرح وہ اس ستارے کو جو آسمان کے کنارے پر مشرق یا مغرب میں باقی رہ جاتا ہے دیکھتے ہیں- کیونکہ ان میں بعض بعض سے افضل ہوگا، لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، یہ تو نبیوں کے مقامات ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی ایسے مقامات میں نہیں پہنچ سکے گا- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء بھی ہوں گے اور قسم اس رب کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی"

(صحیح مسلم، کتاب صفۃ الجنۃ)

جوانی کبھی زائل نہیں ہوگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ (ہمیشہ) عیش میں رہے گا، رنج وغم سے اسے کبھی واسطہ نہیں پڑے گا، اسکے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور اس کی جوانی (کبھی) زائل نہیں ہوگی"

(صحیح مسلم، کتاب الجنۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''ایک منادی ندا کرے گا (اے اہل جنت) بے شک (اب) تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہیں پڑو گے- تم زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، تم جوان رہو گے تمہیں کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا، تم عیش میں زندگی گزارو گے تمہیں حزن و ملال کبھی نہیں ہوگا' یہی مطلب ہے اللہ عز و جل کے اس فرمان کا ''ان سے پکار کر کہا جائے گا، تمہارے اعمال کے بدلہ میں تمہیں جنت کا وارث بنا دیا گیا'' ہے-

(صحیح مسلم، کتاب الجنۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو موت کو (اس حالت میں) لایا جائے گا گویا کہ وہ ایک چتکبرا مینڈھا ہے اسے جنت اور جہنم کے درمیان میں رکھ دیا جائے گا' پھر ایک منادی ندا کرے گا' اے اہل جنت اب موت نہیں آئے گی، اے اہل جہنم اب موت نہیں آئے گی، ہر شخص ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں وہ (اب) ہے- یہ سن کر جنتیوں کی خوشی اور بڑھ جائے گی اور جہنمیوں کے غم میں اور اضافہ ہو جائے گا''

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق و مسلم- خط کشیدہ عبارت صرف صحیح مسلم میں ہے)

ہر طرف سلام کی آوازیں ہوں گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اس دن اہل جنت (اپنے اپنے) شغل میں شاداں و فرحاں ہوں گے- وہ

اوران کی بیویاں (درختوں کے) سایوں میں تختوں پر تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ جنت میں ان کے لئے (ہمہ اقسام کے) پھل ہوں گے اور ہر وہ چیز ہوگی جس کی وہ تمنا کریں گے۔ مہربان رب کی طرف سے (ان کو) سلام کہا جائے گا۔

(سورۃ یٰسین: ۵۵ تا ۵۸)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''وہاں وہ نہ تو کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ کوئی گناہ کی بات وہاں تو بس سلام سلام کی آوازیں (آ رہی ہوں گی)''

(سورۃ واقعہ: ۲۵، ۲۶)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، وہ ایسے باغات میں داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ ان باغات میں رہیں گے، ان باغات میں ان کا آپس کا تحفہ ایک دوسرے کو سلام ہوگا''

(سورۃ ابراہیم: ۲۳، ۲۴)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''(اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کا رب ان کو ان کے ایمان کی وجہ سے منزل مقصود تک پہنچائے گا جہاں وہ نعمت کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (عیش سے زندگی گزاریں گے) (پھر) ان باغوں میں ان کی پکار یہ ہوگی **سبحنك اللهم** (اے اللہ تو پاک ہے)، (آپس میں) ان کا تحفہ سلام ہوگا اور ان کی آخری پکار یہ ہوگی۔ الحمد للہ رب العالمین (سب تعریف اللہ

رب العالمین کے لئے ہے)''

(سورۃ یونس: ۹، ۱۰)

جنت کے درخت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''(جنت کے باغ) گھنے سیاہی گھرے سرسبز ہیں''

(سورۃ الرحمٰن: ۶۴)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جنت کے باغوں (کے درختوں) کی ٹہنیاں لمبی اور ہری بھری ہوں گی''

(سورۃ الرحمٰن: ۴۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اگر سوار چلے تو سو برس تک چلتا رہے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو'' **وظل ممدود** '' (ترجمہ: اور لمبا سایہ) اور جنت میں کمان برابر جگہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے یا غروب ہوتا ہے''

(صحیح بخاری - کتاب بدء الخلق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو''

(ترمذی - ابواب صفۃ الجنۃ، سندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اسی کے خوشے سے تیار کئے جائیں گے''

(مسند احمد، سندہ صحیح - الصحیحہ للالبانی نمبر ۱۹۵۸)

جنت کے بازار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کے دن جنتی لوگ آیا کریں گے۔ شمال کی طرف سے ایک ہوا چلے گی جس کا گرد وغبار اہل جنت کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا تو اس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا جب وہ پلٹ کر اپنے گھر آئیں گے تو ان کی بیویوں کا حسن و جمال بھی پہلے سے زیادہ ہو گا، بیویاں اپنے مردوں سے کہیں گی واللہ! تمہارا حسن و جمال تو ہمارے بعد اور بڑھ گیا ہے۔ جنتی لوگ کہیں گے واللہ! ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بھی پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے''

(صحیح مسلم ، کتاب صفۃ الجنۃ)

اہل جنت کا قد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جو شخص جنت میں جائے گا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ لمبا ہو گا جو بعد میں قد گھٹتے گئے حتیٰ کہ موجودہ قد پر آ گئے''

(صحیح مسلم - کتاب صفۃ القیامۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے بدن پر بال نہیں ہوں گے نہ ہی داڑھی اور مونچھ ہوگی، آنکھیں سرمگیں ہوں گی اور عمر تیس یا تینتیس سال ہوگی''

(سنن ترمذی- ابواب الجنۃ سندہ حسن)

جنت کے چشمے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جنت میں رواں دواں بہتے چشمے ہوں گے''

(سورۃ غاشیہ:١٢)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''(جنت میں) دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور (آبشار کی طرح) گرتا ہوا پانی بھی ہوگا''

(سورۃ واقعہ:٣٠،٣١)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں کے درمیان امن کی جگہ میں ہوں گے''

(سورۃ دخان:٥١)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''ان دو باغوں میں دو چشمے ایسے ہوں گے جن میں پانی جوش سے ابل رہا

ہوگا"

(سورۃ الرحمٰن:٦٦)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"اہل جنت کے لئے معروف رزق ہے ہر طرح کی لذیذ چیزیں اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے- تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے اور شراب کے چشموں سے جام بھر بھر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے سفید شراب جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی- اس سے نہ سر چکرائیں گے اور نہ ہی عقل میں فتور آئے گا"

(سورۃ صٰفٰت :۴۱تا۴۶)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"اہل جنت کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی- یہ (شراب جنت کے) ایک چشمہ سے (برآمد) ہوگی جس کا نام "سلسبیل" ہے"-

(سورۃ دہر:۱۷،۱۸)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے جام پئیں گے جن میں آب کافور کی آمیزش ہوگی- یہ (کافور) ایک بہتا ہوا چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے بندے (خوب پانی) پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بسہولت اس کی شاخیں نکال لے جائیں گے"

(سورۃ دہر:۵،٦)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے تم ان کے چہروں پر سے نعمتوں کی رونق اور تروتازگی محسوس کرو گے ان کو نفیس تر، سر بمہر شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہیں وہ اس شراب کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشس کریں اس نفیس اور عمدہ شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی تسنیم ایک چشمہ ہے جس (کا خالص پانی) مقرب لوگ پئیں گے"

(سورۃ مطففین:۲۲ تا ۲۸)

ریشم واستبرق کے ملبوسات

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"ان کے لئے (آخرت میں) سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے، باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیہ لگا کر بیٹھے ہوں گے۔ بہت ہی اچھا اجر اور بہت ہی اچھی قیام گاہ"

(سورۃ کہف:۳۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں سندس واستبرق کے لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے"

(سورۃ دخان:۵۱ تا ۵۳)

کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ خوش وخرم رہے گا کبھی رنجیدہ نہیں ہو گا اسکے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے نہ ہی جوانی کبھی فنا ہوگی''

(صحیح مسلم، کتاب صفۃ الجنۃ)

جنتی عورت کے ڈوپٹہ کی قدرومنزلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے''

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد)

جنتی عورت ستر جوڑے پہنے گی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت کے دن سب سے پہلے جو گروہ جنت میں جائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے- دوسرے گروہ کے چہرے آسمان میں چمکتے خوب صورت ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے- دونوں گروہوں کے مردوں کو دو دو بیویاں عطا کی جائیں گی ہر عورت ستر جوڑے پہنے ہوگی جس میں سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آرہا ہوگا''

(صحیح مسلم، کتاب الجنۃ)

﴿اہل جنت کے زیور﴾

سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیئے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے"

(سورۃ الحج:۲۳)

زیور پہنانے کی حد

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے (جنت میں) مومن کو وہاں تک زیور پہنائے جائیں گے جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ)

جنتی زیور سورج کی روشنی کو ماند کر دے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن کے برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کے کناروں کے درمیان جو کچھ ہے اُسے چمکا دے۔ اگر ایک جنتی مرد

اپنے کنگن سمیت (دنیا میں) جھانکے تو سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کردے جس طرح سورج کی روشنی تاروں کی روشنی کو ختم کر دیتی ہے۔

(سنن ترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ۔سندہ صحیح)

دنیا کی ساری دولت سے قیمتی موتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"شہداء کی اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ہیں۔

(۱)۔ شہید ہوتے ہی اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جنت میں اسے اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے۔

(۲)۔ عذاب قبر سے اسے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

(۳)۔ (قیامت کے دن) بڑی گھبراہٹ سے اسے محفوظ رکھا جائے گا۔

(۴)۔ اس کے سر پر عزت کا ایسا تاج رکھا جائے گا جس میں لگا ہوا ایک یاقوت دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہوگا۔

(۵)۔ (جنت میں) اس کا نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی 72 حوروں سے کیا جائے گا۔

(۶)۔ وہ اپنے ستر اعزہ واقارب کی سفارش کر سکے گا۔

(جامع الترمذی۔سندہ صحیح)

اہل جنت کا دستر خوان

من پسند کھانا اور بکثرت پھل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اہل جنت کے آگے سونے کے تھال اور جام پھرائے جائیں گے ہر من پسند اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز ان کے لئے وہاں موجود ہوگی ان سے کہا جائے گا تم اب یہاں ہمیشہ رہو گے تم اس جنت کے وارث ان اعمال کی بنا پر ہوئے جو تم دنیا میں کرتے رہے-تمہارے لئے یہاں بکثرت پھل موجود ہیں جنہیں تم کھاؤ گے''

(سورۃ زخرف :۷۱تا۷۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور جنت میں جنتیوں کے لئے صبح وشام رزق تیار ہوگا''

(سورۃ مریم :۶۲)

مومن کا دستر خوان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اہل جنت کی خدمت کے لئے سدا رہنے والے لڑکے صاف ستھری شراب سے لبریز ساغر و مینا لئے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا اور وہ ان کے سامنے طرح طرح کے لذیذ پھل پیش کریں گے جسے چاہیں چن لیں اور پرندوں کے گوشت پیش کریں گے کہ جس

پرندے کا گوشت چاہیں استعمال کریں"

(سورۃ واقعہ: ۱۷تا۲۱)

اہل جنت کی روٹی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"قیامت کے دن یہ زمین ایک روٹی کی شکل میں ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاتھ میں اس طرح الٹ پلٹ کرے گا جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی کو (ہاتھوں میں) الٹ پلٹ کرتا ہے اور وہ روٹی اہل جنت کی میزبانی ہوگی"

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

اہل جنت کی سب سے پہلے مہمانی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا تھا اتنے میں ایک یہودی عالم آیا اور پوچھنے لگا "جس دن زمین و آسمان ادل بدل کئے جائیں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پل صراط کے قریب اندھیرے میں کھڑے ہوں گے" پھر یہودی عالم نے پوچھا "پل صراط کو سب سے پہلے کون پار کرے گا" - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تنگدست مہاجرین" - یہودی عالم نے پوچھا "جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے سب سے پہلے کونسا تحفہ ان کی خدمت میں پیش کیا جائے گا" - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مچھلی کے جگر کا گوشت" یہودی نے پوچھا "ان کا کھانا کیا ہوگا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جنتیوں کے لئے جنت

میں چرنے والا بیل ذبح کیا جائے گا (جس کا گوشت انہیں کھلایا جائے گا)''۔
یہودی نے پوچھا ''کھانے کے بعد پینے کے لئے جنتیوں کو کیا دیا جائے گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''سلسبیل چشمہ کا پانی'' یہودی عالم نے کہا ''آپ نے سچ فرمایا''

(صحیح مسلم۔کتاب الحیض)

رحمت اور رضا کے مستحق

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور رضا اور ایسی جنت کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی''

(سورۃ توبہ:۲۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ عطا فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان سدابہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی' یہ بہت بڑی کامیابی ہے''

(سورۃ توبہ:۷۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''اللہ تعالیٰ اہل جنت سے ارشاد فرمائے گا اے اہل جنت! وہ عرض

کریں گے اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں سعادت اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔
اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم راضی کیوں نہ ہوں گے تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرما دیا ہے جو اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو عطا نہیں کیا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میں تمہیں اس سے بہتر چیز عطا نہ کروں؟ جنتی عرض کریں گے یا اللہ! اس سے زیادہ بہتر کون سی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''میں تمہیں اپنی رضامندی سے نواز رہا ہوں آج کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا''

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''

(سورۃ قیامہ: ۲۲، ۲۳)

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا ''عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح چاند کو (بلا زحمت اور بلا تکلیف) دیکھتے ہو''

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ / صحیح مسلم، کتاب المساجد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تمہیں کوئی اور چیز چاہیے؟ وہ عرض کریں گے یا اللہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیئے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دلائی- پھر اچانک اہل جنت اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ اٹھ جائے گا اور جنتیوں کو اپنے رب کی طرف دیکھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب لگے گا جو انہیں جنت میں دی گئی''

(صحیح بخاری، کتاب الایمان)

حضرت ابو ہریرہؓ ۔ سے روایت ہے کہ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا ''نہیں یا رسول اللہ!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب بادل نہ ہوں تو کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش آتی ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا ''نہیں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''پھر اسی طرح (بغیر کسی دقت اور مشقت کے) تم (قیامت کے دن) اپنے رب کا دیدار کرو گے''

(صحیح مسلم-کتاب الایمان)

جنت کے اوصاف

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:-

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں حاضر تھا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ بے انتہا تعریف فرمائی آخر میں فرمایا جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں اور نہ کسی کان نے ان کی تعریف سنی ہے نہ ہی ان کا تصور کسی آدمی کے دل میں پیدا ہوا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی'' (یہ جنت ان لوگوں کے لئے ہے) جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اپنے رب کو (عذاب کے) ڈر سے اور (ثواب کی) امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں کوئی نہیں جانتا ان نعمتوں کو جو ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہیں او ران سے چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ نعمتیں ان اعمال کا بدلہ ہیں جو وہ (دنیا کی زندگی میں) کرتے رہے ہیں''

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں چھڑی کے برابر جگہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے''

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت کے دن ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کا جہنم میں جانا طے ہو چکا

ہوگا دنیا میں اس نے بڑی عیش وعشرت کی ہوگی اسے جہنم میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا ''اے ابن آدم! کیا دنیا میں تم نے کوئی عیش وعشرت دیکھی، کبھی دنیا میں تمہارا ناز ونعم سے واسطہ پڑا؟'' وہ کہے گا ''اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں''، پھر ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو جنتی ہوگا لیکن دنیا میں بڑی تکلیف کی زندگی بسر کی ہوگی اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا ''اے ابن آدم! کبھی دنیا میں تو نے کوئی تکلیف دیکھی یا رنج وغم سے کبھی تمہارا واسطہ پڑا؟ وہ کہے گا ''اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں۔ مجھے تو نہ کبھی رنج وغم سے واسطہ پڑا نہ کبھی کوئی دکھ یا تکلیف دیکھی''

(صحیح مسلم۔ کتاب صفۃ النار)

جنتیوں کے اوصاف

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''(جنت میں داخل ہونے کے بعد) جنتی کہیں گے شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں (جنت کی) زمین کا وارث بنایا اب ہم جنت میں جہاں چاہیں ٹھکانہ بنا سکتے ہیں پس عمل کرنے والوں کے لئے بہترین اجر ہے''

(سورۃ زمر: ۷۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ خوش وخرم رہے گا کبھی رنجیدہ نہیں ہوگا اسکے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے نہ ہی جوانی فنا ہوگی''

(صحیح مسلم۔ کتاب صفۃ الجنۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"جنتی کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک سنکیں گے" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا" تو پھر کھانا کہاں جائے گا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" ڈکار آئے گی اور پسینہ آئے گا اور اس سے مُشک کی خوشبو آ رہی ہو گی (جس سے کھانا ہضم ہو جائے گا) جنتی تسبیح اور تحمید اسی طرح کریں گے جس طرح سانس لیتے ہیں"

(صحیح مسلم، کتاب صفۃ الجنۃ)

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"جو شخص جنت میں جائے گا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ لمبا ہو گا جو بعد میں گھٹتے گئے حتیٰ کہ موجودہ قد پر آ گئے"

(صحیح مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ)

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے بدن پر بال نہیں ہوں گے نہ ہی (چہرے پر) داڑھی اور مونچھ ہو گی آنکھیں سرمگیں ہوں گی اور عمر تیں یا تینتیس سال ہو گی"

(سنن ترمذی، ابواب الجنۃ، سندہ حسن)

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"مومن اگر (جنت میں) اولاد کی خواہش کرے گا تو بچہ کا حمل اور وضع حمل گھڑی بھر میں ہو جائے گا"

(ابن ماجہ-سندہ صحیح)

=====☆☆☆=====

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جہنم کا بیان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے دوزخ سے بچانے کی دعا کرتے رہا کیجئے۔

اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے ان الفاظ میں بار بار دعا کیا کیجئے:

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ
عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًاo

"اے ہمارے رب ہم سے عذاب جہنم کو پھیر دے بے شک جہنم کا

عذاب نہایت ہلاکت خیز ہے"

باب 11

جہنم کا بیان

جہنم کی وسعت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:-

''ایک دفعہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک دھماکے کی آواز سنی- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا'' جانتے ہو یہ آواز کیسی ہے؟'' راوی کہتے ہیں، ہم نے عرض کیا'' اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں''- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' یہ ایک پتھر تھا جو آج سے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور وہ آگ میں گرتا چلا جا رہا تھا اور اب وہ جہنم کی تہ تک پہنچا ہے''

(صحیح مسلم، کتاب صفۃ النار)

جہنم کو کتنے فرشتے کھینچیں گے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن جہنم (میدان حشر میں) لائی جائے گی تو اسکی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے''

(صحیح مسلم، کتاب صفۃ النار)

جہنم کا پیٹ نہیں بھرے گا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''قیامت کے دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ہے؟ وہ کہے گی کیا اور کچھ ہے؟''

(سورۃ ق-۳۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جہنم مسلسل کہتی رہے گی'' کچھ اور ہے کچھ اور ہے؟'' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم مبارک جہنم میں رکھ دیں گے تب جہنم کہے گی ''تیری عزت کی قسم! بس بس! اور جہنم سمٹ جائے گی''

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

جہنم کی سختی کیسی ہوگی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے ''اے اللہ! میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری اطاعت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا آگ کی جماعت الگ کرو''- حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے آگ کی جماعت کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''ہزار میں سے نوسو ننانوے''- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہی وہ وقت ہوگا جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا، حاملہ کے حمل گر جائیں گے اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا

حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ہی اتنا سخت ہوگا"

(صحیح مسلم، کتاب الایمان)

جہنم کے دروازے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"(شیطان کی پیروی کرنے والے) تمام انسانوں کے لئے جہنم کی وعید ہے۔ جس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لئے جہنمیوں میں سے ایک حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے"

(سورۃ حجر: ۴۳، ۴۴)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"اور جن لوگوں نے ہماری آیات ماننے سے انکار کیا وہ بد بخت لوگ ہیں (قیامت کے دن) ان پر آگ بند کر دی جائے گی (یعنی اس کی گرم بھاپ بھی باہر نہیں نکلے گی۔ آگ پوری شدت سے اندر رہے گی)"

(سورۃ بلد: ۱۹، ۲۰)

آگ جو دلوں تک پہنچ جائے گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"اور تم کیا جانو کہ چکنا چور کر دینے والی جگہ کیا ہے؟ اللہ کی آگ خوب بھڑکائی ہوئی ہے جو دلوں تک پہنچے گی وہ ان پر دروازے بند کی ہوئی ہے (اس حالت میں کہ وہ) اونچے اونچے ستونوں میں (گھرے ہوئے ہوں گے)۔

(سورۃ ہمزہ: ۵ تا ۹)

جہنم کا پہلا درجہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جس نے سرکشی اختیار کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی اس کا ٹھکانہ بھڑکتی ہوئی آگ کا گڑھا (جحیم) ہوگا''

(سورۃ نازعات: ۳۷ تا ۳۹)

جہنم کا دوسرا درجہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''ہرگز نہیں وہ شخص چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا اور تم کیا جانو وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ (حطمۃ) کیسی ہے؟ اللہ کی آگ ہے خوب بھڑکتی ہوئی''

(سورۃ ہمزہ: ۴ تا ۶)

جہنم کا تیسرا درجہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور جن کے پلڑے (میزان) ہلکے ہوں گے ان کی جگہ گہری کھائی (ہاویہ) ہوگی اور تمہیں کیا معلوم وہ گہری کھائی کیا ہے؟ بھڑکتی ہوئی آگ ہے''

(سورۃ قارعہ: ۸ تا ۱۱)

جہنم کا چوتھا درجہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"عنقریب میں اسے سخت جھلسا دینے والی جگہ میں جھونک دوں گا تم کیا جانو وہ سخت جھلسا دینے والی جگہ کیا ہے؟ (وہ ایک آگ ہے جو) نہ (کھال) باقی رکھے گی اور نہ (بغیر جلائے) چھوڑے گی۔ (وہ آگ انسان کی) کھالوں کو جھلس ڈالے گی"

(سورۃ مدثر: ۲۶ تا ۲۹)

جہنم کا پانچواں درجہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ (لظٰی) کی لپٹ ہے جو سر اور منہ کی کھال ادھیڑ دے گی پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے حق سے منہ موڑا مال جمع کیا اور خرچ نہ کیا"

(سورۃ معارج: ۱۵ تا ۱۸)

جہنم کا چھٹا درجہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"(روز قیامت) کافر کہیں گے کاش ہم (دنیا میں) غور سے سنتے یا سمجھتے تو آج اس دہکتی ہوئی آگ (سعیر) کے سزاواروں میں شامل نہیں ہوتے۔ اس طرح وہ اپنے قصوروں کا خود اعتراف کریں گے۔ ان جہنمیوں پر لعنت ہے"

(سورۃ ملک: ۱۰، ۱۱)

آگ کے شعلے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

’’(اس دن جھٹلانے والوں سے کہا جائے گا) اس جہنم کی طرف چلو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے- (یعنی) تین شاخوں والے سایہ کی طرف چلو- (جو درحقیقت) نہ تو سایہ ہوگا اور نہ شعلہ سے بچانے میں کارآمد ہوگا- اس سے (اتنی بڑی بڑی) چنگاریاں اڑیں گی جیسے محل- گویا کہ وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں‘‘

(سورۃ مرسلات:۲۹ تا ۳۳)

آگ چہروں کو کھا جائے گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

’’آگ ان کے چہروں کو کھا جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے‘‘

(سورۃ مومنون:۱۰۴)

انسانی کھالیں جھلس جائیں گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

’’تم کیا جانو وہ جہنم کیا ہے وہ (ایک آگ ہے جو) نہ کھال باقی رکھے گی اور نہ (بغیر جلائے) چھوڑے گی- (وہ آگ انسان کی) کھالوں کو جھلس ڈالے گی‘‘

(سورۃ مدثر:۲۷ تا ۲۹)

جہنم کی آگ مسلسل دہکائی جارہی ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

”جب کبھی جہنم کی آگ دھیمی ہونے لگے گی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے“

(سورۃ بنی سرائیل: ۹۷)

جہنم کا داروغہ مالک ہے

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

”میں نے آج رات خواب دیکھا ہے جس میں دو شخص میرے پاس آئے اور دونوں نے کہا کہ یہ جو آگ بھڑکا رہا ہے جہنم کا داروغہ مالک ہے اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں“

(صحیح بخاری وصحیح مسلم۔ کتاب الایمان)

جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر (69) درجہ زیادہ گرم ہے

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

”تمہاری یہ (دنیا کی) آگ جسے ابن آدم جلاتا ہے جہنم کی آگ کا سترہواں حصہ ہے“ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ”واللہ یا رسول اللہ! (انسانوں کو جلانے کے لئے یہی دنیا کی آگ کافی تھی“

آپ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لیکن وہ تو دنیا کی آگ سے انہتر (69) درجہ زیادہ گرم ہے اور اس کا ہر حصہ اس دنیا کی آگ کے برابر گرم ہے“

(صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق = صحیح مسلم، کتاب الجنۃ)

جہنم چیخے گی چلائے گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جب جہنم کافروں کو دور سے دیکھے گی تو کافر جہنم کا غصہ سے چیخنا چلانا سن لیں گے''

(سورۃ فرقان:۱۲)

جہنم جوش کھا رہی ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جب کافر جہنم میں پھینکے جائیں گے تو وہ جہنم کے دھاڑنے کی ہولناک آوازیں سنیں گے جہنم جوش کھا رہی ہوگی ایسا معلوم ہوگا کہ غصہ کے مارے ابھی پھٹ جائے گی''

(سورۃ ملک: ۷ تا ۸)

جہنمی جہنم میں صدیوں تک پڑے رہیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''بے شک جہنم گھات کی جگہ ہے سرکشوں کا ٹھکانہ وہی ہے اس میں وہ سالہا سال تک پڑے رہیں گے''

(سورۃ نباء:۲۱ تا ۲۳)

جہنم کا ایندھن کیا ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے جو حکم انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں''

(سورۃ تحریم:۶)

چہروں پر ذلت اور تاریکی چھارہی ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جن لوگوں نے گناہ کئے ہیں انہیں گناہ کے مطابق ہی بدلہ دیا جائے گا ذلت ان پر مسلط ہوگی انہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا- ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہوگی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوئے ہوں یہ لوگ آگ والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے''

(سورۃ یونس:۲۷)

ایک کھال کے بدلہ میں دوسری کھال پیدا ہو جائے گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے

انہیں، ہم یقیناً آگ میں جھونکیں گے جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ عذاب کا خوب مزہ چکھیں۔ اللہ غالب بھی ہے اور حکمت والا بھی ہے"

(سورۃ نساء:۵۶)

جہنم کے کھانے

کھانے کی پہلی قسم "زقوم" (تھوہر) ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"(جہنم میں) زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہوگا (دیکھنے میں) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا' پیٹ میں اس طرح جوش مارے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہے"

(سورۃ دخان:۴۳ تا ۴۶)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے فتنہ بنایا ہے زقوم وہ درخت ہے جو جہنم کی تہ میں اگتا ہے اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیاطین کے سر' جہنمی یہی کھائیں گے اور اسی سے اپنا پیٹ بھریں گے اور کھانے کے بعد پینے کے لئے انہیں کھولتا ہوا پانی ملے گا اور اس کے بعد ان کی واپسی اسی آتش جہنم کی طرف ہوگی"

(سورۃ صافات:۶۲ تا ۶۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''اگر تھوہر کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو ساری دنیا کے جانداروں کے اسباب زندگی (یعنی خورد ونوش کی چیزیں) تباہ کردے پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی خوراک ہی تھوہر ہو؟''

(مسند احمد والترمذی سندہ صحیح)

کھانے کی دوسری قسم ''ضریع'' (کانٹے دار گھاس) ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''آج یہاں ان (گناہ گاروں) کا کوئی غم خوار ہے اور نہ (ان کے لئے یہاں) کوئی کھانا ہے سوائے (زخموں کے) دھون کے جسے (ان) گناہ گاروں کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں کھائے گا''

(سورۃ حاقہ: ۳۵ تا ۳۷)

کھانے کی چوتھی قسم ''ذا غصہ'' (حلق میں پھنسنے والا کھانا ہے)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

ہمارے پاس (اہل جہنم کے لئے) بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے' حلق میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے''

(سورۃ مزمل: ۱۲' ۱۳)

جہنمیوں کے مشروب

ایک مشروب ''ماء'' حمیم'' (کھولتا ہوا پانی) ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جہنمی یہی (تھوہر کا درخت کھائیں گے اور اس سے اپنا پیٹ بھریں گے کھانے کے بعد پینے کے لئے انہیں کھولتا ہوا پانی ملے گا اور اس کے بعد ان کی واپسی اسی نار جہنم کی طرف ہو گی (جہاں سے پانی پلانے کے لئے لائے گئے تھے)

(سورۃ صافات:۶۶' ۶۷)

ایک مشروب ''ماء'' صدید'' (زخموں سے بہنے والی پیپ اور لہو) ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''(دنیا کے بعد) آخرت میں (کافر کے لئے) جہنم ہے جہاں اسے پیپ اور خون کی آمیزش والا پانی پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا پھر بھی آسانی سے اُسے حلق سے نیچے نہ اُتار سکے گا - کافر کو ہر طرف سے موت آتی دکھائی دے گی لیکن مرنے نہ پائے گا اور اس کے بعد بھی سخت عذاب اس کی جان پر لاگو رہے گا''

(سورۃ ابراہیم: ۱۶' ۱۷)

ایک مشروب ''مآء'' کالمھل ''(تیل کی تلچھٹ) ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جہنمی پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے تواضع کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے جیسا ہو گا جو چہرے کو بھون ڈالے گا' بدترین پینے کی چیز اور بہت ہی بُری آرام گاہ ہے''

(سورۃ کہف:۲۹)

ایک مشروب ''غساق'' (سیاہ بدبودار، پیپ) ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور سرکشوں کے لئے بہت ہی برا ٹھکانہ ہے یعنی جہنم، جس میں وہ جھلسائے جائیں گے- بہت ہی بری قیام گاہ، یہ ہے سرکشوں کا انجام- پس اب یہ لوگ مزا چکھیں بدبودار کھولتے ہوئے پانی کا اور بدبودار پیپ کا اور اسی قسم کے بعض دوسرے مشروبات کا''

(سورۃ ص: ۵۶تا۵۸)

ایک مشروب ''طینۃ الخبال'' (جہنمیوں کا پسینہ) ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو نشہ آور مشروب پیئے گا اسے (جہنم میں) طینۃ الخبال پلایا جائے گا- صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جہنمیوں کا پسینہ''

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ)

سخت پیاس کا عذاب ہوگا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''مجرموں کو ہم سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف لے جائیں گے''

(سورۃ مریم: ۸۶)

جہنم اور گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''یہ وہی جہنم ہے جسے مجرم لوگ جھٹلایا کرتے تھے اسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے''

(سورۃ رحمٰن: ۴۳، ۴۴)

گرم پانی اور پیپ کی ضیافت ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جہنمی، جہنم کے اندر کسی ٹھنڈی اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ تک نہ چکھیں گے سوائے گرم پانی اور پیپ کے- یہ بھرپور بدلہ ہے'' (ان کے اعمال کا)

(سورہ نباء: ۲۴ تا ۲۶)

تھوڑا سا پانی بھی نہیں ملے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جہنمی جنتیوں کو پکاریں گے کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں کچھ پھینک دو- وہ جواب دیں گے اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں کیلئے حرام کردی ہیں''

(سورہ اعراف: ۵۰)

پیاسے اونٹ کی طرح گرم پانی پیئیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''پھر اے جھٹلانے والے گمراہ لوگو تم تھوہر کے درخت میں سے کھاؤ گے پھر اسی سے (اپنے) پیٹ بھرو گے پھر اس پر گرم پانی پیو گے اور اس طرح پیو گے جس طرح پیاس کے مریض (اونٹ پانی) پیتے ہیں جزا کے دن کی مہمانی یہ ہوگی''

(سورۃ واقعہ:۵۱تا۵۶)

جہنمیوں کے لباس

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے ان میں سے جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں۔ ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے''

(سورۃ حج:۱۹،۲۰)

تارکول کا لباس اور ہتھکڑیاں ہوں گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''اس دن تم دیکھو گے کہ مجرموں کے ہاتھ اور پاؤں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے

چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے“

(سورۃ ابراہیم: ۴۹، ۵۰)

آگ کی لگام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”جس شخص سے دین کا مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے چھپایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی“

(ترمذی، ابواب العلم-سندہ صحیح)

گندھک کا پائجامہ اور کھجلی کا کرتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے قبل توبہ نہیں کرے گی تو اسے جہنم کے دن کھڑا کر کے گندھک کا پائجامہ اور کھجلی (خارش) کا کرتا پہنایا جائے گا“

(صحیح، مسلم، کتاب الجنائز)

آگ کی جوتیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس آدمی کو ہوگا جسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا“

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

اوڑھنا بچھونا آگ کا ہوگا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''کافروں کے لئے جہنم کی آگ کا بچھونا ہوگا اور جہنم (کی آگ) کا ہی اوڑھنا ہوگا یہ ہے وہ بدلہ جو ہم ظالموں کو دیا کرتے ہیں''

(سورۃ اعراف:۴۱)

اوپر اور نیچے آگ کی چھتریاں ہوں گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''ان کے اوپر آگ کے لحاف ہوں گے اور ان کے نیچے آگ کے بچھونے ہوں گے- یہ ہے وہ انجام جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس اے میرے بندو! میرے غضب سے بچو''

(سورۃ زمر:۱۶)

آگ انہیں ڈھانک لے گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''ہم نے ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی''

(سورۃ کہف:۲۹)

تنگ وتاریک کوٹھڑیاں ہوں گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جب مجرم لوگ جہنم کی تنگ وتاریک کوٹھڑی میں مشکیں کس کر پھینکے جائیں گے تو اپنے لئے موت کو پکاریں گے- (اس وقت ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہیں بہت سی موتوں کو پکارو''

(سورۃ فرقان:۱۳، ۱۴)

بہت ہی بُری آرام گاہ ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جہنمی پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے جیسا ہوگا جو چہرے کو بھون ڈالے گا بدترین پینے کی چیز اور بہت ہی بُری آرام گاہ ہے''

(سورۃ کہف:۲۹)

سیاہ دھواں اور گرم ہوا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور بائیں بازو والے اور بائیں بازو والوں کی بدنصیبی کا کیا پوچھنا وہ (جہنم) کی لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ باعزت''

(سورۃ واقعہ:۴۱تا۴۴)

جہنم میں ذلالت ورسوائی ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جس دن کافر جہنم کے سامنے لا کھڑے کئے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا تم اپنے حصہ کی نعمتیں دنیا کی زندگی میں ختم کر چکے اور ان سے فائدہ اٹھالیا پس آج تمہیں تمہاری نافرمانیوں اور ناحق تکبر کرنے کے جرم میں رسوا کن عذاب دیا جائے گا''

(سورۃ احقاف:۲۰)

ناکوں کو داغ دیا جائے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''ہم عنقریب اس کی سونڈ (ناک) پر داغ لگائیں گے''

(سورۃ قلم:۱۶)

چہرے آگ پر تپائے جائیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جس دن ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی انہوں نے ہمیں راہ راست سے بے راہ کر دیا ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر''

(سورۃ احزاب:۶۶ تا ۶۸)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اس دن تم مجرموں کو دیکھو گے ان کے ہاتھ پاؤں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے اور تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے''

(سورۃ ابراہیم:۴۹، ۵۰)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''کاش کافر لوگ اس وقت کا یقین کر لیتے جب وہ اپنے چہرے آگ سے نہ بچا سکیں گے نہ ہی اپنی پیٹھیں آگ سے بچا سکیں گے اور نہ ہی وہ (کہیں سے) مدد کیے جائیں گے''

(سورۃ انبیاء:۳۹)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''بھلا وہ شخص جو قیامت کے دن بدترین عذاب اپنے چہرے پر جھیلے گا ایسے ظالموں سے کہا جائے گا اب اس کمائی کا مزا چکھو جو (دنیا میں) تم کرتے رہے''

(سورۃ زمر:۲۴)

جہنمی گدھے کی طرح آوازیں نکالیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جہنمی وہاں اس طرح گدھے کی سی آواز نکالیں گے کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دے گی''

(سورۃ انبیاء:۱۰۰)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے ان کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے- کیا جہنم میں متکبروں کے لئے کافی جگہ نہیں ہے؟''

(سورۃ زمر: ۶۰)

کافروں کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اس دن (کافر) منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اس دن ان سے کہا جائے گا جہنم کی آگ کا مزا چکھو''

(سورۃ قمر: ۴۸)

منہ کے بل اٹھنے والوں کا حال

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''(گمراہ لوگوں کو) ہم قیامت کے دن اندھے، گونگے اور بہرے کر کے منہ کے بل اٹھائیں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی اس کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے''

(سورۃ بنی اسرائیل: ۹۷)

پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹے جانے والے لوگ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''مجرم وہاں اپنے چہرے سے پہچان لئے جائیں گے اور انہیں پیشانی کے

بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا''

(سورۃ رحمٰن: ۴۱)

کاش! میں نے آخرت کی زندگی کی تیاری کی ہوتی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور جس دن جہنم سامنے لائی جائے گی' اس دن انسان کو سمجھ آئے گی لیکن اس وقت سمجھنے کا کیا فائدہ! کافر کہے گا کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا پھر اس دن اللہ تعالیٰ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں اور اللہ تعالیٰ جیسا باندھے گا ویسے باندھنے والا کوئی نہیں''

(سورۃ فجر: ۲۳ تا ۲۶)

جہنمی کہیں گے کاش ہمیں موت آجائے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''(جہنمی' داروغہ جنم کو) پکاریں گے اے مالک (داروغہ جہنم کا نام) اب تو تیرا رب ہمارا کام تمام ہی کر دے تو اچھا ہے وہ جواب دے گا- تم یوں ہی (جہنم میں) پڑے رہو گے ہم (یعنی اللہ کے فرستادہ) تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے مگر تم میں سے اکثر کو حق ہی ناگوار تھا''

(سورۃ زخرف: ۷۷' ۷۸)

کاش میں مٹی ہوتا!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

’’ہم نے لوگوں کو اس عذاب سے ڈرا دیا ہے جو قریب آ گیا ہے جس دن آدمی وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اس دن کافر پکار اٹھے گا ’’کاش میں مٹی ہوتا‘‘

(سورۃ انبیاء:۴۰)

صرف ایک دن کے عذاب میں تخفیف ہو جائے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

’’جہنم میں پڑے ہوئے لوگ جہنم کے کارندوں سے عرض کریں گے ’’اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہمارے عذاب میں صرف ایک دن کی تخفیف کر دے ’’وہ پوچھیں گے‘‘ کیا تمہارے پاس رسول واضح احکام لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے ’’ہاں‘‘ جہنم کے کارندے جواب دیں گے پھر تم خود ہی دعا کرو اور (یاد رکھو) کافر کی دعا تو ضائع ہی جانے والی ہے‘‘

(سورۃ مومن:۴۹، ۵۰)

روشنی کی فقط ایک کرن ہی دے دو

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

’’روز قیامت منافق مرد اور عورتیں مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف

دیکھو تا کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھا سکیں' ان سے کہا جائے گا واپس (یعنی دنیا میں) لوٹ جاؤ اور وہاں سے (اپنے لئے) روشنی ڈھونڈ کر لاؤ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہو گا اس دروازے کے اندر رحمت (یعنی جنت) ہو گی اور باہر عذاب (یعنی جہنم) منافق (دوبارہ) مومنوں سے پکار کر کہیں گے کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں' مگر تم نے اپنے آپ کو (نفاق کے) فتنہ میں ڈالا' موقع پرستی کی (اللہ اور اسکے رسول کے بارے میں) شک میں پڑے رہے اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (یعنی موت) آ گیا- آخر وقت تک وہ بڑا دھوکہ باز (یعنی شیطان) تمہیں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دھوکا دیتا رہا لہذا آج نہ تو تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا نہ کافروں سے' تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے وہی تمہارا ساتھی ہے اور بدترین انجام"

(سورۃ حدید:۱۳ تا ۱۵)

جہنمی کہیں گے کاش میں نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"جس دن ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی"

(سورۂ احزاب:٦٦)

کیا یہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"وہ (کافر جہنم میں) کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمیں واقعی دو دفعہ موت اور دو دفعہ زندگی دی- اب ہم اپنے گناہوں کے اعتراف کرتے ہیں کیا یہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟ (جواب میں ارشاد ہوگا) یہ حالت جس میں تم مبتلا ہو اسی وجہ سے ہے کہ جب اللہ اکیلے کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم ماننے سے انکار کردیتے تھے اور جب دوسروں کو اس کے ساتھ شریک کیا جاتا تو تم مان لیتے تھے اب فیصلہ اللہ بزرگ و برتر کے ہاتھ میں ہے"

(سورۃ مومن: ۱۱'۱۲)

فدیہ قبول نہیں ہوگا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنی اولاد کو' اپنی بیوی کو' اپنے بھائی کو اپنے قریب ترین خاندان کو جو اسے (دنیا میں) پناہ دینے والا تھا اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے دے اور اسے نجات مل جائے' ہرگز نہیں' وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپٹ ہوگی جو گوشت کو کھا جائے گی"

(سورۃ معارج: ۱۱تا۱۶)

زمین برابر سونا بھی جہنم سے نجات نہیں دلا سکے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی حالت میں مر گئے ان میں سے

کوئی شخص اپنے آپ کو عذاب سے بچانے کے لئے زمین کے برابر سونا فدیہ میں دے تو بھی اُسے قبول نہ کیا جائے گا ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے اور انکے لئے کوئی مددگار نہیں''

(سورۃ آل عمران:۹۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''قیامت کے دن کافر سے پوچھا جائے گا اگر تیرے پاس روئے زمین کے برابر سونا ہوتو (جہنم سے بچنے کے لئے) فدیہ میں دے دو گے؟ وہ کہے گا ہاں''! پھر اسے کہا جائے گا'' دنیا میں تم سے اس کی نسبت کہیں زیادہ آسان بات کا مطالبہ کیا گیا تھا''۔

(صحیح مسلم)

ایک موقع اور مل جائے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''جس دن وہ انجام (آگ کا عذاب) سامنے آ گیا تو وہی لوگ جنہوں نے پہلے اسے نظر انداز کر دیا تھا کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے پھر کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے جو ہمارے حق میں سفارش کریں یا ہمیں دوبارہ واپس ہی بھیج دیا جائے تاکہ جو کچھ ہم پہلے کرتے تھے اس کے برعکس اچھے عمل کر کے دکھائیں انہوں نے اپنے کو خسارے میں ڈال دیا اور وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے گھڑ کر رکھے تھے ان سے گم ہو گئے''

(سورۃ اعراف:۵۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

’’گمراہ لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا' ان کے معبود اور ابلیس کے سارے لشکر اس میں یہ سب آپس میں جھگڑا کریں گے اور گمراہ لوگ (اپنے معبودوں سے) کہیں گے اللہ کی قسم ہم تو صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے جب تم کو رب العالمین کے برابر سمجھ رہے تھے اور وہ لوگ (واقعی) مجرم تھے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا اب یہاں نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے نہ کوئی سچا دوست کاش ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن بن کر رہیں‘‘

(سورۃ شعراء:۹۴ تا ۱۰۲)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

’’کافر جہنم میں چیخ چیخ کر کہیں گے' اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال لے تاکہ ہم نیک عمل کریں ان اعمال سے مختلف جو پہلے کرتے رہے تھے (انہیں جواب میں کہا جائے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو لے سکتا تھا اور تمہارے پاس خبردار کرنے والا (پیغمبر) بھی آ چکا تھا اب مزا چکھو (اس عذاب کا) ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں‘‘

(سورۃ فاطر:۳۷)

واقعی ہم گمراہ لوگ تھے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

’’جہنمی کہیں گے اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی ہم واقعی گمراہ

لوگ تھے۔ اے ہمارے رب! اب ہمیں یہاں سے نکال دے دوبارہ ایسا قصور کریں تو ہم ظالم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''دور ہو جاؤ میرے سامنے سے ''پڑے رہو'' اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو، تم وہی لوگ ہو کہ میرے کچھ بندے جب کہتے تھے کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے، ہمیں معاف فرما دے، ہم پر رحم کر تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے تو تم ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے یہاں تک کہ ضد نے تمہیں یہ بھی بھلا دیا کہ میں بھی کوئی ہوں اور تم ان پر ہنستے رہے''

(سورۃ مومنون: ۱۰۶، ۱۱۰)

چند لمحوں کی مہلت رد کر دی جائے گی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''(اے محمد) کافروں کو اس دن سے ڈرایئے جب عذاب انہیں آ لے گا اور یہ ظالم کہیں گے'' اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی مہلت اور دے دے، ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے (مگر انہیں صاف صاف جواب دے دیا جائے گا) کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جو اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہم پر تو کبھی زوال نہیں آئے گا''

(سورۃ ابراہیم: ۴۴)

اب ہم ایمان لے آئیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

”کاش تم وہ منظر دیکھ سکو جب کافر جہنم کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اور وہ کہیں گے کاش کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیج دیئے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں“

(سورۃ انعام: ۲۷)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے:-

”تم دیکھو گے جب ظالم لوگ اپنے سامنے عذاب پائیں گے تو کہیں گے کیا اب (دنیا میں واپس) پلٹنے کی کوئی سبیل ہے؟ اور تم دیکھو گے جب یہ لوگ جہنم کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کے مارے جھکتے جا رہے ہوں گے اور جہنم کو نظر بچا بچا کر کن آنکھوں سے دیکھیں گے (یعنی جہنم کو نظریں بھر کر دیکھنے کی ہمت نہ پائیں گے) اس وقت اہل ایمان کہیں گے واقعی وہ لوگ خسارے میں رہے جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو خسارے میں ڈال دیا- خبردار ہو جاؤ ظالم لوگ مستقل عذاب میں مبتلا رہیں گے“

(سورۃ شوریٰ: ۴۴، ۴۵)

کاش میں نے رسول کی راہ اختیار کی ہوتی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

”اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے افسوس! میں نے رسول کی راہ اختیار کی ہوتی- ہائے افسوس! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا- اس نے تو مجھے نصیحت آنے کے بعد گمراہ کر دیا- شیطان واقعی انسان کو دھوکہ دینے والا

ہے"

(سورۃ فرقان: ۲۷ تا ۲۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو (جسم میں) سرایت کرے گا یہاں تک کہ جہنمی کے پیٹ میں پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہو گا اسے کاٹ ڈالے گا (پھر یہ گرم پانی سرایت کرتا ہوا) دونوں قدموں سے باہر آئے گا اور (ابھی) وہ گرم ہی ہو گا- پھر وہ اسی طرح سر پر ڈالا جائے گا"

(سنن ترمذی ابواب صفۃ الجنۃ سندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"کچھ لوگ جہنم کی آگ میں جلنے کے بعد اس میں سے نکالے جائیں گے تو ان کا رنگ تبدیل ہو چکا ہو گا اس کے بعد ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا- اہل جنت ان کو **الجھنمین** کے نام سے پکاریں گے"

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

======☆☆☆=======

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دنیا کی حقیقت کا بیان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 12

دنیا کی حقیقت کا بیان

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ٥

''کافروں کے لئے دنیا کی زندگی کو مزین کر دیا گیا ہے۔ وہ (جب) ایمان والوں (کو دنیاوی) لحاظ سے خوش حال نہیں دیکھتے (تو ان کا) مذاق اڑاتے ہیں (لیکن اے ایمان والو دنیا کی خوش حالی کوئی حقیقت نہیں رکھتی، اصل خوش حالی تو آخرت کی خوشحالی ہے) قیامت کے دن متقی لوگ ان سے برتر ہوں گے (وہ اس دن خوشحال ہوں گے، رہی دنیا کی خوشحالی تو دنیا میں تو) اللہ (کافر ہو یا مومن) جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے''

(سورۃ البقرۃ:۲۱۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کفار کے لئے دنیا کی زندگی کو زیب و زینت دی گئی ہے اور وہ دنیا کی حقیر زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں اور اسی میں مگن ہیں۔ حالانکہ دنیا کی زیب و زینت کی اور مال و دولت کی جنت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں۔ مومن کا اہم مقصد جنت کا حصول اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الجھاد = صحیح مسلم، کتاب الجھاد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"بے شک کافر جب کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کا بدلہ اُسے دنیا کی نعمتوں میں سے کسی نعمت کی صورت میں (دنیا میں ہی) دے دیا جاتا ہے"

(صحیح مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی نہیں پلاتا"

(سنن ترمذی - ابواب الزھد سندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اللہ کی قسم آخرت کے مقابلہ میں زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی اس انگلی کو سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ وہ کتنی تری لے کر لوٹی ہے۔ (یعنی جس طرح سمندر کے مقابلہ میں تری کی کوئی حیثیت نہیں اس طرح جنت کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی حقیقت نہیں"

(صحیح مسلم - کتاب الزھد والرقائق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"جنت میں ایک کوڑے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے"

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

مال ومتاع اور دنیا کی رنگینی کی حقیقت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''(اے رسول) کافروں کی شہروں میں چھل پہل آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے یہ تو تھوڑا سا فائدہ ہے- پھران کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے' ہاں جولوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں (یعنی متقین ہیں) ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ اللہ کی طرف سے ان کی مہمانی ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ نیکی کرنے والوں کے لئے بہت اچھا ہے''

(سورۃ آل عمران:۱۹۶تا۱۹۸)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''مال اور اولاد تو صرف دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں آپ کے رب کے ہاں ثواب کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور نیک توقعات کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں''

(سورۃ الکھف:۴۶)

اللہ تعالیٰ عزوجل کی آپ ؐ کو ہدایت اور مومنوں کے لئے نمونہ:-

''(اے رسول) ہم نے کفار کی جماعتوں کو جو مال ومتاع دے رکھا ہے آپ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھنا''

(سورۃ الحجر:۸۸)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"اور (اے رسول) ہم نے کفار کی جماعتوں کو جو دنیا کی زیب و زینت سے بہرہ اندوز کیا ہے۔ آپ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھنا' (یہ تو اس لئے ہے) کہ ہم ان کی آزمائش کریں اور آپ کے رب کا رزق (جو جنت میں دیا جائے گا وہ) بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے"

(سورۃ طٰہٰ: ۱۳۱)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیڑ کے ایک چھوٹے کان والے مردہ بچے کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا تم میں سے کوئی اسے ایک درہم میں خریدنا پسند کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم تو اسے کسی بھی چیز کے عوض لینا پسند نہیں کرتے۔ ہم اس کا کیا کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ یہ تمہیں (بغیر قیمت کے ہی مل جائے؟ لوگوں نے کہا: اگر یہ زندہ ہوتا تو بھی ہم اسے نہ لیتے اس لئے کہ عیب دار ہے' اسکے کان چھوٹے ہیں اور اب ہم کیسے (لے سکتے ہیں) جبکہ اب تو (یہ زندہ بھی نہیں) مردہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل جیسے یہ تمہارے نزدیک حقیر ہے"

(صحیح مسلم۔ کتاب الزھد والرقائق)

مال ہونا اور اس کا حق ادا نہ کرنے کا انجام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''ہر سونے اور چاندی کے مالک کے لئے جو ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دِن آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی، پھر ان تختیوں کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا، پھر ان تختیوں سے اس کے پہلو پر اس کی پیشانی پر اور اس کی پیٹھ پر داغ دیا جائے گا۔ جب کبھی یہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو انہیں دوبارہ گرم کر لیا جائے گا (یہ سزا اسے) اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے (برابر ملتی رہے گی) یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا پھر اسے یا تو جنت کا راستہ بتا دیا جائے گا یا جہنم کا راستہ بتا دیا جائے گا''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں (اس کے پاس لایا جائے گا) جس کی پیشانی پر کشمش کی طرح دو نشان ہوں گے۔ قیامت کے دن اس کا طوق بنایا جائے گا پھر وہ اس کے دونوں جبڑوں کو کاٹے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال عطا کیا ہے اور وہ اسمیں بخل کرتے ہیں، وہ اسے اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے۔ قیامت کے دن وہ مال ان کے گلے کا طوق بنایا جائے گا''

(صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"دینار کا بندہ، درہم کا بندہ، چادر کا بندہ اور سیاہ کملی کا بندہ یہ سب تباہ ہو گئے (انہوا نے اپنی آخرت برباد کی) اگر ان کو ملا تو خوش ہو گئے اور نہیں ملا تو ناخوش ہو گئے"

(صحیح بخاری-کتاب الرقاق)

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"کنز (یعنی مال و دولت) جمع کرنے والوں کو ایسے داغ کی بشارت دو جو ان کی پیٹھوں پر لگائے جائیں گے تو ان کے پہلوؤں سے نکل جائیں گے اور ان کی گدیوں پر لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے نکل جائیں گے"

(صحیح مسلم)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں:-

"میں ایک رات (اپنے گھر سے) باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ صل اللہ علیہ وسلم اکیلے چلے جا رہے ہیں، ایک آدمی بھی آپ صل اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں ہے- میں یہ سمجھ کر آپ کسی کو اپنے ساتھ لے جانا پسند نہیں فرماتے (آپ کے پاس نہیں گیا) دور ہی دور چاندنی سے الگ سایہ میں چلنے لگا- آپ نے جو منہ پھیرا تو مجھے دیکھ لیا: پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں- ابوذر! اللہ مجھ کو آپ پر سے قربان کرے فرمایا ابوذر ذرا ادھر آؤ میں ایک گھڑی تک آپ کے ساتھ چلتا رہا پھر آپ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت سا مال و دولت رکھتے ہیں- آخرت میں وہی نادار ہوں گے- البتہ وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہو پھر وہ داہنے اور بائیں اور سامنے اور پیچھے (ہر طرف) اس کو خرچ کرے اور دولت کو نیک کام میں خرچ

کرے۔وہ آخرت میں نادار نہیں ہوگا"

(صحیح بخاری۔کتاب الرقاق۔ صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"دو بھوکے بھیڑیئے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ ریوڑ کو اتنا نقصان نہیں پہنچائیں گے جتنا مال و جاہ کی حرص کسی شخص کے دین کو تباہ کرتی ہے"

(سنن ترمذی۔ابواب الزہد سندہ صحیح)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"(اے رسول) کہہ دیجئے دنیا کا مال ومتاع (بہت) تھوڑا ہے اور آخرت کا فائدہ اس شخص کے لئے ہے جو متقی ہو۔بہت زیادہ اور بہتر ہے۔اور (وہاں) کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں ہوگا (ہر ایک کو وہاں اس کے عملوں کی مناسبت سے سزا و جزا ملے گی)

(سورۃ النساء:۷۷)

حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں:۔

"انصار کے چند لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا۔انہوں نے پھر مانگا" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا ختم ہوگیا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں اس کو روک کر جمع نہیں کرتا (وہ) جو سوال سے بچے اللہ اسے بچاتا ہے اور جو بے پرواہی کرے تو اللہ اس کو بے پرواہ کر

دیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اللہ تعالیٰ اس پر صبر کو آسان کر دیتا ہے اور کوئی عطائے الٰہی صبر سے بہتر اور کشادگی والی نہیں"

(صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی۔ اللہ کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقر کا اندیشہ نہیں ہے میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی پھر تم دنیا کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو گے جیسے انہوں نے کی تھی، پھر دنیا تم کو آخرت سے غافل کر دے گی جس طرح ان کو غافل کیا تھا"

(صحیح بخاری۔ کتاب الزھد والرقائق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"آدمی (کی حرص) کا تو یہ حال ہے اگر اس کے پاس دو جنگل بھر کے مال ہو تو تیسرا جنگل تلاش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرتی سوائے مٹی کے اور اللہ تو اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے"

(صحیح بخاری۔ کتاب الرقائق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"یہ دنیا کا مال (بڑا) خوش نما اور شیریں ہے لیکن جو کوئی اس کو سیر چشمی سے لے گا (اس کے لئے حرص نہیں کرے گا) تو اس میں اس کے لئے برکت دی جائے گی اور جو شخص حرص اور طمع کے ساتھ اس کو لے گا تو اس کے لئے برکت نہیں دی جائے

گی - اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے)''

(صحیح مسلم - کتاب الزکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''تونگری بہت مال اور اسباب سے نہیں ہوتی، تونگری تو دل کی تونگری (بے نیازی کا نام) ہے''

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں:-

''میں صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کالی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا اتنے میں سامنے احد پہاڑ دکھائی دیا - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوذر میں نے عرض کیا - اے اللہ کے رسول میں حاضر ہوں - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس اس پہاڑ کے برابر سونا ہو پھر میں تین دن سے زیادہ اس میں سے ایک اشرفی برابر سونا بھی اپنے پاس رہنے دوں - البتہ اگر مجھ پر کسی کا قرض ہو تو اس کے ادا کرنے کے لئے کچھ رکھ چھوڑوں (تو یہ اور بات ہے) میں (تو اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ) سارا سونا اللہ کے بندوں کو بانٹ دوں، داہنی طرف بھی، بائیں طرف بھی، اور پیچھے بھی - یہ فرما کر آپ (آگے) چلے پھر فرمایا، جو لوگ دنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں آخرت میں وہ نادار ہوں گے مگر ہاں وہ لوگ نادار نہیں ہوں گے جنہوں نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح یعنی داہنی طرف، بائیں طرف اور پیچھے کی طرف (خوب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کیا مگر اس قسم کے (سخی) لوگ بہت کم ہوتے ہیں''

(صحیح بخاری - کتاب الرقائق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جب آدمی کی نگاہ اس شخص پر پڑے جو مال اور جمال میں اس شخص سے بڑھ کر ہو تو اس شخص کو دیکھے (جوان باتوں میں) اس سے کم ہو''

(صحیح بخاری- کتاب الرقائق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جو اونٹ والا' گائے والا اور بکری والا ان کا حق ادا نہیں کرتا وہ قیامت کے دن ایک چٹیل زمین پر بٹھایا جائے گا- کھروں والا جانور اس کو اپنے کھروں سے روندے گا- سینگوں والا اسے اپنے سینگوں سے مارے گا- اس دن کوئی جانور بغیر سینگ کے نہ ہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا- ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ان کا کیا حق ہے- فرمایا: اس کے نر کو جفتی کے لئے دینا' اس کے ڈول کو عاریتاً دینا اور اس کو دودھ پینے کے لئے عاریتاً دینا اور جب پانی پلانے لے جائیں تو اس کا دودھ دوہ کر (غریبوں کو) پلانا اور اللہ کی راہ میں سواری اور بوجھ لادنے کے لئے دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ مال قیامت کے دن ایک گنجا اژدھا بن جائے گا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا مالک اس سے بھاگے گا- اس وقت کہا جائے گا- یہ وہی مال ہے جس میں تو بخل کرتا تھا- پھر جب وہ دیکھے گا کہ یہ میرا پیچھا نہیں چھوڑتا تو اسکے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا اژدھا اس کا ہاتھ اس طرح چبا ڈالے گا جس طرح اونٹ چباتا ہے''

(صحیح مسلم- کتاب الزکوٰۃ)

قناعت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''دنیا کی زندگی لہو ولعب سے زیادہ کچھ نہیں البتہ جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لئے دار آخرت (بہت) بہتر ہے تو کیا (اے کافرو) تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے''

(سورۃ الانعام: ۳۲)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''(اے رسول) مال اور بیٹے دنیا کی (زیب و) زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک اعمال آپکے رب کے ہاں ثواب کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور نیک توقعات کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں''

(سورۃ الکھف: ۴۶)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور (اے لوگو) جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے- یہ دنیا کی زندگی کا چندروزہ فائدہ اور اس کی زیب و زینت ہے اور جو (اجر وثواب) اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے (کہ جو چیز بہتر اور باقی رہنے والی ہو اس کے لئے جدوجہد کرو اور (اے لوگو) کیا وہ شخص جس سے ہم نے (اجر وثواب) کا اچھا وعدہ کیا ہے پھر وعدہ (کے مطابق) وہ اجر وثواب اسے ملنے والا ہے اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دنیا کی زندگی کے مال ومتاع سے بہرہ اندوز کیا ہو لیکن قیامت کے دن وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جو (ہمارے سامنے جواب دہی کے لئے) حاضر

کیئے جائیں گے"

(القصص:۶۰، ۶۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کیا ہے (تو خبردار ہو جاؤ کہ) دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں (بہت ہی) کم ہے"

(سورۃ التوبہ:۳۸)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"یہ تو (بس) دنیا کی زندگی کے ظاہری (ساز و سامان) ہی کو (سب کچھ) سمجھے بیٹھے ہیں اور آخرت (کی طرف) سے (بالکل) غافل ہیں"

(سورۃ الروم:۷)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

"(اے لوگو تم آخرت کی زندگی کو ترجیح نہیں دیتے) بلکہ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے"

(سورۃ اعلیٰ:۱۶، ۱۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اس شخص نے فلاح پائی جس نے اسلام قبول کیا، جس کو اتنا رزق دیا گیا جو اس شخص کی ضروریات کے لئے کافی ہو اور جس کو اللہ نے اس مال پر قانع بنایا ہو جو اسے اللہ نے دیا ہو"

(صحیح مسلم-کتاب الزکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہوں گی اور بخل (وحرص) سے بچو اس لئے کہ تم سے پہلے لوگوں کو بخل (اور حرص) نے تباہ کر دیا- بخل نے ان کو اکسایا (تو) انہوں نے اپنوں کا خون بہایا اور حرام کو حلال کر لیا''

(صحیح مسلم- کتاب البر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کے معاملہ میں بھی ظلم نہیں کرے گا- اس کا بدلہ دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کی تمام نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دے دیتا ہے پھر جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اسکے پاس کوئی نیکی نہیں ہوتی جس کا بدلہ اسے دیا جائے''

(صحیح مسلم- کتاب الایمان)

حضرت عمرؓ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گئے وہ بیان کرتے ہیں کہ:-

میں نے نظر اٹھا کر آپ کے گھر کو دیکھا تو اللہ کی قسم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی جو نظر کو روکتی ہو سوائے تین کھالوں کی- میں نے کہا: (اے اللہ کے رسول) آپ اللہ سے دعا کیجئے تاکہ وہ آپ کی امت کو فراخی عطا فرمائے' فارس اور روم کو تو بہت فراخی دی گئی ہے انہیں دنیا خوب دی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے اور یہ قیصر و کسریٰ ہیں کہ نہروں اور پھلوں میں عیش کر رہے ہیں اور آپ اللہ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کل کائنات یہ ہے- آپ

صل اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے (یہ سن کر) آپ صل اللہ علیہ وسلم سیدھے بیٹھ گئے۔ آپ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب کیا تم شک میں ہو۔ ان لوگوں کو تو ان کے لذائذ دنیا کی زندگی میں دیئے گئے ہیں۔ کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا اور تمہارے لئے آخرت' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صل اللہ علیہ وسلم میرے لئے اللہ سے استغفار کیجئے۔

(صحیح بخاری کتاب المظالم۔ وصحیح مسلم کتاب الطلاق)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر شخص کون ہے

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تم سب سے بدتر شخص دو غلے آدمی کو پاؤ گے جو ان کے پاس آتا ہے تو ان کی سی اور اِن کے پاس آتا ہے اِن کی سی بات کرتا ہے''

(صحیح بخاری)

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدتر شخص وہ ہوگا جس کی برائی سے بچنے کے لئے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں''

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب)

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا پھر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے

گا - اسکی انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی (وہ اپنی انتڑیوں کے گرد) چکی کے گدھے کی طرح گھومتا رہے گا - جہنم والے اس کے پاس جمع ہوں گے کہیں گے اے فلاں یہ کیا معاملہ ہے تو تو (دنیا میں اچھا تھا) ہم کو اچھی بات کا حکم دیتا تھا اور بری بات سے منع کرتا تھا - وہ کہے گا بے شک میں تم کو اچھی بات کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور تم کو بری بات سے منع کرتا تھا بلکہ خود بری بات کیا کرتا تھا"

(صحیح بخاری - کتاب بدء الخلق وصحیح مسلم کتاب الزھد)

چھوٹے اعمال بڑے نتائج

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں:-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق پوچھا گیا جو سب سے زیادہ لوگوں کو جنت میں داخل ہونے کا سبب ہوگی - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کا ڈر اور حسن خلق" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق بھی پوچھا گیا جو سب سے زیادہ جہنم میں داخلے کا سبب ہوگی - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "منہ اور شرم گاہ (یعنی منہ سے نکلی ہوئی باتیں اور بدکاری جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہوں گی)"

(سنن ترمذی - ابواب البر والصلۃ - سندہ صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:-

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے باغوں میں سے کسی باغ سے باہر تشریف لائے آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جن پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا - آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی وجہ سے نہیں ہو رہا۔ ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ایک ٹکڑا اس قبر پر اور ایک ٹکڑا اس قبر پر رکھ دیا پھر فرمایا شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں ان پر عذاب میں تخفیف ہو جائے''

(صحیح بخاری، کتاب الادب)

حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے اکثر پوچھا کرتے تھے کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے پھر اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا۔ ایک دن صبح کے وقت ایسا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے، دونوں نے مجھے اٹھایا اور کہنے لگے چلو میں ان کے ساتھ چلا۔ ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک دوسرا شخص پتھر لئے ہوئے اس کے سر پر کھڑا ہے۔ وہ جھک کر پتھر سے اس کا سر کچل ڈالتا ہے اور پتھر لڑھک کر ادھر چلا جاتا ہے۔ وہ شخص اس پتھر کے پیچھے پیچھے جاتا ہے اور اسے اٹھا لاتا ہے اور جب تک وہ پتھر لے کر آئے اس لیٹے ہوئے شخص کا سر جڑ کر جیسے پہلے تھا ویسا ہی درست ہو جاتا ہے۔ پھر وہ پتھر مار کر اس کا سر کچلتا ہے (ایسا برابر ہو رہا ہے) میں نے ان فرشتوں سے پوچھا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں انہوں نے کہا ابھی چلے چلو ہم پھر چلے اور ایک شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا ہے اور اس کے پاس ایک اور شخص لوہے کا گرز لئے کھڑا ہے وہ کیا کرتا ہے کہ اسکے منہ کے ایک طرف جا کر اس کا جبڑا

گدی تک چیر ڈالتا ہے اور نتھنے اور آنکھ کو بھی اسی طرح گدی تک چیر دیتا ہے پھر منہ
کے دوسری طرف جا کر بھی ایسا ہی کرتا ہے اور جب ایک طرف کا چیرتا ہے تو دوسری
طرف کا درست حالت میں ہو جاتا ہے پھر اس کو چیرتا ہے تو یہ درست ہو جاتا ہے (ایسا
ہی برابر ہو رہا ہے) میں نے فرشتوں سے پوچھا یہ دونوں کون ہیں انہوں نے کہا ابھی
چلے چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) خیر ہم تینوں پھر چلے اور ایک گڑھے کے پاس پہنچے جو
تندور کی طرح تھا۔ سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس تندور میں شور وغل ہو رہا تھا۔ ہم نے جو جھانک کر دیکھا
تو اس میں مرد اور عورتیں ہیں لیکن سب ننگے اور جب ان کے نیچے سے آگ کی لہر اوپر
آتی ہے تو وہ چلاتے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا یہ کون لوگ
ہیں انہوں نے کہا ابھی چلے چلو۔ ہم تینوں پھر چلے اور ایک ندی پر پہنچے۔ سمرہؓ کہتے
ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پانی خون کی طرح لال
تھا اور ایک شخص اس ندی میں تیر رہا تھا' ندی کے کنارے ایک اور شخص کھڑا تھا جس
نے اپنے سامنے بہت سے پتھر اکٹھے کر رکھے تھے وہ شخص جو ندی میں تیر رہا تھا تیرتے
تیرتے کنارے والے شخص کے پاس آتا اور اپنا منہ کھول دیتا وہ اس کے منہ میں ایک
پتھر مار دیتا تو پھر وہ ندی میں چلا جاتا پھر لوٹ کر آتا تو کنارے والا شخص ایک اور پتھر
اس کے منہ میں مار ڈالتا غرض لوٹ کر آتا تو یہی ہوتا۔ میں نے اپنے (ساتھ والے)
فرشتوں سے پوچھا یہ دونوں کون ہیں انہوں نے کہا ابھی چلے چلو۔ ہم تینوں پھر چلے۔
چلتے چلتے ایک نہایت بدصورت مرد کے پاس پہنچے جو بہت بدشکل تھا ایسا بدصورت کہ تم
نے کبھی نہ دیکھا ہو۔ وہ آگ سلگا رہا تھا اور اس کے اردگرد دوڑ رہا تھا۔ میں نے اپنے

ساتھ والے فرشتے سے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا ابھی چلے چلو- ہم تینوں پھر چلے ہم ایک بہت گھنے سبز باغیچہ پر پہنچے اس میں ہر قسم کے پھول تھے اسکے بیچ میں ایک لمبے قد کا آدمی تھا اتنا لمبا کہ مجھے اس کا سر دیکھنا مشکل ہو گیا اور اس کے گرد بہت سے بچے جمع تھے اتنے بچے میں نے کبھی نہیں دیکھے میں نے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا یہ لمبا شخص کون ہے اور یہ لڑکے کون ہیں؟ انہوں نے کہا ابھی چلے چلو ہم تینوں پھر چلے اور ایک بڑے باغ کے پاس پہنچے- ایسا بڑا اور عمدہ باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا میرے ساتھ والے فرشتوں نے کہا اس باغ میں ایک درخت ہے اور اس پر چڑھ جاؤ ہم تینوں اس پر چڑھ گئے اور چلتے چلتے ایک شہر کے پاس پہنچے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا ہم نے اس شہر کے دروازے پر آ کر دروازہ کھلوایا- دروازہ کھولا گیا ہم اس کے اندر گئے وہاں ہم کو ایسے آدمی ملے کہ ان کا آدھا دھڑ تو نہایت خوبصورت تھا اور آدھا دھڑ نہایت بدصورت تھا- ایسا بدصورت کہ تم نے کبھی نہ دیکھا ہو- میرے ساتھ والے فرشتوں نے ان سے کہا جاؤ کود پڑو- وہاں ایک اور ندی دکھائی دی جو عرض میں بہہ رہی تھی اس کا پانی دودھ کی طرح سفید تھا- غرضیکہ وہ آدمی اس ندی میں کود پڑے پھر جو لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی تھی اور ان کا سارا دھڑ نہایت خوبصورت ہو گیا تھا اب میرے ساتھ والے فرشتے کہنے لگے یہ شہر جنت العدن ہے اور یہی آپ کا مقام ہے- میری آنکھ جو اوپر اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک محل ہے سفید ابر کی طرح- ان فرشتوں نے کہا یہ آپ کا گھر ہے میں نے کہا اللہ تم کو برکت دے مجھے چھوڑ دو- میں اپنے گھر میں جاؤں- انہوں نے کہا نہیں ابھی آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے- میں نے کہا میں نے جو اس شہر میں عجیب و غریب باتیں دیکھی ہیں ان کی حقیقت

تو بیان کرو- انہوں نے کہاہاں اب ہم آپ سے ان کی حقیقت بیان کرتے ہیں- پہلا شخص جو آپ نے دیکھا کہ جس کا سر پتھر سے کچلا جارہا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جس نے قرآن کو سیکھ کر چھوڑ دیا تھا فرض نماز کا وقت قضا ہو جاتا اور وہ سوتا پڑا رہتا- اور وہ شخص جس کے جبڑے اور نتھنے چیرے جارہے تھے اور آنکھیں گدی تک چیری جارہی تھی وہ شخص تھا جو صبح کو گھر سے نکلتے ہی ایک جھوٹی خبر کو شرارتاً (لوگوں سے بیان کرتا) وہ خبر سارے جہاں میں پھیل جاتی اور ننگے مرد اور عورتیں جو آپ نے تندور میں دیکھے وہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں تھیں- اور وہ شخص جو ندی میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جارہے تھے وہ سود خور تھا- اور وہ بدصورت شخص جو آگ سلگا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا وہ داروغہ جہنم مالک تھا اور وہ لمبے شخص جو باغیچہ میں ملے تھے وہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے اور ان کے گرد وہ بچے تھے جو فطرت اسلام پر مرے- سمرہؓ کہتے ہیں مسلمین میں سے کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اور مشرکوں کے بچے جو نابالغ مرتے ہیں وہ بھی ان میں داخل ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مشرکوں کے بچے بھی اور وہ لوگ جن کا آدھا دھڑ خوبصورت تھا اور آدھا دھڑ بدصورت تھا وہ لوگ تھے جنہوں نے (دنیا میں) اچھے اور برے سب طرح کے کام کئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے قصور معاف کر دیئے تھے"

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز)

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں:-

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں تھا- آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ (اپنے بیان کی) انتہا کو پہنچے پھر آخر میں فرمایا جنت میں وہ نعمت

ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل میں اسکا خیال گزرا پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں ''جن لوگوں کی کروٹیں بچھونوں سے علیحدہ رہتی ہیں۔ جو اپنے رب کو پکارتے ہیں (اس عذاب سے) ڈر کر اور (اجر کی) امید رکھ کر اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں تو جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے اسے کوئی نہیں جانتا۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا''
(صحیح مسلم۔ کتاب بدءالخلق)

حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں:۔

''میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اتنے میں دو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ایک تو مفلسی کا شکوہ کر رہا تھا اور دوسرا رہزنی کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رہزنی کا حال تو یہ ہے کہ تم پر زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ ایک قافلہ مکہ کی طرف روانہ ہوگا اور اس کے ساتھ کوئی محافظ نہ ہوگا۔ رہی مفلسی تو قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک تم میں سے کوئی شخص اپنی خیرات لئے ہوئے گھومے گا تو اسے ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا جو اسے قبول کرلے پھر (قیامت کے دن) تم میں سے کوئی شخص اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا اس حالت میں کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان ہوگا پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا میں نے تجھے (دنیا میں) روپیہ نہیں دیا تھا وہ عرض کرے گا بے شک تو نے روپیہ دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے (دنیا میں) رسول نہیں بھیجا تھا۔ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں بے شک تو نے رسول بھیجا تھا پھر وہ اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو آگ ہوگی اور بائیں طرف دیکھے گا تو آگ ہوگی تو تم میں سے ہر شخص کو آگ

سے بچنا چاہیے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر سہی اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات ہی کہہ کر سہی''

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ)

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''سات آدمیوں کو اللہ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا - ایک تو عادل امام' دوسرا وہ جوان جو اللہ کی عبادت میں پرورش پاتا رہا' تیسرے وہ شخص جس کا دل مسجد میں لٹکا رہا' چوتھے وہ دو مرد جنہوں نے آپس میں اللہ کے لئے محبت کی پھر اسی پر جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے' پانچواں وہ مرد جس کو ایک مرتبہ والی عورت نے بلایا' اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں' چھٹا وہ مرد جس نے داہنے ہاتھ سے ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہ ہوئی' ساتواں وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کے آنسو بہہ نکلے''

(صحیح مسلم' کتاب الزکوٰۃ)

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جس نے کسی دوسرے کی عزت آبروریزی کی ہو یا کوئی اور ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ آج اس دن سے پہلے معاف کرالے جس دن نہ دینار ہوگا نہ درہم- اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا تو وہ اس سے اس کے ظلم کی مقدار کے برابر لے لیا جائے گا اور اگر نیک عمل نہیں ہوں گے تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی''

(صحیح بخاری' کتاب المظالم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ بے شک آسمان میں چرچراہٹ ہے اور اسے چرچرانا ہی چاہیے کیونکہ اس میں کہیں بھی ایک بالشت بھر جگہ ایسی نہیں جہاں کسی فرشتے کا سر سجدہ میں نہ ہو۔ اللہ کی قسم اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔ بستروں پر عورتوں سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دو اور اللہ کی پناہ طلب کرنے جنگلوں اور صحراؤں کی طرف نکل جاؤ''

(سنن ترمذی - ابواب الزہد - سندہ حسن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''میں نے جہنم سے بھاگنے والے کسی شخص کو (آرام کی نیند) سوتے نہیں دیکھا نہ ہی جنت کے کسی خواہشمند کو (آرام کی نیند) سوتے دیکھا ہے''

(سنن ترمذی، سندہ صحیح)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مرتبہ ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس جیسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم وہ باتیں جان لو جن کا مجھے علم ہے تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اپنے چہرے ڈھانپ لئے اور ان کی آہ و زاری کی آوازیں آ رہی تھیں۔

(صحیح بخاری - کتاب الرقاق)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا، ہم میں مفلس شخص وہ ہے جس کے پاس (نقد) درہم ہوں اور نہ سامان۔ آپ نے فرمایا (نہیں، بلکہ) میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت والے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا (لیکن اس کے ساتھ ساتھ) وہ اس حال میں آئے گا، کسی کو اس نے گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان تراشی کی ہوگی۔ کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پس ان (تمام مظلوموں) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی (تاکہ ان پر کئے گئے ظلم کی تلافی ہو جائے) پس اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں قبل اس کے کہ اس کے ذمے دوسروں کے حقوق باقی ہوں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر)

حضرت ابن عباس اور انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر انسان کے پاس ایک وادی سونے کی ہو تو وہ (اس پر قناعت نہیں کرے گا بلکہ) چاہے گا کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں، اس کا منہ تو (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع فرماتا ہے جو اسکی طرف رجوع کرتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق۔ صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی راتیں متواتر بھوکے گزار دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو بھی رات کا کھانا میسر نہ ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر روٹی جَو کی روٹی ہوتی۔

(سنن ترمذی۔ ابواب الزھد۔ سندہ حسن)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی - اے اللہ! محمد (صل اللہ علیہ وسلم) کے گھر والوں کو صرف اتنی روزی دے جس سے ان کے جسم کا رشتہ برقرار رہ سکے -

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق - صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق)

حضرت عبداللہ بن حصن انصاری خطمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے اس حال میں صبح کرے کہ وہ اپنے گھر یا قوم میں امن سے ہو، جسمانی لحاظ سے تندرست ہو اور ایک دن کی خوراک اس کے پاس موجود ہو تو گویا اس کے لئے دنیا، اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ کر دی گئی -

(سنن ترمذی ابواب الزھد) (امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں اللہ کی قسم، اے میرے بھتیجے! ہم چاند دیکھتے، پھر ایک چاند پھر (تیسرا) چاند، دو مہینے میں تین چاند، (لیکن) رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی - میں نے کہا، خالہ جان، پھر آپ کا گزارہ کس چیز پر ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا دو سیاہ چیزوں، کھجور اور پانی پر - البتہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کے بعض پڑوسی انصار میں سے تھے، جن کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے، وہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ہدیے کے طور پر) دودھ بھیج دیتے تھے وہ آپ صل اللہ علیہ وسلم ہمیں (بھی) پلا دیتے -

(سنن ترمذی ابواب الزھد) (امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم

(ایک مرتبہ) ایک چٹائی پر سوئے، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں (چٹائی کے) نشان پڑ گئے، ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! اگر (اجازت دیں تو) ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک نرم گدا تیار کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا سروکار؟ میں تو دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے ٹھہرا، پھر چل پڑا اور اس درخت کو چھوڑ دیا۔

(سنن ترمذی۔ ابواب زھد) (امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کیا ہے)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ میری تین راتیں اس حال میں نہ گزریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ باقی ہو، سوائے اتنے حصے کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کر رکھ لوں''

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

حضرت عبداللہ بن شخیرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم **الھاکم التکاثر** ''تمہیں کثرت کی آرزو نے غفلت میں ڈال دیا''۔ تلاوت فرما رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''انسان کہتا ہے میرا مال، میرا مال۔ حالانکہ اے انسان تیرا مال (ایک تو وہ ہے) جو تو نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا صدقہ کر کے آگے (آخرت) کے لئے بھیج دیا''

(صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقاق)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے ہوئے سنا کہ لوگو! آگاہ رہو دنیا ملعون ہے' سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور ان چیزوں کے جو اس سے تعلق رکھتی ہیں اور سوائے دینی علوم سے بہرہ ور اور اس کا علم حاصل کرنے والوں کے۔

(سن ترمذی-ابواب الزھد) (امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں بھیجا جائے (بکریوں کو) اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا نقصان آدمی کے مال اور جاہ کی حرص اس کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے"

(سنن ترمذی-ابواب الزھد) (امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے"

(صحیح مسلم-کتاب الزھد والرقاق)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تم جائیدادیں نہ بناؤ' اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری رغبت دنیا میں بڑھ جائے گی"

(سنن ترمذی-ابواب الزھد) (امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

حضرت سھل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر دنیا کی وقعت اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا"

(سنن ترمذی' امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

=======☆☆☆=======

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

توبہ کا بیان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب 13

توبہ کا بیان

توبہ کے لغوی معنٰی رجوع کرنے کے ہیں۔ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔ پھر توبہ کرتا ہے تو گویا اس دوری سے اللہ کی طرف رجوع کر کے اس کی قربت اور مغفرت کی خواہش کرتا ہے۔ اس رجوع الی اللہ کا نام توبہ ہے۔

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:۔

''اے اہل ایمان! سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو، شائد تم کامیاب ہو جاؤ''

(سورۃ النور: ۳۱)

ایک اور جگہ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:۔

''اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ اور جان بوجھ کر اپنے اعمال پر اڑے نہیں رہتے''

(سورۃ آل عمران: ۱۳۵)

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:۔

''اللہ ایسے لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بری حرکت کر بیٹھتے ہیں اور جلد توبہ کر لیتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں پر اللہ مہربانی فرماتا ہے۔ اور وہ سب کچھ

جانتا (اور) حکمت والا ہے"

(سورۃ النساء: ۱۷)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"اور جو شخص کوئی برا کام کر بیٹھے یا اپنے حق میں ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ کو بخشنے والا (اور) مہربان پائے گا"

(سورۃ النساء: ۱۱۰)

توبہ کرنے والے کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا جائے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کیئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے"

(سورۃ الفرقان: ۷۰)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"اے ایمان والو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو! امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغ ہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ اس دن اللہ پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور (ایمان) ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر دے اور ہمیں معاف فرما' بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے"

(سورۃ التحریم: ۸)

توبہ کرنے میں جلدی کریں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور جنت کی (طرف) جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں- یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے''

(سورۃ الحدید:۲۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''اور اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے- اور جو اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے''

(سورۃ آل عمران:۱۳۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''جو شخص سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے قبل' توبہ کر لے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا''

(صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جو اللہ کے ڈر سے رویا' یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہوگا-

(سنن ترمذی- ابواب الجہاد' سندہ حسن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کو برائی کرنے والا (رات کو) توبہ کرے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کا ارتکاب کرنے والا (دن کو) توبہ کرے (یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو (جو قرب قیامت کی نشانی ہے) اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب التوبہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''بے شک اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک اسے غرغرہ شروع نہ ہو'' (یعنی عالم نزع اس پر طاری نہ ہو)

(اسے امام ترمذیؒ نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

قریب المرگ کی توبہ قبول نہیں ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو (ساری عمر) بُرے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آموجود ہو تو کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ ان کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو کفر کی حالت میں مریں ایسے لوگوں کے لئے ہم نے عذاب الیم تیار کر رکھا ہے''

(سورۃ النساء:۱۸)

معافی مانگنے کا طریقہ اور اوقات

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

''اور وہ لوگ جب کسی برائی کا ارتکاب کر لیتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر

بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہوں کو کوئی معاف کرنے والا نہیں اور وہ اپنے کیئے پر جانتے ہوئے اصرار نہیں کرتے"

(سورۃ آل عمران: ۱۳۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ (رجوع) کرو! میں بارگاہ الٰہی میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں"

(صحیح مسلم، کتاب التوبہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اللہ کی قسم! میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے گناہوں کی بخشش مانگتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے پاک تھے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتے تھے پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا اتنا ڈر اور خوف تھا- ان احادیث مبارکہ میں ہمارے لئے بڑا سبق ہے کہ ہم گناہوں کی کثرت کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے نہ ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور نہ ہم استغفار کرتے ہیں-

مغفرت چاہنے کے طریقے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مجلس میں سو مرتبہ (یہ استغفار کہتے ہوئے) شمار کرتے-

''رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم''

''اے اللہ! مجھے بخش دے! مجھ پر رجوع فرما! بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت مہربان ہے''

(ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔سندہ صحیح)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سلام پھیر کر) اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور یہ دعا پڑھتے:۔

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام''

ترجمہ: ''اے اللہ تو سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ملتی ہے۔ اے عزت و جلالت کے مالک، تو بڑی برکتوں والا ہے''

(صحیح مسلم، کتاب المساجد)

حضرت عائشہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے قبل یہ کلمات کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ''

ترجمہ: ''اے اللہ میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تیری خوبیوں کے ساتھ، میں تجھ سے معافی کا طلب گار ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر و صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ)

ویسے تو ہر لحہ ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور کثرت سے استغفار کرتے رہنا چاہیے لیکن بڑی عمر میں تو کثرت سے استغفار کرنا چاہیے اور استغفار کے وہی الفاظ ادا کرنے چاہییں جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔

اوقات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف نزول (نظر رحمت سے متوجہ ہوتے ہیں) فرماتے ہیں حتیٰ کہ آخری تہائی رات باقی رہ جائے تو ارشاد عالی ہوتا ہے ''ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں؟ ہے کوئی جو مجھ سے مغفرت چاہے کہ میں اسے معاف کروں؟''

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

''رات میں ایک گھڑی ہے جس مسلم کو میسر آجائے تو وہ اس میں دنیا اور آخرت کے معاملہ میں کسی بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرما دیتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات کو ہوتی ہے''

(صحیح مسلم، کتاب الدعاء)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ''

ترجمہ: ''یعنی سجدہ کر اور اللہ سے قریب ہو جا''

(سورۃ العلق)



اسلام کیا چاہتا ہے؟

یہ کہ

اسے پڑھا جائے

اس پر ایمان لایا جائے

اس پر عمل کیا جائے

اور

اسے دوسروں تک پہنچایا جائے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور

عہد جدید

(قرآن عزیز اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں مسائل حاضرہ کا حل)

مرتبہ

عبدالحمید ملک

الحدیبیہ پبلشرز

آفس نمبر ۱۴ ایونٹی ٹیرس، علامہ اقبال روڈ، پی، ای، سی، ایچ، ایس، کراچی۔

فون: 9-4312828 فیکس: 4383371